ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّـكُمۡ فُرۡقَانًا وَّيُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ (الانفال:30)

ترجمہ : اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ایک امتیازی نشان بنا دیگا اور تم سے تمہاری بُرائیاں دُور کر دیگا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadr.in

13 رجب 1445 ہجری قمری ● 25 صلح 1403 ہجری شمسی ● 25 جنوری 2024ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 جنوری 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

مرکز احمدیت قادیان دار الامان میں 128 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

یہ زمانہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ ہے اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں کہ جن کی آمد کی پیش گوئیاں قرآن کریم اور حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھیں

تمام ملکوں میں جلسوں کا انعقاد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام عزت سے پکارا جانا، آپؑ کے نام کا نعرہ یہ سب اُس خدائی وعدے کے مصداق ہیں کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے ہیں

قادیان کی بستی جو سَوا سَو سال پہلے ایک معمولی بستی تھی، ایک خوب صورت شہر کی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور دنیا کے کونے کونے میں اس کی شہرت ہے، یہ شہرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی وجہ سے ہے آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی وجہ سے ہے، آج اس بستی میں دُنیا کے درجنوں ممالک کے باشندے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کیلئے جمع ہیں

مسلمانوں کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ آپ علیہ السلام وہی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں کہ جنکی آمد کیساتھ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا نیا دور شروع ہوا ہے، کمزوریاں دُور کرنے کا زمانہ آیا ہے، اور اشاعت وتبلیغ اسلام کا زمانہ آیا ہے، لیکن نام نہاد علماء کے خود غرضانہ مفادات عامۃ المسلمین کو صحیح راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن یہ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ جب آخر یہ لوگ مانیں گے

اپنے فلسطینی بھائی بہنوں اور بچوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ جلد ظلم کی چکی سے انہیں نکالے، پاکستانی احمدیوں کیلئے، اسیرانِ راہِ مولا کیلئے دعا کریں نیا سال شروع ہو رہا ہے، آج رات تہجد میں نئے سال کے بابرکت ہونے، دنیا کے ظلم وستم کا خاتمہ ہونے کیلئے، دنیا کو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے اور ماننے کیلئے دعا کریں

mta انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام آباد یوکے سے شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

★ تینوں دن جلسہ کے پروگراموں کی لائیو اسٹریمنگ اور اسکے ذریعہ اندرون وبیرون ملک جلسہ سے وسیع استفادہ ★ لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ ایک لاکھ سولہ ہزار چار سو افراد نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی ★ 14930 عشاق احمدیت کی جلسہ میں شمولیت ★ 42 ممالک کی نمائندگی ★ بعض افریقین ممالک کے جلسے اور اختتامی خطاب میں ان کی شمولیت ★ اختتامی خطاب میں اسلام آباد یوکے میں احباب جماعت کا اجتماع ★ نماز تہجد ★ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ★ علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ★ 9 زبانوں میں جلسہ کے پروگراموں کا رواں ترجمہ ★ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ★ نکاحوں کے اعلانات ★ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ★ پرسکون وخوشگوار ماحول میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ☆ (منصور احمد مسرور منتظم رپورٹنگ)

(قسط سوم آخری)

مورخہ 31 دسمبر 2023 بروز اتوار

تیسرا دن پہلا اجلاس

آج کا اجلاس زیر صدارت مکرم منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند قادیان منعقد ہوا۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے قرآن کریم کی سورۃ الجمعہ کی آیات ایک تا پانچ کی تلاوت کی جبکہ مکرم رفیق احمد بیگ صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان نے اُردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم عبد الواسع ملکانہ صاحب قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

مکرم عطاء المجیب لون صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے ''افضال الٰہیہ کا نزول اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات'' کے عنوان پر اِس اجلاس کی پہلی تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور مومنوں کیلئے جو نشانات بیان فرمائے ہیں ان میں ایک روشن اور چمکدار نشان تائیدات اور افضال الٰہیہ کا نشان ہے جو ہر جگہ، ہر مقام پر نظر آتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡاَشۡهَادُ (مومن 52) کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مجھے اُس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست ونابود کرنے والا ہے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور اُسکے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اُسکے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے جس کا اُس نے ارادہ فرمایا ہے۔''
(اربعین حصہ دوم، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 348)

اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کا

اس شمارہ میں

رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2023ء

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 29 دسمبر 2023 (مکمل متن)

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 5 جنوری 2024 (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

اعلان نکاح | جنازہ حاضر وغائب

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب

اعلان وصایا | خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

نزول نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کے دور میں جاری رہا بلکہ آپ کے بعد خلفاءعظام کے دوروں میں بھی جاری رہا اور اب ہم اپنی آنکھوں سے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں گزشتہ 20 سالوں سے ان افضال کا نزول اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کے نزول کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہزارہا مخالفتوں کے باوجود وہ اس کو عظیم الشان ترقیات سے نوازتا چلا جارہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد خلافت اولی میں شخصی خلافت کے سوال کو اٹھا کر جماعت میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ خلافت ثانیہ میں یکے بعد دیگرے مختلف فتنوں نے سر اٹھایا۔ احراریوں کا فتنہ اُٹھا ملک گیر مخالفانہ تحریکات اٹھیں۔ خلافت ثالثہ کے دور میں جماعت احمدیہ کے خلاف ظالمانہ قانون سازی کرنے پر مخالفین نے شادیانے بجائے اور جماعت کے ہاتھ میں کشکول پکڑانے کی باتیں ہوئیں۔ خلافت رابعہ میں ایک اور ظالم اور جابر حکمران نے سیاہ قانون کو سختی سے نافذ کر کے جماعت پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی کوشش کی اور احمدیت کو (نعوذ باللہ) ایک کینسر قرار دے کر اسے جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کی بڑ ماری۔ اب خلافت خامسہ میں بھی طرح طرح کے حیلے بہانوں سے افراد جماعت کو تکلیف پہنچانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ یہاں تک کہ کم وبیش ایک سو کی تعداد میں افراد جماعت کو شہید کیا گیا۔ کیا آپ گواہ نہیں ہیں کہ ہر وقت دشمن کو ذلت اُٹھانی پڑی۔ ہر لمحہ اُس کو مُنہ کی کھانی پڑی اور اُس کے عزائم و منصوبوں کو اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملا کر اُس کو ہر بار ناکام اور نامراد کر دیا؟ دوسری طرف اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جماعت کو اپنے وعدوں کے موافق ترقیات پر ترقیات عطا کرتا چلا جارہا ہے۔ اور دنیا کے 213 ممالک میں جماعت کا نفوذ ہو چکا ہے۔

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اُٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اُڑا دے گا خاک اُن کی، کرے گا رُسوائے عام کہنا

اسکے بعد فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ پانچ شاخوں کی ترقیات کا خاکہ پیش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”مخالفین زور لگاتے رہے اور لگا رہے ہیں مگر آج بھی مخالفین کا باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے، بڑے بڑے علماء کی ہمارے خلاف ہر طرح کی تدبیریں کرنے کے بلکہ حکومتوں کی احمدیت کی مخالفت میں پُرزور کارروائیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات ہی پوری ہو رہی ہے کہ مخالفین ناکام ہوئے اور یہ خدا کا نشان ہے۔“ (بحوالہ خطبہ جمعہ مورخہ 16/اکتوبر 2015ء)

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر پر اپنی تقریر ختم کی۔

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہوشمار

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم جمال شریعت صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نورالاسلام قادیان نے ”فریضہ دعوت الی اللہ اور احمدیوں کی ذمہ داریاں“ کے عنوان پر کی۔ آپ نے شروع میں سورۃ حٰم السجدۃ کی آیات 34 تا36 کی تلاوت کر کے ترجمہ سنانے کے بعد بیان کیا کہ دعوت الی اللہ انبیا علیہم السلام کا کام ہونے کی وجہ سے ایک عظیم الشان کام ہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں توحید خالص کے قیام کیلئے مبعوث کرتا ہے چنانچہ ہمارے سید و مولی خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس احساس، لگن اور جانفشانی سے دعوت الی اللہ کے اس عظیم الشان فریضہ کو ادا کیا وہ آپ کی مبارک زیست کا سب سے درخشند پہلو ہے۔ آپ کا اہم منصب بطور نبی اور رسول یہی تھا کہ آپ اللہ کے حکم کے مطابق بنی نوع انسان کو خدا کی طرف بلائیں۔ قرآن شریف میں آپ کا یہ مقام۔ داعیان الی اللہ باذنہ، بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان دعوت الی اللہ کے واقعات بیان کرنے کے بعد مقرر موصوف نے فرمایا کہ آج آقا و مطاع سیدنا حضرت رسول پاک کی کامل اطاعت اور پیروی میں دعوت وتبلیغ کا مقدس فریضہ بطور خاص جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ چنانچہ امریکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے ذریعہ پہلا شخص جان الیگزنڈر رسل ویب صاحب حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ بعدازاں دشمن اسلام جان الیگزینڈر ڈوئی اور اسکے مشن کی عبرتناک تباہی کے جلالی نشان نے جدید دنیا میں آپ کی دھوم مچادی۔ حضور علیہ السلام کی تحریرات کے انگریزی تراجم رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ آپ کی زندگی میں ہی مشرقی ومغربی ممالک میں پہنچ گئے۔ اور دنیا کے مفکروں اور دانشوروں نے ان پر خراج تحسین ادا کیا۔

اسی طرح آپ علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملکہ وکٹوریہ کو بھی دعوت اسلام دی جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں بادشاہ قیصر وکسری کو دی تھی۔

فاضل مقرر نے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کا درج ذیل ارشاد پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ حضور انور نے فرمایا:

”دنیا کو توحید پر قائم کرنے اور دین واحد پر جمع کرنے کیلئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ ایک تبلیغ ہے۔ اللہ تعالی کا پیغام پہنچانا، اور دوسرے اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا اور تیسرے دعاوں کے ذریعہ اللہ تعالی سے مدد چاہنا۔ پس آج ہر احمدی اور ہر اس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔“ (خطبہ جمعہ 10/مئی 2013ء)

تعارفی تقاریر مہمان کرام

محترم محمد بن صالح صاحب امیر ومشنری انچارج گھانا نے تاثراتی وتعارفی تقریر کرنے کی سعادت پائی۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی عاجزانہ ابتداء اور آج کی ترقی کو دیکھتے ہوئے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے مسیح موعود ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ”انشاء اللہ افریقہ میں گھانا پہلا احمدی ملک ہوگا۔“ گھانا کو تین خلفاء کی زیارت نصیب ہوئی۔ گھانا میں آج 1300 جماعتیں قائم ہیں۔ 500 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ دو جامعات اور ایک مدرسۃ الحفظ قائم ہو چکے ہیں۔ آپ نے درویشان قادیان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد 2024ء میں گھانا میں منعقد ہونے والی صد سالہ تقاریب میں شمولیت کی دعوت دیتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔

ڈاکٹر مارکنڈے رائے صاحب گلوبل پیس چیرمین نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“ ایک بہترین ماٹو ہے۔ آج ضرورت ہے کہ یہ صرف تحریر میں نہ رہے بلکہ اس پر حقیقی عمل ہو۔ جماعت احمدیہ کے مخالفین ناکام ہوں گے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر عمل کرنے سے یقیناً دنیا میں امن قائم ہوگا۔

مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب قائمقام ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند قادیان نے ”سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام عظمت قرآن کی روشنی میں“ کے عنوان پر اِس اجلاس کی تیسری تقریر کی۔ سورۃ الواقعہ کی آیات 78 تا 81 اور سورۃ الحجر کی آیت 22 کی تلاوت کر کے ان آیات کا ترجمہ سنانے کے بعد آپ نے بیان کیا کہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانہ میں جس مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کے آنے کی خوش خبری دی تھی اسکے ظہور کی اہم ترین غرض قرآن کریم کے فضائل وکمالات اور اسکی عظمت وصداقت کا اظہار تھا۔ چنانچہ جب سورۃ الجمعہ کی آیت وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہونگے جن کو دوبارہ آیات پڑھ کر سنائیں گے، انہیں پاک کریں گے اور کتاب اور حکمت سکھائیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایمان ثریا ستارے پر چلا جائے گا تو ایک مرد فارس اسے واپس لائے گا۔ بعض روایات میں علم یا قرآن کے متروک ہونے کا ذکر ہے جس کی عظمت وفضیلت کو دوبارہ مسیح موعود علیہ السلام نے دلوں میں بٹھانا تھا۔ اس کے بعد بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم اور آپ کی قلم کو ذوالفقار علی کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ آپؑ نے نوے کے قریب تصانیف تحریر فرمائیں جو روحانی خزائن کے نام سے سیٹ کی صورت میں دستیاب ہیں۔ آپ کے تین سو اشتہارات تین جلدوں میں شائع شدہ ہیں۔ ملفوظات کی دس جلدیں ہیں، علم ومعرفت سے پُر آپ کے سات سو مکتوبات پانچ جلدوں میں شائع شدہ ہیں۔ اردو منظوم کلام، فارسی منظوم کلام، عربی منظوم کلام اور آپ کی بیان کردہ تفسیر القرآن الگ سے شائع شدہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی ان تصانیف میں، نظم ونثر میں قرآن مجید کی ارفع واعلیٰ شان اور اسکے انتہائی بلند مقام کو دنیا پر ظاہر فرمایا۔ اسکے حسن بے مثال کو آشکار کر کے ایک دنیا کو اس کا گرویدہ بنا دیا۔

آپؑ نے عظمتِ قرآن قائم کرنے کیلئے براہینِ احمدیہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی، نور القرآن عظیم الشان وشاہکار کتابیں تصنیف فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصد اور آپؑ کا سب بڑا معجزہ یہی ہے کہ آپؑ نے حیی وقیوم، مجیب الدعوات خدا کو پیش کیا اور آپ کے وجود سے زندہ خدا کی تجلی ظاہر ہوئی۔ آپؑ نے یہ ثابت کیا کہ قرآن کریم کی سچی پیروی کرنے سے زندہ خدا ملتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ کا شرف عطا ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ہر احمدی کی آج ذمہ داری ہے کہ اس عظیم صحیفہ الٰہی کی، اس قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا کریں۔ اپنے آپ کو بھی بچائیں اور دنیا کو بھی بچائیں۔ جن لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے لیکن احمدی نہیں ہوئے ان میں سے بہتوں نے آخر حقیقی اسلام اور حق کی تلاش میں احمدیت کی گود میں آنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کیلئے ہر احمدی کو اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے۔ آج جب اسلام دشمن طاقتیں ہر قسم کے ہتھکنڈے اور اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے پر تلی ہوئی ہیں، بیہودگی کا ایک طوفان برپا کیا ہوا ہے تو ہمارا کام پہلے سے بڑھ کر اس الٰہی کلام کو پڑھنا ہے، اس کو سمجھنا ہے، اس پر غور کرنا ہے، فکر کرنا، تدبر کرنا ہے اور عمل کرنا ہے اور پہلے سے بڑھ کر اس کلام کے اتارنے والے خدا کے آگے جھکنا ہے تا کہ ان برکات کے حامل بنیں جو اس کلام میں پوشیدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“

(خطبہ جمعہ 7/مارچ 2008ء بحوالہ اخبار بدر 1/مئی 2008ء)

اختتامی تقریب

مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فاروق اعظم صاحب نے کی اور مکرم مولوی شمیم احمد غوری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اسکا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم مولوی نصر من اللہ صاحب نائب ناظر امور عامہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام ”نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے“ خوش الحانی سے سنائی۔

اسکے بعد دعا کی تحریک کی غرض سے مکرم سیکریٹری صاحب مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان نے سال 2023ء میں ہندوستان بھر کے موصیان مرحومین کے اسماء صوبہ وار پڑھ کر سنائے۔

مکرم صدر اجلاس ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے شکریہ احباب کے بعد مقامی طور پر اختتامی دعا کروائی۔

بعدہ لندن سے جلسہ کی اختتامی تقریب کے سلسلہ میں خصوصی نشریات کا آغاز ہوا۔ لندن سٹوڈیو سے بزرگ علماء پر مشتمل ایک پینل جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق اپنے ایمان افروز تاثرات بیان کر رہا تھا اور جلسہ گاہ قادیان سے مکرم مولوی عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت و پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان جلسہ سالانہ کے متعلق مفید معلومات بہم پہنچا رہے تھے۔

جلسہ سالانہ قادیان کے روح پرور نظاروں اور قادیان کے پرکشش مقامات سے متعلق ایک نہایت دلچسپ ڈاکیومنٹری ایم ٹی اے بھارت کی طرف سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی زینت بنی۔

امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری اور فلک بوس نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے جلسہ سالانہ قادیان 2023ء کی اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس موقع پر افریقہ کے چار ممالک سینیگال، ٹوگو، گنی کناکری اور گنی بساؤ کے جلسہ ہائے سالانہ بھی منعقد ہو رہے تھے اور قادیان دارالامان کے علاوہ ان ممالک کے بھی براہ راست مناظر دکھائے گئے۔

ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک 4 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فلک شگاف نعروں کی گونج میں ایوان مسرور میں تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام شاملین کو ’السلام علیکم ورحمۃ اللہ‘ کا تحفہ پیش فرمایا۔ تلاوتِ قرآن کریم سے مکرم عبد المومن طاہر صاحب نے کی۔ آپ نے سورت آل عمران کی آیات 191 تا196 کی تلاوت کی اور تفسیر صغیر سے ان کا ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام بعنوان ”محاسنِ قرآن کریم“ میں سے منتخب اشعار پیش کیے۔

ٹھیک 4 بجکر 18 منٹ پر حضور انور منبر پر رونق افروز ہوئے اور ’السلام علیکم ورحمۃ اللہ‘ کا تحفہ عطا فرمانے کے بعد اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ المزمل کی آیت 16 کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے۔ جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف بھی ایک رسول بھیجا تھا۔

فرمایا: آج قادیان میں جماعت احمدیہ بھارت کا جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ بہت سے دوسرے ممالک بھی ہیں کہ جہاں گذشتہ دنوں میں یا آج کل جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ آج بھی بہت سے ملکوں

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’اسلامی لشکر کو کفار پر فتح حاصل کرنے کے بعد ایک عارضی شکست کا چرکہ اس لئے لگا کہ ان میں سے چند آدمیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی اور آپؐ کی ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے اپنے اجتہاد سے کام لینا شروع کر دیا، اگر وہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اسی طرح چلتے جس طرح نبض حرکت قلب کے پیچھے چلتی ہے، اگر وہ سمجھتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کے نتیجہ میں اگر ساری دنیا کو بھی اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں تو وہ ایک بے حقیقت شے ہے اگر وہ ذاتی اجتہاد سے کام لے کر اس پہاڑی درّہ کو نہ چھوڑتے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس ہدایت کے ساتھ کھڑا کیا تھا کہ خواہ ہم فتح حاصل کریں یا مارے جائیں تم نے اس مقام سے نہیں ہلنا تو نہ دشمن کو دوبارہ حملہ کرنے کا موقع ملتا اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو کوئی نقصان پہنچتا‘‘ (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

سُن لو! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالشت بھی پیچھے نہیں ہٹے اور وہ دشمن کے مدّمقابل رہے

اللہ تعالیٰ بھی اس طرح حفاظت فرما رہا تھا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ مَیں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ وہ ہم سے محفوظ کر دیے گئے اللہ کی قسم! ہم چار لوگ مکہ سے نکلے تھے اور ان کے قتل پر آپس میں عہد و پیمان کیے لیکن ہم ان تک نہیں پہنچ سکے

’’انبیاء شجاعت کا ایک نمونہ قائم کرتے ہیں، خدا تعالیٰ کو اسلام کے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی مگر دیکھو! جنگ اُحد میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے، اس میں یہی بھید تھا کہ آنحضرتؐ کی شجاعت ظاہر ہو جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کے مقابل میں اکیلے کھڑے ہو گئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقع نہیں ملا‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

’’جنگِ اُحد کے واقعہ کی نسبت لوگوں نے تاویلیں کی ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اس وقت جلالی تجلّی تھی اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی، اس لئے آپؐ وہاں ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اکھڑ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جیسے اس صدق و صفا کی نظیر نہیں ملتی جو آپؐ کو خدا سے تھا ایسا ہی ان الٰہی تائیدات کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی جو آپؐ کے شاملِ حال ہیں‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

غزوۂ اُحد کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال شجاعت، ثابت قدمی اور جرأت کا تذکرہ

مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ وانچارج ٹرکش ڈیسک کا ذکر خیر نیز تین مرحومین مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی (ربوہ) مکرم یوسف اجارے صاحب (گھانا) اور مکرم الحاج عثمان بن آدم صاحب (گھانا) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29/دسمبر 2023ء بمطابق 29/فتح 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

آج بھی جنگِ اُحد کی کچھ مزید تفصیلات بیان کروں گا۔ جیسا کہ ذکر ہوا تھا کہ درّہ خالی کرنے کی وجہ سے کفار نے پیچھے سے حملہ کیا اور جنگ کا پانسہ پلٹا۔ دشمن کا حملہ انتہائی خوفناک تھا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی اور جرأت اور بہادری کا نمونہ کیا تھا؟ اس بارے میں تفصیل سے لکھا ہے کہ جب لڑائی کا پانسہ پلٹنے کے بعد صحابہؓ بدحواسی میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور افراتفری کا شکار ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس افراتفری میں اور اپنے چاروں طرف دشمنوں کے جمگھٹے کے باوجود اپنی جگہ ثابت قدم اور جمے رہے۔ صحابہؓ کو گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر بھاگتے دیکھ کر ان کو پکارتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جاتے تھے۔ اے فلاں! میری طرف آؤ۔ اے فلاں! میری طرف آؤ۔ میں خدا کا رسول ہوں۔ جبکہ ہر طرف سے آپؐ پر تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ بلند آواز میں فرما رہے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب
اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِکْ

میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں میں عواتک یعنی عاتکاؤں کا بیٹا ہوں۔ عام طور پر روایات اور سیرت کی کتابوں میں ہے کہ یہ کلمات آپؐ نے غزوہ حنین میں فرمائے تھے لیکن بہرحال بعید نہیں کہ یہی کلمات آپؐ نے اُحد میں بھی فرمائے ہوں اور حنین میں بھی فرمائے ہوں۔

(سیرۃ الحلبیہ جلد 2 صفحہ 310 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

عَوَاتِک کا یہاں ذکر ہوا ہے۔ عَوَاتِک: عاتکہ کی جمع ہیں اور عاتکہ نام کی ایک سے زائد خواتین تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدّات یعنی نانیاں دادیاں تھیں۔ ایک تو عاتِکَہ بنتِ ہِلال جو عبد مناف کی والدہ تھیں، دوسری عاتکہ بنت مُرَّة جو ہاشم بن عَبدِ مَناف کی والدہ تھیں، تیسری عاتکہ بنت اَوْقَص جو وَہْب یعنی حضرت آمنہ کے والد کی ماں تھیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ نو عورتیں تھیں۔ تین بنو سُلَیم میں سے اور چھ اَور لوگوں میں سے تھیں اور سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدّات تھیں۔

(لغات الحدیث، جلد 3، صفحہ 97، نعمانی کتب خانہ لاہور)

اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ ’’جب عبداللہ بن جُبیرؓ کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے تو انہوں نے اپنے امیر عبداللہ سے کہا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے اور مسلمان غنیمت کا مال جمع کر رہے ہیں آپ ہم کو اجازت دیں کہ ہم بھی لشکر کے ساتھ جا کر شامل ہو جائیں۔ عبداللہ نے انہیں روکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکیدی ہدایت یاد دلائی مگر وہ فتح کی خوشی میں غافل ہو رہے تھے‘‘ یہ لوگ ’’اس لئے وہ باز نہ آئے اور یہ کہتے ہوئے نیچے اتر گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مطلب تھا کہ جب تک پورا اطمینان نہ ہو لے درّہ خالی نہ چھوڑا جاوے اور اب چونکہ فتح ہو چکی ہے اس لئے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور سوائے عبداللہ بن جُبیرؓ اور ان کے پانچ سات ساتھیوں کے درّہ کی حفاظت کیلئے کوئی نہ رہا۔ خالد بن ولید کی تیز آنکھ نے دور سے درّہ کی طرف دیکھا تو میدان صاف پایا جس پر اس نے اپنے سواروں کو جلدی جلدی جمع کر کے فوراً درّہ کا رخ کیا اور اسکے پیچھے پیچھے عکرمہ بن ابوجہل بھی رہے سہے دستہ کو ساتھ لے کر تیزی کے ساتھ وہاں پہنچا اور یہ دونوں دستے عبداللہ بن جُبیرؓ اور ان کے چند ساتھیوں کو ایک آن کی آن میں شہید کر کے اسلامی لشکر کے عقب میں اچانک حملہ آور ہو گئے۔ مسلمان جو فتح کے اطمینان میں غافل اور منتشر ہو رہے تھے اس بلائے ناگہانی سے گھبرا گئے مگر پھر بھی سنبھلے اور پلٹ کر کفار کے حملہ کو روکنا چاہا۔ اس وقت کسی چالاک معاند نے یہ آواز دی کہ اے مسلمانو! دوسری طرف سے بھی کفار کا دھاوا ہو گیا ہے۔‘‘ یعنی اس طرف سے حملہ ہو گیا ہے۔ ’’مسلمانوں نے سراسیمہ ہو کر پھر پلٹا کھایا اور گھبراہٹ میں بے دیکھے سمجھے اپنے آدمیوں پر ہی تلوار چلانی شروع کر دی۔ دوسری طرف مکہ کی ایک بہادر عورت عُمْرَہ بنت عَلْقَمَہ نے جب یہ نظارہ دیکھا تو جھٹ

آگے بڑھ کر قریش کا عَلَم جو ابھی تک خاک میں پڑا تھا اٹھا کر بلند کر دیا جسے دیکھتے ہی قریش کا منتشر لشکر پھر جمع ہو گیا۔ اور اس طرح مسلمان حقیقتاً چاروں طرف سے دشمن کے نرغہ میں گھر گئے اور اسلامی فوج میں ایک خطرناک کھلبلی کی صورت پیدا ہوگئی۔'' اتنا تو پہلے بھی بیان ہو چکا ہے گذشتہ خطبہ میں کہ کس طرح یہ اکٹھے ہوئے تھے۔ کس طرح حملہ ہوا تھا، جھنڈا کس نے اٹھایا۔ بہر حال آگے جو ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت '' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک بلند جگہ پر کھڑے ہوئے یہ سب نظارہ دیکھ رہے تھے مسلمانوں کو آواز پر آواز دی مگر اس شور شرابے میں آپؐ کی آواز دب دب کر رہ جاتی تھی۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ اتنے قلیل عرصہ میں ہوگیا کہ اکثر مسلمان بالکل بدحواس ہو گئے۔ حتی کہ اس بدحواسی میں بعض مسلمان ایک دوسرے پر وار کرنے لگ گئے اور اپنے پرائے میں امتیاز نہ رہا۔

چنانچہ خود مسلمانوں کے ہاتھ سے بعض مسلمان زخمی ہو گئے'' اور جیسا کہ گذشتہ خطبہ میں ذکر ہوا تھا کہ'' اور حذیفہ کے والد یَمان کو تو مسلمانوں نے غلطی سے شہید ہی کر دیا۔ حُذَیفہ اس وقت قریب ہی تھے وہ چلّاتے رہ گئے کہ اے مسلمانو! یہ میرے والد ہیں مگر اس وقت کون سنتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں مسلمانوں کی طرف سے یَمان کا خون بہا ادا کرنا چاہا مگر حُذَیفہ نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اپنے باپ کا خون مسلمانوں کو معاف کرتا ہوں۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 491-492)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ایک تاریک گھڑی وہ تھی جبکہ اُحد میں آپؐ زخمی ہوئے اور اس قسم کے واقعات جمع ہو گئے کہ اسلامی لشکر کی فتح شکست کی صورت میں تبدیل ہوگئی۔ اس جنگ میں ایک درّہ ایسا تھا جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض آدمی چن کر کھڑے کئے تھے اور انہیں حکم دیا تھا کہ جنگ کی خواہ کوئی حالت ہو تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا۔ جب کفار کا لشکر منتشر ہو گیا تو انہوں نے غلطی سے اجتہاد کیا کہ اب یہاں ٹھہرنے کا کیا فائدہ ہے ہم بھی چلیں اور لڑائی میں کچھ حصہ لیں۔ ان کے سردار نے انہیں کہا بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ہم یہ درّہ چھوڑ کر نہ جائیں مگر انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب تو نہ تھا کہ فتح ہو جائے تب بھی یہیں کھڑے رہو۔ آپؐ کے ارشاد کا تو یہ مطلب تھا کہ جب تک جنگ ہوتی رہے اس درّہ کو نہ چھوڑنا۔ اب چونکہ فتح ہو چکی ہے دشمن بھاگ رہا ہے ہمیں بھی تو کچھ ثواب جہاد کا حاصل کرنا چاہئے۔ چنانچہ وہ درّہ خالی ہو گیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ جو اس وقت تک ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، نوجوان تھے اور ان کی نگاہ بہت تیز تھی۔ وہ جب اپنے لشکر سمیت بھاگے جا رہے تھے انہوں نے اتفاقاً پیچھے کی طرف نظر ڈالی تو درّہ کو خالی پایا۔ یہ دیکھتے ہی وہ واپس لوٹے اور مسلمانوں کی پشت پر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کیلئے یہ حملہ چونکہ بالکل غیر متوقع تھا اس لئے ان پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ اور بوجہ بکھرے ہوئے ہونے کے دشمن کا مقابلہ نہ کر سکے۔''

(تفسیر کبیر، جلد 9، صفحہ 76 تا 77)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سورۂ نور کی آیت 64 کی تفسیر میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''جو لوگ اس رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے۔'' یہ ترجمہ ہے اس آیت کا ''یا وہ کسی دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔'' آپؓ فرماتے ہیں ''چنانچہ دیکھ لو جنگِ اُحد میں اس حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے اسلامی لشکر کو کتنا نقصان پہنچا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہاڑی درّہ کی حفاظت کیلئے پچاس سپاہی مقرر فرمائے تھے اور یہ درّہ اتنا اہم تھا کہ آپؐ نے ان کے افسر عبداللہ بن جُبیر انصاری کو بلا کر فرمایا کہ خواہ ہم مارے جائیں یا جیت جائیں تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا مگر جب کفار کو شکست ہوئی اور مسلمانوں نے ان کا تعاقب شروع کر دیا تو اس درّہ پر جو سپاہی مقرر تھے۔ انہوں نے اپنے افسر سے کہا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے۔ اب ہمارا یہاں ٹھہرنا بے کار ہے۔ ہمیں اجازت دیں کہ ہم بھی جہاد میں شامل ہونے کا ثواب لے لیں۔ ان کے افسر نے انہیں سمجھایا کہ دیکھو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خواہ فتح ہو یا شکست تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا اس لئے میں تمہیں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ خواہ فتح ہو جائے پھر بھی تم نے نہیں ہلنا۔ آپؐ کا مقصد تو صرف تاکید کرنا تھا۔ اب جبکہ فتح ہو چکی ہے ہمارا یہاں کیا کام ہے؟ چنانچہ انہوں نے خدا کے رسول کے حکم پر اپنی رائے کو فوقیت دیتے ہوئے اس درّہ کو چھوڑ دیا۔ صرف ان کا افسر اور چند سپاہی باقی رہ گئے۔ جب کفار کا لشکر مکہ کی طرف بھاگتا چلا جا رہا تھا تو اچانک خالد بن ولید نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو درّہ کو خالی پایا۔ انہوں نے عَمرو بن العاص کو آواز دی۔ یہ دونوں ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے اور کہا دیکھو! کیسا اچھا موقعہ ہے آؤ ہم مڑ کر مسلمانوں پر حملہ کریں۔ چنانچہ دونوں جرنیلوں نے اپنے بھاگتے ہوئے دستوں کو سنبھالا اور اسلامی لشکر کا بازو کاٹتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ چند مسلمان جو وہاں موجود تھے اور جو دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے ان کو انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اسلامی لشکر پر پشت پر سے حملہ کر دیا۔ کفار کا یہ حملہ ایسا اچانک تھا کہ مسلمان جو فتح کی خوشی میں ادھر ادھر پھیل چکے تھے ان کے قدم جم نہ سکے۔ صرف چند صحابہؓ دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ بیس تھی۔ مگر یہ چند لوگ کب تک دشمن کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ آخر کفار کے ایک ریلے کی وجہ سے مسلمان سپاہی بھی پیچھے کی طرف دھکیلے گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں تن تنہا رہ گئے۔ اسی حالت میں آپؐ کے خَود پر ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خَود کے کیل آپؐ کے سر میں چبھ گئے اور آپؐ بے ہوش ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے جو بعض شریروں نے اسلامی لشکر کو نقصان پہنچانے کیلئے کھود کر ڈھانپ رکھے تھے۔ اسکے بعد کچھ اَور صحابہؓ شہید ہوئے اور ان کی لاشیں آپؐ کے جسم مبارک پر جا گریں اور لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ مگر وہ صحابہؓ جو کفار کے ریلے کی وجہ سے پیچھے دھکیل دیئے گئے تھے کفار کے پیچھے ہٹتے ہی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور انہوں نے آپؐ کو گڑھے میں سے باہر نکالا۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آ گیا اور آپؐ نے چاروں طرف میدان میں آدمی دوڑا دیئے کہ مسلمان پھر اکٹھے ہو جائیں اور آپؐ انہیں ساتھ لے کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے۔

اسلامی لشکر کو کفار پر فتح حاصل کرنے کے بعد ایک عارضی شکست کا چرکہ اس لئے لگا کہ ان میں سے چند آدمیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی اور آپؐ کی ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے اپنے اجتہاد سے کام لینا شروع کر دیا۔

اگر وہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اسی طرح چلتے جس طرح نبض حرکتِ قلب کے پیچھے چلتی ہے۔ اگر وہ سمجھتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کے نتیجہ میں اگر ساری دنیا کو بھی اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں تو وہ ایک بے حقیقت شے ہے۔ اگر وہ ذاتی اجتہاد سے کام لے کر اس پہاڑی درّہ کو نہ چھوڑتے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس ہدایت کے ساتھ کھڑا کیا تھا کہ خواہ ہم فتح حاصل کریں یا مارے جائیں تم نے اس مقام سے نہیں ہلنا تو نہ دشمن کو دوبارہ حملہ کرنے کا موقع ملتا اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو کوئی نقصان پہنچتا۔''

(تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 410-411)

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے حکم عدولی کی تو نقصان اٹھایا۔ یہ اس کا نتیجہ تھا۔

پھر ایک اَور جگہ بھی حضرت مصلح موعودؓ نے بڑی لطیف تفسیر فرمائی ہے۔ سورۂ کوثر کی بڑی تفصیلی تفسیر ہے جو آپؓ نے فرمائی۔ اس میں بھی اس واقعہ کا ذکر فرمایا کہ ''جنگ اُحد کے موقعہ پر مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے فتح دی اور کفار بھاگ گئے۔ خالد بن ولید اور عمرو بن عاص جو اسلام کے عظیم الشان جرنیل گذرے ہیں ابھی اسلام نہیں لائے تھے اور اس جنگ میں کفار کی طرف سے شامل تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے ایک گروہ کو ایک درّہ میں کھڑا کیا اور انہیں تاکیدی حکم دیا کہ تم نے اس جگہ سے نہیں ہلنا خواہ ہمیں فتح ہو یا شکست۔ ہم مارے جائیں یا زندہ رہیں تم نے اس جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ مسلمانوں میں جہاد کا بڑا جوش تھا اور اب بھی ہے۔ جب اسلام کو فتح حاصل ہوئی تو جو لوگ اس درّے پر کھڑے تھے انہوں نے اپنے افسر سے کہا کہ ہمیں بھی تھوڑا بہت جہاد میں حصہ لینے کی اجازت دیں۔ اسلام کو فتح حاصل ہوگئی ہے اور اب کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔ اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ خواہ فتح ہو یا شکست۔ ہم مارے جائیں یا زندہ رہیں اس جگہ سے نہ ہلیں۔ اس لئے ہمیں یہیں رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ خواہ فتح ہو جائے تب بھی یہاں سے نہیں ہٹنا۔ آپؐ نے تو ہمیں احتیاطاً یہاں کھڑا کر دیا تھا۔ دشمن اب بھاگ گیا ہے اور اسلام کو فتح حاصل ہوگئی ہے۔ اب اس میں کوئی حرج نہیں کہ ہم اس جگہ کو چھوڑ دیں اور جہاد میں تھوڑا بہت حصہ لے لیں۔ افسر نے کہا'' اور بڑی حکمت کی بات کی افسر نے۔ کہتے ہیں ''افسر نے کہا کہ جب حاکم حکم دے دیتا ہے تو ماتحت کا یہ حق نہیں ہوتا کہ وہ اپنی عقل کو دوڑائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا تھا کہ یہاں سے نہیں ہلنا۔ خواہ فتح ہو یا شکست۔ ہم مارے جائیں یا زندہ رہیں اور تاکید فرمائی تھی کہ اس جگہ کو نہ چھوڑا جائے۔ اس لئے آپؐ کی ہدایت کے مطابق ہمیں یہیں ٹھہرنا چاہئے۔ مگر انہوں نے یہ بات نہ مانی اور اپنی غلطی پر انہوں نے اس قدر اصرار کیا کہ اپنے افسر سے کہا۔ آپ ٹھہرے رہیں ہم تو جاتے ہیں۔ چنانچہ اکثر ان میں سے چلے گئے۔ صرف افسر اور اس کے چند ساتھی باقی رہ گئے۔ جب کفار کا لشکر بھاگا۔ خالد بن ولید بڑے ذہین اور ہوشیار تھے۔ اسلام میں بھی آپ نے شاندار کام کئے ہیں اور کفار میں بھی آپ بڑے پایہ کے جرنیل تھے۔ آپ جب اپنے لشکر کے ساتھ بھاگے جا رہے تھے تو اچانک ان کی نگاہ اس درّہ پر پڑی اور وہ خالی نظر آیا۔ آپ کے ساتھ عمرو بن العاص بھی تھے۔ آپ نے عمرو سے کہا ہمیں اعلیٰ درجہ کا موقعہ مل گیا ہے۔ عمرو نے بھی اس طرف دیکھا اور دونوں اپنا اپنا دستہ لے کر واپس لوٹے۔ خالد بن ولید نے ایک طرف سے چکر لگا کر درّہ پر حملہ کیا اور عمرو بن عاص نے دوسری طرف سے۔ اور درّہ پر جو چند آدمی موجود تھے ان کو مار کر انہوں نے مسلمانوں پر پشت کی طرف سے حملہ کر دیا۔ مسلمان اس درّہ کی طرف سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے تھے اور تتر بتر ہو چکے تھے۔ صفیں ٹوٹ چکی تھیں اور بچے کھچے دشمن کا پیچھا کر رہے تھے جب خالد بن ولید اور عمرو بن عاص نے ان کی پیٹھ پر حملہ کیا تو اکیلا اکیلا مسلمان پورے دستہ کے سامنے آ گیا۔ کچھ مسلمان مارے گئے اور کچھ زخمی ہو گئے اور باقیوں کے پاؤں اکھڑ گئے خصوصاً جب حملہ کرتے کرتے دشمن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تو آپؐ کے پاس اس وقت صرف بارہ آدمی تھے۔ ان دونوں جرنیلوں یعنی خالد بن ولید اور عمرو بن عاص نے اپنے دوسرے افسروں کو بھی اطلاع کر دی تھی کہ تم بھی حملہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

وہ لگا دے آگ میرے دل میں مِلّت کیلئے ✡ شعلے پہنچیں جس سے ہر دم آسماں تک بیشمار

اے خُدا تیرے لئے ہر ذرّہ ہو میرا فدا ✡ مجھ کو دِکھلا دے بہارِ دیں کہ مَیں ہُوں اشکبار

طالب دعا: محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

کر دو۔ چنانچہ تین ہزار کا لشکر ریلا کرتے ہوئے آ گیا۔ اس وقت دشمن کی طرف سے پتھراؤ ہو رہا تھا۔ تیر برس رہے تھے۔ تلواریں چل رہیں تھیں اور تمام اسلامی لشکر میں ایک بھاگڑ اور کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ ایسی حالت میں صحابہؓ نے بے نظیر قربانیاں کیں مگر تین ہزار کے تازہ دم لشکر کے سامنے وہ تاب نہ لا سکے۔

اس حملہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت بھی ٹوٹے اور آپؐ کی خَود میں بھی ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خَود کا ایک کیل آپؐ کے سر میں دھنس گیا جس سے آپؐ بے ہوش ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے۔ آپؐ کے پاس جو صحابہؓ کھڑے تھے ان کی لاشیں آپؐ کے اوپر آ پڑیں اور آپؐ کا جسمِ اطہر نیچے چھپ گیا اور مسلمانوں میں شور مچ گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کے قدم پہلے ہی اکھڑے ہوئے تھے اس خبر نے ان کے رہے سہے اوسان بھی خطا کر دیئے مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت کہ جب کفار میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مارے جا چکے ہیں تو اسکے بعد انہوں نے مزید حملہ نہ کیا بلکہ یہی مناسب سمجھا کہ اب جلدی مکہ کو لوٹ چلیں اور لوگوں کو یہ خوشخبری سنائیں کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مارے جا چکے ہیں۔‘‘

(تفسیر کبیر، جلد 10، صفحہ 340 تا 341، زیر آیت الکوثر 2)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری اور ثابت قدمی کے بارے میں روایات میں یوں ذکر ہے۔ مِقْداد بن عَمرو نے اُحد کے دن کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! مشرکین نے قتل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زخم پہنچائے۔

سُن لو! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالشت بھی پیچھے نہیں ہٹے اور وہ دشمن کے مدّمقابل رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک جماعت ایک مرتبہ آپ کی طرف لوٹتی اور پھر حملہ کے زور سے جدا ہو جاتی۔ یعنی کفار کا جب حملہ ہوتا تو صحابہؓ تتر بتر ہو جاتے اور پھر لوٹتے۔ پس کبھی آپ کھڑے ہو کر اپنی کمان سے تیر پھینکتے اور پتھر پھینکتے یہاں تک کہ مشرکین کو دور کر دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ ثابت قدم رہے۔ ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ دشمن کے دُوبدُو مقابلہ کرتے رہے اور اپنی کمان سے اُن پر تیر برساتے رہے یہاں تک کہ اس کا تانت ٹوٹ گیا اور اس کا ایک ٹکڑہ آپؐ کے ہاتھ میں رہ گیا جو ایک بالشت کا ہوگا۔ جس میں تیر پھنسا کر کھینچتے ہیں وہ ٹوٹ گیا۔ تو عُکاشہ بن مِحْصَن نے آپؐ سے کمان لی تا کہ اس کی تانت لگا دیں تو اس نے کہا یا رسول اللہؐ! تانت پورا نہیں ہو رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کھینچو پورا ہو جائے گا۔ عکاشہ کہتے ہیں کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے اس کو کھینچا تو وہ پورا ہو گیا اور میں نے کمان کی لکڑی پر اس کے دو یا تین بل دیے۔ یا تو پورا نہیں ہو رہا تھا یا پھر ایک معجزہ سا ہو گیا کہ پورا بھی ہو گیا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کمان تھام لی اور تیر برساتے رہے اور ابوطلحہ آپؐ پر ڈھال بن کر آپؐ کو ڈھانپے ہوئے تھے یہاں تک کہ کمان ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور اسکے تیر ختم ہو گئے تو کمان قَتادہ بن نُعمان نے لے لی اور وہ کمان ہمیشہ ان کے پاس رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پتھر پھینکنے لگے۔

نافع بن جُبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین میں سے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اُحد میں شریک ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ہر جانب سے تیر آ رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان میں ہیں۔ سارے تیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہو جاتے تھے اور میں نے عبداللہ بن شِہاب زُہری کو دیکھا کہ وہ اس دن کہہ رہا تھا کہ تم میری محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راہنمائی کرو اگر وہ بچ گئے تو میں نہیں بچوں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پہلو میں تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ جب وہ آگے نکل گیا تو صَفْوَان بن امیہ نے اس کو ملامت کی۔ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تو اُن کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس طرح حفاظت فرما رہا تھا۔ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ وہ ہم سے محفوظ کر دیے گئے۔ اللہ کی قسم! ہم چار لوگ مکہ سے نکلے تھے اور ان کے قتل پر آپس میں عہد و پیمان کیے لیکن ہم ان تک نہیں پہنچ سکے۔

ابن سعد کہتے ہیں کہ ابونَمِر کنانی نے کہا میں مشرکین کے ساتھ اُحد میں شریک ہوا اور میں نے اس دن پانچ نشانے بنا رکھے تھے ان پر اپنے تیر برساتا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا رہا کہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ آپؐ کو گھیرے ہوئے تھے اور تیر آپؐ کے دائیں بائیں گر رہے تھے۔ کچھ تیر آپؐ کے سامنے گر جاتے تھے کچھ پیچھے گر جاتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ بعد میں یہ مسلمان ہو گئے۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 196-197، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی ایک عجیب نمونہ ہے۔‘‘ آپؑ کی بہادری کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرما رہے ہیں ’’اور ایک پہلو سے ساری زندگی ہی تکلیفات میں گزری۔ جنگ اُحد میں آپؐ اکیلے ہی تھے۔ لڑائی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی نسبت رسول اللہ ظاہر کرنا آپؐ کی کس درجہ کی شوکت، جرأت اور استقامت کو بتاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 309، ایڈیشن 1984ء)

ایسے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے تب بھی آپؐ نے یہ نہیں چھپایا کہ میں نہیں ہوں بلکہ اعلان کر دیا۔ لوگوں کو پتہ لگ گیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’انبیاء اور اولیاء اللہ کیلئے تکلیف اس قسم کی نہیں ہوتی جیسی کہ یہود کو لعنت اور ذلّت ہو رہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اسکی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ انبیاء شجاعت کا ایک نمونہ قائم کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اسلام کے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی مگر دیکھو! جنگ اُحد میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے۔ اس میں یہی بھید تھا کہ آنحضرتؐ کی شجاعت ظاہر ہو جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کے مقابل میں اکیلے کھڑے ہو گئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقع نہیں ملا۔‘‘ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 172-173، ایڈیشن 2022ء)

یہ اخبار کے لکھنے والے نے لکھا ہے کیونکہ یہاں اُحد میں تو تین ہزار کی تعداد تھی۔ ہوسکتا ہے کہ آپؑ نے دو جنگوں کا ذکر کیا ہو۔ جنگِ احزاب میں بھی دس ہزار لوگ کفار تھے اور دوسری جنگوں میں بھی دشمنوں کی کافی تعداد تھی۔ بہر حال اصل چیز جو آپؑ ثابت فرما رہے ہیں وہ ہے آپؐ کی بہادری اور نمونہ جب کفار کے سامنے بھی اکیلے کھڑے ہو گئے۔ ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقع نہیں ملا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ قادر ہے کہ جس شے میں چاہے طاقت بھر دیوے۔ پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار میں بھر دی ہے۔ انبیاء نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانیں دے دی ہیں۔ کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کر سکتا ہے؟ اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان میں قدم رکھ کر پھر پیچھے نہیں ہٹا اور نہ کوئی نبی کبھی بے وفا ہوا ہے۔‘‘ یعنی کہ جب دعویٰ کیا ہے تو دعویٰ پر پھر قائم رہتے ہیں۔

’’جنگِ اُحد کے واقعہ کی نسبت لوگوں نے تاویلیں کی ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اس وقت جلالی تجلّی تھی اور سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی اس لئے آپؐ وہاں ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اکھڑ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جیسے اس صدق وصفا کی نظیر نہیں ملتی جو آپؐ کو خدا سے تھا ایسا ہی ان الٰہی تائیدات کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی جو آپؐ کے شاملِ حال ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 268، ایڈیشن 2022ء)

یہ ان شاء اللہ باقی آئندہ بیان کروں گا۔ اس وقت میں پہلے تو ایک ذکرِ خیر ہمارے دیرینہ خادم سلسلہ، مربی سلسلہ، مبلغ سلسلہ ڈاکٹر محمد جلال شمس کا کرنا چاہتا ہوں۔ ان کا جنازہ تو میں نے کل پڑھا دیا تھا لیکن ذکر میں چاہتا تھا کہ جمعہ پہ بھی کر دوں۔ ایک قابل، لائق اور سادہ اور وفادار واقفِ زندگی تھے۔ گذشتہ دنوں ان کی اناسی 79 سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 1969ء میں جامعہ سے شاہد کی ڈگری انہوں نے اچھے نمبروں سے حاصل کی اور کچھ عرصہ پاکستان میں مختلف جگہوں پہ کام کیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر ترکی زبان سیکھنے کیلئے پاکستان میں اسلام آباد بھجوا دیے گئے۔ پھر ترکی زبان میں اعلیٰ تعلیم کیلئے 1974ء میں ان کو ترکی بھجوایا گیا جہاں سے انہوں نے ترکی زبان میں پی ایچ ڈی کی ڈگری اچھے نمبروں میں حاصل کی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر یوکے (UK) آئے۔ یہاں آپ کو برطانیہ اور پھر جرمنی میں بطور مبلغ سلسلہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اس لیے آپ کو جاننے والے جو مختلف لوگ لکھ رہے ہیں وہ ترکی سے بھی ہیں اور جرمنی سے بھی، یوکے سے بھی ہیں۔ کافی وسیع ان کا حلقۂ احباب تھا اور واقفیت تھی۔ بہر حال بعد ازاں برطانیہ میں ان کو انچارج ترکی ڈیسک مقرر کیا گیا اور تا دم وفات اس عہدہ پر نہایت اخلاص اور محنت سے خدمت بجالاتے رہے۔ کمال درجہ کی ذہانت اور فطانت اور زیرکی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا۔ ترکی میں آپ نے جب ترکش زبان کی ڈگری حاصل کی تو استنبول یونیورسٹی نے آپ کو پروفیسر کے طور پر جاب کی آفر کی اور اچھی جاب تھی، تنخواہ بھی غیر معمولی تھی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس سلسلہ میں راہنمائی چاہی تو حضور نے یہ نہیں کہا کہ کر لو یا نہ کرو بلکہ انہوں نے فرمایا کہ آپ ہی دعاؤں کے ساتھ فیصلہ کرو اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو کہ تم کیا چاہتے ہو۔ تب آپ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے وقف کو فوقیت دی اور اس جاب کا انکار کر دیا۔ 2002ء میں ترکی کے ایک دورے کے دوران ترکی میں آپ کو دو ساتھیوں کے ساتھ اسلام احمدیت کی تبلیغ کے جرم میں قید کر لیا گیا اور ساڑھے چار ماہ آپ کو اسیری کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ کے اہم کارناموں میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قرآن کریم کا ترکی زبان میں ترجمہ بھی شامل ہے۔ اسکے علاوہ درجنوں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ترجمہ کرنے اور دیگر بہت سے تربیتی، تبلیغی پمفلٹس، ٹریکٹ اور کتب ترکش زبان میں لکھنے اور شائع کرنے کی بھی توفیق ملی۔ آپ علمی شخصیت تھے، مطالعہ کتب کا شوق تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَ تُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَهۡلِهَا

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیج لو (سورۃ النور: 28)

طالبِ دعا: بی. ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخۡبَتُوۡۤا اِلٰی رَبِّهِمۡ ۙ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور وہ اپنے ربّ کی طرف جھکے یہی وہ لوگ ہیں جو اہلِ جنت ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں (سورۃ الھود: 24)

طالبِ دعا: سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی کتب اور خطابات کا بہت باریک بینی سے مطالعہ کرتے۔ کتب پر ہی نوٹس لیتے رہتے تھے۔ جماعتی کتب کے علاوہ غیر جماعتی مختلف علوم وفنون کی کتب پڑھنے کا بھی شوق رکھتے تھے۔ بہت نکتہ رس شخصیت تھے اور دوستوں اور عزیزوں سے بھی جو علمی گفتگو کرتے تو اس میں بڑی باریکی سے نکتے بیان کرتے۔ جہاں مشکل پیش آتی یا جب ان کو سمجھ نہیں آتی تھی تو یہ نہیں تھا کہ کسی قسم کا تکبر ہو بلکہ جونیئر مربیان سے بھی راہنمائی لیتے تھے۔

زبانیں سیکھنے کی خداداد صلاحیت تھی اور ملکہ حاصل تھا۔ اردو پنجابی تو مادری زبانیں تھیں اس کے علاوہ ترکی زبان میں بھی آپ نے پی ایچ ڈی کی اور غیر معمولی مہارت حاصل کی۔ پھر اسی طرح انگلش، عربی، جرمن اور فارسی بھی بول لیتے تھے بلکہ بعض جگہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجالس میں عربی جاننے والا جب کوئی نہیں تھا تو عربی میں ترجمہ بھی کیا۔ سرائیکی بھی بول لیتے تھے۔ خطبہ کا شروع میں خطبہ کے فوراً بعد ترجمہ کیا کرتے تھے اور ترکی کے جو اہلِ زبان تھے وہ بھی آپ کی ترک زبان اور vocabulary کی بڑی تعریف کرتے تھے۔ تقریر وتحریر کا ملکہ بھی آپ کو بہت اچھا تھا۔ بہرحال مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی کمال حد تک بجالاتے تھے۔ رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار ہوں سب سے یکساں محبت کرنے والے۔ بہت سے لوگوں نے مجھے خط لکھے ہیں۔ ہمدرد اور بے تکلف وجود تھے۔ ملاقات کے بعد یادوں کے انمٹ نقوش چھوڑ جاتے تھے۔ متوکل علی اللہ انسان تھے۔ غرباء، مساکین اور قابلِ امداد افراد کی خاموشی سے مدد کرتے تھے۔ خلافت سے بہت پیار اور والہانہ عشق رکھتے تھے۔ سچی خوابیں دیکھنے والے صاحبِ رؤیا تھے۔ ذکر الٰہی بہت زیادہ کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کو، ان کی اہلیہ کو سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرے ذکر جو میں نے کرنے ہیں جن کے جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا وہ تین جنازہ غائب ہیں جو مَیں بعد میں پڑھاؤں گا۔ ان میں پہلا ذکر محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب کا ہے۔ یہ گذشتہ دنوں ایک سو چھ 106 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ کاغذات میں بعض جگہ سے ان کی عمر 106 ثابت ہوتی ہے بعض جگہ 106-109 سال تو کم از کم ان کی عمر بہرحال تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد چودھری عبدالکریم صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 19-1918ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔

ابراہیم بھامبڑی صاحب اپنے والد کی بیعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خاندان میں احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے والد صاحب کے ذریعہ آئی۔ میرے والد صاحب پہلے اہلِ حدیث فرقہ سے منسلک تھے۔ 1918ء میں ان کی نظر کافی کمزور ہوگئی۔ موتیا کی بیماری ہوگئی۔ علاج کی خاطر قادیان میں نور ہسپتال میں آ گئے۔ چونکہ میرے والد مشہور تھے۔ جب لوگوں کو پتہ لگا کہ چودھری عبدالکریم صاحب ہسپتال میں داخل ہیں تو تیمارداری کرنے والے لوگ بھی آنے لگے۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ اور اَور دوسرے بزرگ بھی آتے رہے اور چودھری صاحب کی۔ ان کی خاطر تواضع بھی کرتے رہے۔ اور ان بزرگوں نے ان لوگوں کو تبلیغ بھی شروع کر دی۔ تو بھامبڑی صاحب لکھتے ہیں کہ والد صاحب کے ذہن میں اچھی طرح یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور دل میں بیٹھ گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں بلکہ وفات یافتہ ہیں۔ جب ان کے دل نے یہ یقین کرلیا کہ مسیح موعودؑ بالکل برحق ہیں، سچ ہیں کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے تو پھر مسیح موعودؑ زمانے کی ضرورت تھی اور مسیح موعودؑ کے آنے کا یہی زمانہ تھا۔ اگر اب نہیں آنا تو پھر کب آنا ہے؟ انہوں نے قادیان میں اپنی بیماری کے دوران ہی بیعت کرلی۔ جب واپس اپنے گاؤں بھامبڑی آئے اور لوگوں کو معلوم ہوا کہ انہوں نے احمدیت قبول کر لی ہے تو لوگوں نے آ کے ان سے بڑا افسوس کیا۔ انہوں نے کہا کہ میاں عبدالکریم صاحب اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ نے قادیان جا کر مرزائی ہو جانا ہے تو خواہ آپ اندھے کیوں نہ ہو جاتے ہم آپ کو قادیان نہ جانے دیتے۔ تو ان کے والد صاحب اس کا جواب دیتے تھے کہ میری جسمانی بینائی کے ساتھ روحانی بینائی بھی تیز ہو گئی ہے اور کہتے تھے کہ روحانی بینائی جسمانی بینائی سے زیادہ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ راست پر چلایا ہے اور میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ بہرحال گاؤں کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اتنا بغض تھا، مولویوں نے اتنا زہر دماغوں میں پیدا کیا ہوا تھا کہ کہا کرتے تھے کہ اگر آپ دعویٰ کریں مہدی ہونے کا تو ہم آپ کو مہدی مان لیں گے لیکن مرزا غلام احمد کو نہیں مانیں گے۔ اس پر ان کے والد صاحب کہا کرتے تھے کہ یہی دیکھ لو یہی صداقت کی نشانی ہے کہ میں نے ان کو مان لیا اور برحق سمجھ کے مانا اس لیے تم لوگ بھی مان لو۔

بہرحال ان کے والد صاحب نے بھامبڑی صاحب کو اور بھامبڑی صاحب کے چھوٹے بھائی کو 1926ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کروا دیا اور پانچ میل کا سفر روزانہ طے کر کے یہ سکول پڑھنے کیلئے آتے تھے۔ ان کے والد صاحب 1931ء میں فوت ہو گئے تو ان کے بھائیوں نے کوشش کی اور والدہ کو کہا کہ ان دونوں بھائیوں کو (ابراہیم بھامبڑی صاحب کو اور ان کے چھوٹے بھائی کو) وہاں قادیان نہ بھیجا کریں بہت دُور جانا پڑتا ہے۔ قریب کا سکول ہے یہاں داخل کروا دیتے ہیں لیکن والدہ نے یہی کہا کہ میں یہ نہیں کرسکتی۔ ان کے والد صاحب نے جو مدرسہ احمدیہ میں داخل کروایا ہے تو اب یہ مدرسہ احمدیہ میں ہی پڑھیں گے اور اس طرح کہتے ہیں ہم وہاں قادیان جاتے رہے۔ پھر قادیان مدرسہ سے ساتویں جماعت پاس کر کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ اس وقت ساتویں کے بعد جامعہ میں داخل ہوا جاتا تھا۔ پھر 1941ء میں پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ 1939ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ پورا ان کو یاد تھا۔ بہت ساری نظمیں کلام محمود کی، درثمین کی یاد تھیں۔ اقتباسات بہت سارے ان کو یاد تھے اور بڑے جلدی یہ حوالے دے دیا کرتے تھے۔ 1939ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد انہوں نے زندگی وقف کر دی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؓ نے فرمایا: دفتری کام سیکھیں۔ یکم جنوری 1944ء میں مدرسہ احمدیہ میں دینیات اور عربی ٹیچر کے طور پر تقرری ہوئی۔ 1941ء سے 1947ء تک جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ 1941ء تا 44ء تین سال حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے پرسنل سیکرٹری کے طور پر کام کیا۔ پھر نظارت بیت المال میں بھی آپ نے کام کیا کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ نے دفتری کام سیکھنے کی تلقین فرمائی تھی۔ پھر 1947ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور استاد تقرری ہوئی اور پارٹیشن کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء تک یہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1974ء میں یہ سکول سے ریٹائرڈ ہوئے اور پھر 1975ء تا 1994ء وقف جدید میں بطور انسپکٹر وقف جدید ناظم ارشاد کا کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ حضرت مرزا طاہر احمد کے ساتھ بھی کام کرتے تھے اور ان کے ارشاد پر مختلف جگہوں کے دورے کرتے تھے اور معاملات نپٹاتے تھے۔ معلمین کو پڑھانے کا بھی انہوں نے فریضہ انجام دیا۔ پچاس سال سے زائد عرصہ ان کو صدر محلہ دارالنصر کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ امام الصلوٰۃ تھے تو تراویح بھی پڑھایا کرتے تھے۔ قرآن کریم بھی ان کو کافی حفظ تھا۔

ان کی ایک بیٹی کہتی ہیں کہ رشتہ داروں سے آپ کا سلوک مثالی تھا۔ جتنے رشتہ دار بھی ربوہ سے باہر مقیم تھے ان کے بچوں نے ہمارے گھر میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ آپ کی طویل اور بابرکت فعال زندگی کا راز صبح سویرے فجر پر اٹھنا، ذکر الٰہی کثرت سے کرنا، پیدل چلنا اور سائیکل پر سکول اور دفتر آنا تھا۔ انتہائی سادہ خوراک لیتے تھے اور ہمیشہ قانع اور صابر رہتے تھے۔ خلفائے کرام سے بے انتہا اور سچی محبت رکھتے تھے۔ کہتی ہیں ہم سب بچے باہر تھے۔ جب ان کو کہتے کہ آپ باہر آ جائیں تو یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی گور پر میں نے روزانہ دعا کیلئے جانا ہوتا ہے تو میں اب باہر نہیں آ سکتا۔ حضرت مصلح موعودؓ سے بھی ان کو ایک خاص محبت اور لگاؤ تھا۔ جب بھی کوئی آپ کے پاس دعا کیلئے آتا تو سب سے پہلے کہتے کہ خلیفۂ وقت کو خط لکھو پھر دعا کروں گا۔ پھر ہاتھ اٹھا کر اس کیلئے دعا بھی کیا کرتے تھے اور سونے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان والا پورا قصیدہ، سب اشعار پورے سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

پھر یہ لکھتی ہیں کہ میرے ابا جان ایک خواب کا اکثر ذکر کیا کرتے تھے جو اُن کے والد یعنی ان کے دادا نے، بیٹی کے دادا نے دیکھی تھی کہ ابراہیم کھجور کے درخت کے اوپر چڑھ رہا ہے اور وہ ڈر رہے ہیں کہ میں کہیں نیچے نہ گر جاؤں لیکن دیکھتے ہی دیکھتے کھجور کے درخت کے آخری حصہ تک پہنچ جاتا ہوں تو آپ یعنی میرے والد صاحب اس خواب کی تعبیر اپنی طویل عمری اور علم کی لیتے تھے۔

شیخ مبارک احمد صاحب ناظر دیوان پاکستان لکھتے ہیں کہ میں ان کا شاگرد بھی رہا۔ پھر پانچ سال ان کے ساتھ ٹیچر کے طور پہ سکول میں پڑھایا بھی۔ بورڈنگ میں بھامبڑی صاحب ٹیوٹر کے طور پر کام کرتے تھے۔ بڑا لمبا عرصہ انہوں نے کام کیا ہے۔ بورڈنگ کے لڑکوں کے ساتھ احمدی اور غیر احمدی سب بچوں کے ساتھ پیار اور محبت اور شفقت کا سلوک روا رکھتے تھے۔ ہر لڑکے کی طبیعت اور مزاج کے مطابق تربیت کا الگ الگ طریقہ اختیار کرتے۔ لڑکے بھی آپ سے بہت جلد مانوس ہو جاتے اور باپ ہی کی طرح عزت اور سلوک رکھتے تھے۔ اکثر وقت بورڈنگ میں گزارتے۔ نماز کی امامت کرواتے۔ سب لڑکوں کی نماز میں خاص نگرانی کرتے اور بڑے پیار اور محبت کرنے والے، شفقت کرنے والے تھے۔ میں بھی ان کا شاگرد رہا ہوں۔ اور سختی بھی انہوں نے کی مجھ پر بلکہ میں جب ناظر اعلیٰ تھا تو ان کو ان کی سختی یاد کرایا کرتا تھا تو ہنس دیا کرتے تھے لیکن ساتھ ہمدردی ہوتی تھی۔ اصلاح کی غرض ہوتی تھی۔ صدارت کے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیے اور یہ کہا کرتے تھے کہ مجھے ان سب گھروں کا پتہ ہے جن میں کوئی مرد نہیں ہوتا جہاں عورتیں اکیلی رہتی ہیں۔ مرد باہر سفر پہ گئے ہوتے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جنت میں وہ کچھ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا،
نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا

(مسلم، کِتَاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا، باب صِفَةِ الْجَنَّةِ)

طالب دعا: سید وسیم احمد وافراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تم دشمن سے مُڈبھیڑ کی خواہش نہ رکھو
لیکن جب تمہاری مُڈبھیڑ ہو جائے تو ثابت قدم رہو

(صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب کراھۃ تمنی لقاء العدو)

طالب دعا: شیخ صادق علی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبرکوٹ، صوبہ اڈیشہ)

ہیں تو میں بازار جاتے ہوئے ان گھروں سے رابطہ کر کے آتا ہوں تا کہ شہر میں کوئی کام ہو تو بتا دیں۔ اور پھر ایک تھیلا ہوتا تھا، قلم ہوتی تھی، کاغذ ہوتا تھا اس پر لکھ لیتے تھے کہ کیا چیزیں لا کے دینی ہیں۔ پھر ہر گھر میں ان کا سودا پہنچا بھی دیا کرتے تھے۔ ڈاکخانہ میں خط پوسٹ کر دیتے اگر لکھنے والے ہوتے۔ اور اگر وہاں سے خط آئے ہوتے تو وہ ڈاکخانہ سے لے آتے اور ان کو گھروں میں پہنچا دیتے۔ پھر اگر کوئی کہتا خط پڑھ کے سنا دیں، کوئی اَن پڑھ ہوتا تو اس کو پڑھ کے سنا بھی دیا کرتے تھے۔ زبردست امین تھے کبھی کسی کی کوئی بات کسی دوسرے سے نہیں کرتے تھے۔ صدر محلہ ہونے کی وجہ سے ان کے پاس بعض معاملات بیویاں لے کے آتی تھیں، خاوندوں کی کمزوریاں بیان کرتی تھیں تو آپ خاوندوں کو بغیر احساس دلائے اچھا موقع دیکھ کے نصیحت کر دیا کرتے تھے اور معاملہ سلجھا دیا کرتے تھے۔ الغرض محلے کے افراد مرد اور عورتیں اور بچے ان کو باپ کی طرح مہربان پاتے تھے۔

یہ ہے اصل طریقہ عہدیداروں کا کہ کس طرح ان کو لوگوں سے مل جل کے رہنا چاہئے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور مربیان کو بھی نصیحت کیا کرتے تھے کہ کچھ نظمیں بھی یاد کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعری کلام بھی پڑھو۔ اس میں بھی نصیحتیں ہوتی ہیں اور خود انہوں نے بتایا کہ میں روزانہ قصیدے پڑھتا ہوں اور پھر سوتا ہوں۔ پس یہ مربیان کیلئے بھی نصیحت ہے۔

ان کی زندگی میں ان کی ایک بیٹی کو گاؤں سے ربوہ آتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔ بڑے صبر اور سکون سے انہوں نے اس صدمہ کو برداشت کیا۔ پھر ایک دوسری بیٹی لندن میں فوت ہو گئیں۔ اس وقت یہ بیمار بھی تھے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اس وقت بھی بڑے حوصلے سے اس صدمہ کو برداشت کیا بلکہ دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے تھے۔ بہر حال انہوں نے ہر انداز سے ایک کامیاب زندگی گزاری اور لمبی زندگی گزاری اور اکثر کہا کرتے تھے کہ دوسرا جہان اس جہان سے بہت خوبصورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔

میں نے اگلا جنازہ جس کا پڑھانا ہے وہ ہیں یوسف جارے صاحب۔ گھانا کے رہنے والے ہیں۔ ان کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ امیر مشنری انچارج گھانا لکھتے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ مخلص احمدی دوست تھے۔ مختلف عہدوں پر فائز رہے اور بھرپور جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت دو احمدیہ سینیئر ہائی سکولوں کے چیئرمین بورڈ کے طور پر بھی خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ تعلیم کے شعبہ سے منسلک تھے۔ ریٹائرمنٹ سے قبل پورٹسن اور پھر کماسی کے احمدیہ سینیئر اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمت انجام دیتے رہے۔ یوسف صاحب نے بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ گھانا بھی خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے 1988ء کے دورے کے دوران آپ بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ خدمت سرانجام دے رہے تھے اور سیکیورٹی کے سلسلہ میں بہت خدمت کی۔ مرحوم تعلیم کے شعبہ کے ساتھ منسلک تھے اور احمدی نوجوانوں کی تعلیم کے بارے میں ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ ان کے ایک پوتے اس وقت مربی سلسلہ ہیں اور خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا ذکر الحاج عثمان بن آدم صاحب گھانا کا ہے۔ یہ بھی اکیاسی سال کی عمر میں گذشتہ دنوں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کے بارے میں امیر مشنری انچارج لکھتے ہیں۔ وصیت کے نظام سے منسلک تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ نمازوں کے پابند چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، خلافت کے سچے وفادار اور یہی جذبہ انہوں نے اپنی اولاد میں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اپنے بچوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم پر خوب توجہ دیا کرتے تھے۔ قرآن کریم کے فانٹی زبان کے ترجمہ میں بھی ان کا بڑا کردار ہے۔ ان کی بیگم کا کہنا ہے کہ مرحوم انتہائی تحمل مزاج اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ 2012ء میں اللہ کے فضل سے حج کی سعادت پائی۔ جماعت کے بہت سے افراد کو انہوں نے قرآن پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

اے خدا بندوں پہ تیرے وقت ہے مشکل بڑا
ہو گئی امت نبی کی مورد ظلم و جفا
ان مصائب سے نکلنے کا کوئی رستہ دکھا
’’یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناو کے بندوں کی اب سن لے پکار‘‘

(تنویر احمد ناصر، قادیان)

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ادارہ میں خدمت کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

اعلان برائے Demonstrator/ٹیچر Ac & Refrigerator دار الصناعت قادیان

شرائط:

(1) اُمیدوار کی تعلیم Air Conditioning & Refrigeration Engineering میں ڈگری/ ڈپلومہ یا اسکے برابر گورنمنٹ کے کسی مستند ادارہ سے ہو اور کورس مکمل کرنے کے بعد 6 ماہ کا تجربہ حاصل کیا ہو (2) اُمیدوار کو اُردو/ ہندی زبان میں متعلقہ ٹریڈ میں طلباء کو پڑھانے اور اچھے انداز میں پریکٹیکل Demonstrate کرنے کی صلاحیت ہو (3) ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع آخری اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا (4) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کا اہل ہوگا جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوگا (5) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (6) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ-143516

موبائل: 09646351280, 09682587713 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

ذکر خیر و دعائے مغفرت

مکرم عبدالرشید وانی صاحب ابن مکرم عبدالکریم وانی صاحب آف آسنور حال مقیم کوریل کشمیر مورخہ 25 نومبر 2023ء بروز ہفتہ اس داری فانی سے رحلت کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلاۃ کے پابند خلافت کے شیدائی تھے۔ جب وادی کشمیر کی جماعتوں میں مبلغین و معلمین متعین نہ تھے تب لوکل سطح پر تعلیم دلوانے کا انتظام ہوتا تھا۔ مرحوم عبدالرشید وانی جو رشید کاخ کے نام سے مشہور تھے کو عرصہ دراز تک مسجد احمدیہ آسنور میں سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے منور کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آسنور سے تعلق رکھنے والے کئی علماء نے ان ہی سے قرآن کریم کی ابتدائی تعلیم حاصل کی ہے۔ مرحوم کو بطور مؤذن بھی سالہا سال خدمت کی توفیق ملی۔ لاؤڈ اسپیکر سے رشید کاخ مرحوم کی آواز دور دراز علاقے تک سنی جاتی تھی۔ مرحوم ماسٹر وانی عبدالحکیم صاحب مرحوم آسنور کے برادر اکبر اور ماسٹر مرحوم سید عبدالمجید کوریل کے برادر نسبتی اور خاکسار کے ماموں تھے۔ لواحقین میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو مرحوم کی نیکیاں قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) (سید عبدالشکور امیر ضلع کولگام، جموں اینڈ کشمیر)

ولادت و درخواست دعا

مکرم کلیم احمد خان صاحب آف جماعت احمدیہ اندورہ اسلام آباد کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 30/دسمبر 2023ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام ماہین کلیم رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم الطاف احمد خان آف اندورہ کی پوتی اور مکرم شیخ رئیس احمد صاحب آف چک ڈیسنڈ کشمیر کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت وسلامتی نیک خادم دین خاندان کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ جمیل احمد انسپکٹر ہفت روزہ بدر)

ایک احمدی سائنسدان کو اعزاز

مکرم ڈاکٹر تسنیم مبارک صاحب ابن مکرم مبارک احمد خان صاحب جماعت احمدیہ چک ڈسینڈ (خانپورہ) کولگام کشمیر کو قومی سطح پر وقار اعزاز سے نوازا گیا (الحمد للہ علی ذالک) مکرم ڈاکٹر تسنیم مبارک صاحب بطور Cheif Scientist اپنے فرائض زرعی یونیورسٹی کشمیر میں سرانجام دے رہے ہیں۔ موصوف کو یہ اعزاز انٹرنیشنل پوٹاش انسٹیچوٹ اور فرٹیلائیز ایسوسیشن آف انڈیا کی طرف سے قابل عزت مرکزی وزیر برائے کیمیکل اینڈ فرٹیلائیزر اور ہیلتھ ویلفیر ڈاکٹر منسکھ منڈاویا نے تقسیم انعامات کی تقریب کے دوران تقریباً سولہ سو قومی و بین الاقوامی مندوبین کی موجودگی میں پیش کیا۔ اس انعام میں ایک گولڈ میڈل کے علاوہ دو لاکھ روپئے نقد انعامی رقم اور ایک سند شامل ہے۔ موصوف کو زرعی تحقیق اور توسیع کے شعبہ میں غیر معمولی کارکردگی پر اس اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر تسنیم مبارک صاحب اور جماعت کے حق میں یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید ترقیات سے نوازے اور جماعت احمدیہ کیلئے ایک قیمتی وجود بنائے۔ (آمین) (راجہ جمیل انسپکٹر ہفت روزہ بدر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا معیار جذبہ اور نسبت کا ہے، مقدار کا نہیں

وقف جدید کے چھیاسٹھویں سال کے دوران جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو

ایک کروڑ 29؍لاکھ 41؍ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی، یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں 7؍لاکھ 18؍ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے

اسلامی تعلیم کو پھیلانے کیلئے قلم کا جہاد اور تبلیغ کا جہاد جاری ہے اور اس جہاد کے جاری رکھنے کیلئے بھی جان، مال، وقت، عزت کی قربانی کی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح اسلام کے ابتداء میں قربانیوں کی ضرورت تھی

دین کی اشاعت کیلئے قربانیاں ہی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ذریعہ اور کامیاب تجارت ہیں

آج کل یہ مالی جہاد ہی ہے جو نفس کے جہاد کا بھی ذریعہ بنتا ہے، انسان اپنی بہت سی خواہشات کو پس پشت ڈال کر دین کی ترقی کی خاطر قربانیاں دیتا ہے تو یہ نفس کا جہاد ہے

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی ہیں جو دین کی خاطر مالی قربانی کرنے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں، یہ شبنم کی طرح تھوڑی تھوڑی رقمیں بھی دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بے انتہا پھل لگاتا ہے

وہ لوگ جو پرانے بزرگوں کی اور صحابہؓ کی اولاد ہیں ہمیشہ اس بات کو سامنے رکھیں کہ آج اگر ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں تو ان لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہیں

کبھی یہ بات کسی کمزور احمدی کے دل میں بھی نہیں آنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے کی گئی قربانی کو نوازتا نہیں، اللہ تعالیٰ کے خزانے لامحدود ہیں اس کو ہمارے چند پیسوں کی ضرورت نہیں ہے، یہ قربانیاں جو اللہ تعالیٰ مانگتا ہے یہ تو وہ ہمیں مزید فضلوں کا وارث بنانے کیلئے موقع میسر فرماتا ہے

آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور ہی خرچ کرنے کی استطاعت ہو (الحدیث)

بخل سے بچو یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا (الحدیث)

وقف جدید کے چھیاسٹھویں (66) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور سڑسٹھویں (67) سال کے آغاز کا اعلان

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں، بالخصوص نومبائعین کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا پُراثر بیان

فلسطین کے معصوم مسلمانوں کیلئے دعا کی مکرر تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5؍جنوری 2024ء بمطابق 5؍صلح 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۱﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۳﴾ (الصّف آیات 11 تا 13)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟ تم جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا کہ ایک جگہ فرمایا کہ میں بھی مسیح موسوی کے قدم پر بھیجا گیا ہوں اور جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رحم اور معافی کی تعلیم دی تھی میں بھی رحم اور بخشش اور صلح اور آشتی کی اسلامی تعلیم کے ساتھ مسیح محمدی کے طور پر بھیجا گیا ہوں اور مذہبی جنگوں کے خاتمہ کیلئے آیا ہوں اور یہ زمانہ اب قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت کا زمانہ ہے۔ (ماخوذ از اربعین، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 344)

تلوار کے جہاد کا اب زمانہ نہیں ہے لیکن اسلامی تعلیم کو پھیلانے کیلئے قلم کا جہاد اور تبلیغ کا جہاد جاری ہے اور اس جہاد کے جاری رکھنے کیلئے بھی جان، مال، وقت، عزت کی قربانی کی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح اسلام کے ابتدا میں قربانیوں کی ضرورت تھی۔

یہ زمانہ جبکہ معاشی برتری حاصل کرنے کیلئے دنیا میں انتہائی کوشش ہو رہی ہے۔ دین کو تو لوگ بھول بیٹھے ہیں، دنیا کی طرف رغبت زیادہ ہے۔ تجارتوں میں برتری اور دنیاوی آسائشوں کے حصول کیلئے دنیا اپنی توجہ انتہا تک پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایسے میں دین کی اشاعت کیلئے قربانیاں ہی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ذریعہ اور کامیاب تجارت ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے جو میں نے تلاوت کی ہیں۔ پس یہ زمانہ جو مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے اس زمانے میں خاص طور پر مالی جہاد ایک اہم کام ہے اور اس سے پھر نفس کی قربانی کی بھی تحریص پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب بھی حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کی طرف قرآن کریم میں کئی جگہ توجہ دلائی ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (الحدید: 11) اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کچھ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ وہ تمہیں دیتا ہے اور پھر جزا کیلئے تمہیں یہ کہتا ہے کہ اس کے راستے میں خرچ کرو۔ پس اگر ایمان ہے، اگر اللہ تعالیٰ پر یقین ہے تو پھر اس کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے راستے میں قربانیاں کرو۔

پھر ایک جگہ تنبیہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرۃ: 196) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسکے دیے ہوئے مال سے خرچ نہ کرنے والے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

آج کل یہ مالی جہاد ہی ہے جو نفس کے جہاد کا بھی ذریعہ بنتا ہے۔ انسان اپنی بہت سی خواہشات کو پس پشت ڈال کر دین کی ترقی کی خاطر قربانیاں دیتا ہے تو یہ نفس کا جہاد ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے

ہوئے اسے اور اس کی نسل کو بے شمار فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا ادھار نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی تجارت کی خبر دی ہے جو دنیا اور آخرت کے فائدوں پر منتج ہے اور عذاب سے بچانے والی تجارت ہے۔ دنیاوی تجارتیں تو صرف دنیاوی فائدوں کیلئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے کی ہوئی تجارت دنیا و آخرت دونوں کے انعامات کا مستحق بناتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کسی کا ادھار نہیں رکھتا۔ نیک نیتی سے اس کی راہ میں کی گئی قربانی کو وہ کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ وَ مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ وَ تَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبۡوَۃٍ اَصَابَہَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُکُلَہَا ضِعۡفَیۡنِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یُصِبۡہَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ (البقرۃ:266) اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کیلئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہے۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی ہیں جو دین کی خاطر مالی قربانی کرنے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ یہ شبنم کی طرح تھوڑی تھوڑی رقمیں بھی دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بے انتہا پھل لگاتا ہے۔

جماعتی ترقیات اسی کی گواہ ہیں۔ غریب لوگ ہیں جو معمولی سی قربانی کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ بے انتہا پھل لگاتا ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ خاص طور پر غریب احمدی اور تھوڑے وسائل رکھنے والے احمدی زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ میں وقتاً فوقتاً بیان کرتا بھی رہتا ہوں۔ آج بھی بیان کروں گا۔

یہ مثالیں زیادہ آسودہ حال احمدیوں کو اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ وہ دیکھیں کہ ان کے معیار کیا ہیں۔ غریب احمدی تو جب اپنی مالی قربانی کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کا اور اپنی جان کا جہاد کر رہا ہوتا ہے۔

افریقہ میں قربانی کرنے والے بے شمار ایسے احمدی ہیں، پاکستان میں ایسے ہیں، ہندوستان میں بھی ایسے ہیں جو اپنی روٹی قربان کر کے، بھوکا رہ کر مالی قربانی کرتے ہیں۔ اپنی یا اپنے بچوں کی بیماری کی صورت میں دوائیوں پر خرچ کرنے کی بجائے چندے کی ادائیگی کو ترجیح دیتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو بغیر نوازے نہیں چھوڑتا بلکہ بسا اوقات وہ اتنی جلدی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جاتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ بات ان کیلئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتی ہے۔ پس

کبھی یہ بات کسی کمزور احمدی کے دل میں بھی نہیں آنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے کی گئی قربانی کو نوازتا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خزانے لامحدود ہیں۔ اس کو ہمارے چند پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ قربانیاں جو اللہ تعالیٰ مانگتا ہے یہ تو وہ ہمیں مزید فضلوں کا وارث بنانے کیلئے موقع میسر فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں یہ قربانی کی روح ایسی پیدا کی ہے کہ آپؑ کے زمانے سے لے کر آج تک یہ نظارے ہمیں نظر آتے ہیں کہ افراد جماعت اپنی ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر جماعتی ضروریات کیلئے اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں اور یہی ترقی کرنے والی قوموں کا طریقہ ہے اور اسی سے اللہ تعالیٰ پھر فضل بھی فرماتا ہے۔ یہ ماننے والے اس بات کا ادراک رکھنے والے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور ہی خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ، حدیث 1417)

بے شک آدھی کھجور دینے کی ہی تمہاری توفیق ہے تو دو جس سے آگ سے بچو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی الشحّ حدیث 1698)

صحابہؓ کا تو یہ حال تھا کہ کہتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مالی تحریک ہوتی تھی ہم بازار جاتے تھے، مزدوری کرتے تھے اور تھوڑی سی بھی کوئی مزدوری ملتی تھی تو وہ کمائی لا کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ، حدیث 1416)

ایسی ہی قربانی کرنے والے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے غلامِ صادق کو بھی عطا فرمائے ہیں۔ ان کی بے شمار مثالیں ہیں۔ تاریخ میں ایسے بھائیوں کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے ایسی قربانیاں کیں کہ حیرت ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ان کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روز مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔‘‘

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 313-314 بقیہ حاشیہ)

پس جماعت کی تاریخ میں ان قربانی کرنے والوں کے نام محفوظ ہیں۔ یہ لوگ جو خدا کی رضا حاصل کرنے کا ایک خاص جوش رکھتے تھے خواہ انہوں نے معمولی قربانیاں کیں یا زیادہ، ان کا نام مسیح موعودؑ کے مشن کے مددگاروں میں شامل ہو گیا، تاریخ نے محفوظ کر لیا۔ ایک اَور بزرگ کا بھی ذکر کر دوں۔ یہ معذور اور غریب تھے ان کا نام حافظ معین الدین صاحب تھا۔ ان کی طبیعت میں بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کریں، اس کیلئے قربانی کریں حالانکہ بڑی تنگی میں گزارہ کرتے تھے اور بوجہ معذوری کے ان کا کوئی کام بھی نہیں تھا۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پرانا خادم سمجھ کر کچھ تحفہ دے دیا کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا یہ اصول تھا کہ وہ اس طرح کی رقم جو تحفے کے طور پر انہیں ملتی تھی کبھی اپنی ذاتی ضروریات پر خرچ نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا کرتے تھے اور کبھی کوئی ایسی تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے نہیں ہوئی جس میں انہوں نے حصہ نہ لیا ہو۔ چاہے وہ ایک پیسہ ڈال کر حصہ لیتے لیکن حصہ ضرور لیتے۔ اب ایک پیسہ اس زمانے میں ایک penny کے برابر آپ سمجھ لیں لیکن بہرحال حصہ لیتے۔ ان کے حالات کے مطابق یہ معمولی قربانی بھی غیر معمولی قربانی تھی اور بعض دفعہ یہ بھی ہوتا تھا کہ حافظ صاحب بھوکے رہ کر بھی یہ خدمت کیا کرتے تھے۔ (ماخوذ از اصحابِ احمد، جلد 13، صفحہ 293)

یہ لوگ تھے جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے، سب کچھ قربان کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ ان لوگوں کی قربانیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیار کی نظر سے دیکھا اور وہ پھل لگائے جو آج ان کی نسلیں بھی کھا رہی ہیں۔ پس وہ لوگ جوان پرانے بزرگوں کی اور صحابہ کی اولاد ہیں ہمیشہ اس بات کو سامنے رکھیں کہ آج اگر ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں تو ان لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہیں۔

جن کو اللہ تعالیٰ نے کشائش عطا فرمائی ہے انہیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا سلسلہ کی خدمت کیلئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ان کے قربانیوں کے معیار اس سوچ کے ساتھ بڑھ رہے ہیں جو ان کے بزرگوں کی سوچیں تھیں۔ آج بھی جماعت احمدیہ میں غریبوں کی اکثریت ہے جو قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرتی ہے۔ پس جو جماعت میں کمائی کے بلند معیار پر ہیں انہیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اخلاص سے کی گئی قربانی کی قدر کرتے ہیں جیسا کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک درہم ایک لاکھ درہم کے مقابلے میں آج سبقت لے گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کس طرح؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کے پاس دو درہم تھے، اس نے ایک درہم کی قربانی کر دی اور ایک دوسرے شخص کے پاس بے شمار دولت اور جائیداد تھی، اس میں سے اس نے ایک لاکھ درہم کی قربانی کی۔

(سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب جھد المقل، حدیث 2528)

بظاہر یہ ایک لاکھ درہم بہت بڑی رقم ہے لیکن اس غریب کی قربانی کے جذبے کے مقابلے میں اس ایک لاکھ درہم کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا معیار جذبے اور نسبت کا ہے، مقدار کا نہیں۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ جماعت غریبوں سے چندے لیتی ہے۔ بعض لوگ مجھے بعض دفعہ ایسے بھی لکھ دیتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ لوگ اصل میں دل میں خِسّت رکھتے ہیں۔ ان کی اپنی دنیاوی ترجیحات ہیں اور اپنی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے دوسروں کا نام لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت آج ایسی ہے کہ قربانی کرنے والی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے خود بھی قربانی کرنا چاہتے ہیں اور بغیر کہے کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے مخلصین کی قربانیوں پر عمل کرتے ہوئے آج بھی ایسی مثالیں ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا رپورٹس میں ذکر ہوتا ہے۔ مَیں بیان کرتا بھی رہتا ہوں۔ حیرت انگیز طور پر مالی قربانی کرتے ہیں۔ افریقہ کے دُور دراز ممالک میں رہنے والے مخلصین جو دنیا میں اشاعت اسلام اور دین کے غلبہ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار اور معاون بننا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو اپنے سامنے رکھ کر قربانیاں کرتے ہیں جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’تمہارے لیے ممکن نہیں ہے کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 497)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ آج بھی ہم اس کے نظارے دیکھتے ہیں کہ کس طرح لوگوں نے خدا کی راہ میں دیا اور کس طرح فوری خدا نے انہیں لوٹا دیا۔ ایک ہی جگہ، ایک ہی ماحول میں کام کرنے والے ہیں لیکن احمدی کے مال میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماتا ہے اور دوسرے کو وہ برکت نہیں ملتی اور یہ باتیں پھر ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا ان مخلصین کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

ریپبلک آف سینٹرل افریقہ میں وُدَمْبَالا (Vdambala) ایک جگہ ہے۔ وہاں ایک نومبائع عیسیٰ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میں نے نو مہینے پہلے بیعت کی تھی اور 2016ء سے میرے پاس ایک پلاٹ تھا جو میں نے گھر بنانے کیلئے خریدا تھا لیکن رقم نہیں اکٹھی ہو رہی تھی کہ گھر بنا سکوں۔ جماعت میں مَیں شامل ہوا ہوں۔ چندے کی اہمیت اور برکات کے بارے میں سنتا رہا۔ جو بھی خدا کی راہ میں تھوڑی سی قربانی کر سکتا تھا کرتا تھا اور یہی سنتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کام آسان کرتا ہے اور اموال و نفوس میں ترقی بھی دیتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں

میرے دل میں خیال آیا کہ جب ہم غیر احمدی تھے تو ہم نے ایک دفعہ بھی خدا کی راہ میں چندہ نہیں دیا اور نہ ہی اس بارے میں ہمیں کسی نے تحریک کی تو کہتے ہیں اب تحریک ہوئی۔ نومبائعین سے عموماً تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ مجھے کہا گیا تو میں نے وقف جدید میں پندرہ سو سیفا ادا کر دیا اور خدا تعالیٰ نے اس کا اجر اس طرح دیا کہ ایک دوست نے گھر کیلئے دس ہزار اینٹیں بنانے کی پیشکش کر دی اور پھر اینٹیں بنوا بھی دیں۔ وہاں خود بنائی جاتی ہیں۔ سیمنٹ سے بلاک بنائے جاتے ہیں۔ اس طرح گھر کی تعمیر شروع ہو گئی جس کا کئی سال سے انتظار تھا اور پھر گھر مکمل بھی ہو گیا۔ یہ کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے ورنہ میرے اندر تو یہ طاقت نہیں تھی اور میرے لیے ناممکن تھا۔

قزاقستان سابقہ روسی ممالک میں سے ایک سٹیٹ ہے۔ وہاں ایک دوست داورین صاحب کہتے ہیں۔ چند دن قبل مجھے معلم صاحب کا پیغام ملا کہ اس سال آپ کی اہلیہ کا وقفِ جدید کا چندہ بہت کم ہے اور لسٹ کے آخر میں ہے۔ اگر ممکن ہو تو کم از کم پانچ ہزار تنگے (Tenge) ادا کر دیں۔ میں نے سوچا کہ اس وقت میری اہلیہ امید سے ہے۔ اس کا آپریشن بھی ہونا ہے بہتر ہے کہ میں پندرہ ہزار تنگے ادا کر دوں۔ جیسے ہی میں نے رقم بھیجی۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد مجھے سکول کی طرف سے اطلاع ملی کہ چونکہ میں ایک یتیم کی کفالت بھی کرتا ہوں اور میرے بچے بھی زیادہ ہیں اس لیے وہاں کی حکومت نے مجھے ایک لاکھ تنگے ادا کیے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح میرے لیے تو یہ ایمان کا باعث بنا کہ اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر مجھے لوٹا دیا۔

پھر قرغیزستان ایک اَور سٹیٹ ہے۔ وہاں کے ایک دوست عُرمت صاحب ہیں۔ گولڈ مائن میں کام کرتے ہیں اور چھ مہینے کے بعد چندہ ادا کرتے رہتے تھے۔ جب گذشتہ سال انہوں نے دوسری ششماہی کا چندہ ادا کیا تو شرح سے زائد چھ ہزار قرغیز سُم (Kyrgyzstani som) ان کی جو کرنسی ہے وہ اس میں ادا کر دی۔ پوچھنے پہ کہنے لگے کہ چونکہ پوری دنیا میں مہنگائی ہوئی ہے جس کی وجہ سے جماعتی اخراجات میں بھی زیادتی ہوئی ہو گی اس لیے میں شرح سے بڑھا کر اپنا چندہ ادا کر رہا ہوں۔ اس سال بھی انہوں نے جب پہلی ششماہی کا چندہ ادا کیا تو مزید چھ ہزار سُم بڑھا کر چندہ ادا کیا۔ اس طرح تقریباً انہوں نے چالیس فیصد سے زائد چندہ ادا کر دیا۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کی رضا چاہنے کی مثالیں ہیں۔ کسی نے ان کو تحریک نہیں کی لیکن ضرورتوں کے پیش نظر خود ہی انہوں نے کوشش کی کہ میں بڑھ چڑھ کر ادا کروں۔

لوگ کہتے ہیں کیوں مانگتے ہو؟ ہم نہیں مانگتے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کا پیغام آگے پہنچاتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں قربانیاں کرو۔

فلپائن ایک اَور ملک، دُور دراز کا علاقہ، وہاں کے مبلغ کہتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ کے صدر نے بیان کیا کہ میں نے وعدہ کے مطابق وقفِ جدید کی ادائیگی تو کر دی تھی لیکن مالی سال ختم ہو رہا تھا۔ دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وعدے سے بڑھ کر ادائیگی کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں نے اپنے مرحوم والد، والدہ اور سسر کے نام پر بھی ایک ہزار پیسو (peso) چندہ وقف جدید کی ادائیگی کر دی۔ ان دنوں میں مقامی میونسپلٹی کے دفتر میں رسک ریڈکشن مینیجر (risk reduction manager) کے طور پر کانٹریکٹ پر کام کر رہا تھا۔ نئے سال کی چھٹیوں کے بعد جیسے ہی کام پہ گیا تو مقامی میئر نے میری نوکری پکی کر دی اور میری تنخواہ بھی دگنی کر دی جبکہ میں گذشتہ چار سال سے کنٹریکٹ پہ کام کر رہا تھا اور بار بار درخواست کے باوجود بھی میری نوکری پکی نہیں ہوتی تھی۔ اب کہتے ہیں مجھے یہی یقین ہے کہ یہ جو قربانی میں نے کی ہے اسی کا ثمر ہے اور یقیناً خدا تعالیٰ ہمارے وہم وگمان سے بھی بڑھ کر دینے والا ہے۔

کیمرون افریقہ کا ایک ملک ہے۔ وہاں کے مربی کہتے ہیں کہ ایک نوجوان یوسف صاحب ہیں۔ انہوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ غریب آدمی ہیں۔ موٹر سائیکل پر سواریاں اٹھاتے ہیں۔ محمد یوسف صاحب کہتے ہیں کہ جب سے میں نے احمدیت قبول کی ہے اور مربی کے کہنے پر تھوڑا بہت چندہ دینا شروع کیا ہے میرے حالات بدلنے شروع ہو گئے ہیں۔ میرا دل بہت مطمئن ہے اور میری زندگی میں چیزیں آسان ہو گئی ہیں۔ اصل چیز دل کا اطمینان ہے۔ کہتے ہیں چندہ دینے سے میرا دل بھی مطمئن ہے۔ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ صرف وقفِ جدید نہیں بلکہ تمام ضروری چندوں میں حصہ لوں گا کیونکہ اس میں میرے لیے اور میری فیملی کیلئے برکت ہے۔ یہ امام مہدی علیہ السلام کی برکت ہے کہ مجھے روحانی سکون ملا ہے اور میں بہت خوش اور مطمئن ہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ مددگار پیدا کرتا ہے۔

تنزانیہ مشرقی افریقہ کا ایک ملک ہے۔ رُوُومَا (Ruvuma) ریجن کے ایک نوجوان ملاوے صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میری عمر ستائیس سال ہے۔ میں نے چندے کی بہت برکات دیکھی ہیں۔ کھیتی باڑی کرتا ہوں۔ کہتے ہیں اس سال وقف جدید کے چندے کی ادائیگی کرنے کی نیت سے میں نے اپنی فصل متعلقہ ادارے میں جلدی جمع کرا دی اور جو فصل ہوئی اس کو حکومت کو بیچ دیا۔ کہتے ہیں اگر میں کچھ دن اَور انتظار کرتا تو ممکن تھا کہ میری فصل کی زیادہ قیمت مل جاتی لیکن میں چندہ نہ ادا کر سکتا۔ وقت گزر جانا تھا۔ بہرحال کہتے ہیں کہ میں نے جب ادارے سے رابطہ کیا تو ان دنوں کسانوں کو جو فصل کی قیمت مل رہی تھی اس سے مجھے زیادہ قیمت مل گئی جس سے میں نے چندہ وقف جدید ادا کر دیا۔ اس ادارے نے کہا کہ لوگ اپنی فصل روک لیتے ہیں تا کہ انہیں زیادہ قیمت ملے۔ تمہاری ایمانداری کا انعام ملا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری نیت کا پھل دیا ہے تا کہ میں بآسانی اس کی راہ میں قربانی کر سکوں۔

قرغیزستان سے ایک دوست ہیں رَوُزَامَامَتُ (Rozamamat) صاحب۔ چندہ وقفِ جدید کے بارے میں ہی کہتے ہیں کہ یہ بہت اہمیت کا حامل ہے اور اس سے میرا تعارف بھی بہت دلچسپ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں جماعتِ احمدیہ سے متعارف ہوا تو میں نے مبلغ سے پوچھا کہ جماعت کے سارے اخراجات کون ادا کرتا ہے؟ انہوں نے مجھے تفصیل بتائی کہ جماعت کے کیا کام ہیں۔ خلافت کا نظام ہے۔ پھر مختلف تحریکات ہیں۔ وقف جدید اور دوسری مالی قربانیاں ہیں۔ ان کے بارے میں بتایا۔ تو کہتے ہیں اس سے پہلے میں نے اس قسم کے مالی نظام کے بارے میں نہ کبھی دیکھا تھا نہ سنا تھا۔ میں نے پہلی بار نظام کی یہ باتیں سنی تھیں۔ پھر میں نے حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دَور میں بیعت کرنے کے بعد ہر مہینے چندہ دینا شروع کر دیا اور ساری زندگی چندے کی بے انتہا برکات دیکھیں۔ جماعت میں شامل ہونے سے پہلے میں اپنی فیملی کے ساتھ کرائے کے فلیٹ میں رہتا تھا۔ ہم بڑی مشکل کی زندگی گزار رہے تھے۔ مختلف جگہوں پر کام کیا۔ کسمپرسی کی حالت تھی۔ نہ جائیداد تھی نہ مستقل آمد تھی۔ چندے کی برکات سے الحمد للہ اب میں نے ایک پورا گھر تعمیر کر لیا ہے۔ اس وقت میرا روزگار مستقل نوعیت کا ہے۔ کام بھی مشکل نہیں اور تنخواہ بھی اچھی ہے۔ یہ سب چندے کی بدولت اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے۔

ٹوگو مغربی افریقہ کا ایک ملک ہے۔ وہاں کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ ایک احمدی خاتون کے پاس چندہ وقفِ جدید کی رقم موجود نہیں تھی۔ انہوں نے اپنے گھر کے استعمال کیلئے سبزی اگائی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ سبزی بازار میں بیچ کر اپنا خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا اور وقفِ جدید کا چندہ ادا کر دیا۔ بڑی معمولی سی چیز تھی۔ یہ وہی مثالیں ہیں جو صحابہؓ بازار میں جا کے کام کرتے تھے یا حافظ صاحب جو بھی تحفہ ملتا وہ دے دیا کرتے تھے۔

اسی طرح ایک ممبر حمزہ صاحب کے پاس وقفِ جدید کا چندہ دینے کیلئے پیسے نہیں تھے۔ ان کے پاس اپنی مرغیاں تھیں۔ انہوں نے نو مرغیاں بیچ کے چندہ ادا کر دیا۔ یہ غریب لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو پرانے بزرگوں کی یاد بھی تازہ کرتے ہیں۔

انڈونیشیا کے ایک دوست ایمان ہدایت صاحب ہیں۔ کہتے ہیں میں پیدائشی احمدی ہوں۔ پہلے تو میں صرف ایک ممبر کے طور پر ہی چندہ ادا کیا کرتا تھا۔ ایک عادت پڑ گئی تھی کہ احمدی ہوں، چندہ دینا ہے۔ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتا تھا۔ اس پر میرے تمام بھائیوں نے دونوں تحریکات کے حوالے سے مجھے توجہ دلائی کہ صرف جماعتِ احمدیہ کا ممبر ہونے کی وجہ سے چندہ نہیں دیتے بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ کہتے ہیں چنانچہ میرے اندر بھی تحریکِ جدید اور وقفِ جدید میں حصہ لینے میں دلچسپی پیدا ہوئی اور میں نے دونوں تحریکات میں مالی قربانی شروع کر دی اور ان میں حصہ لینے کے بعد میں نے اپنی زندگی میں بہت بڑی تبدیلی محسوس کی۔ میں خود کو اللہ تعالیٰ کے قریب محسوس کرتا ہوں۔ مجھے جماعتی ذمہ داری بھی دے دی گئی ہے۔ اسی طرح رزق کے معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قول کہ اگر تم چل کر میرے قریب آؤ گے تو میں تمہارے پاس دوڑ کے آؤں گا اس کو میں نے چندے کی برکت سے پورے ہوتے دیکھا۔

میلبرن آسٹریلیا سے ایک دوست اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام سے چند ہفتے قبل تحریک کی گئی کہ جو لوگ مالی طور پر مستحکم ہیں وہ وقفِ جدید میں کم از کم پانچ ہزار ڈالر کی ادائیگی کریں۔ کہتے ہیں میں نے وقفِ جدید کیلئے چار ہزار ڈالر ادا کیے تھے۔ میرے پاس پانچ ہزار ڈالر نہیں تھے لیکن میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ مجھے وقفِ جدید کیلئے پانچ ہزار ڈالر کی قربانی پیش کرنی چاہئے۔ چنانچہ جمعہ سے واپسی پر میں نے دعا کرنی شروع کی۔ اب یہ اچھے حالات میں تھے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں تھا۔ ایک لگن تھی، خواہش تھی۔ ان کو دعا کی طرف تحریک پیدا ہوئی تو کہتے ہیں: میں نے دعا کی۔ مَیں بزنس کرتا ہوں۔ چھوٹا موٹا بزنس ہے۔ ایک روز میں آفس میں تھوڑی دیر کے بریک کیلئے باہر نکلا اور یہ دعا بھی کرتا رہا کہ میں اس چندے میں کس طرح حصہ ڈالوں؟ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ کہتے ہیں جب میں دفتر میں واپس آیا تو میرا بزنس پارٹنر جو کہ عیسائی ہے میرے دفتر میں آیا اور دروازہ بند کر دیا اور بڑی خوشی سے ہاتھ ملایا اور کہا کہ ایک بڑی خبر ہے۔ مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہنے لگا کہ ایک نئے کاروبار کیلئے ایک گاہک نے سیٹ اپ کی درخواست کی ہے اور اس کی فیس تیس ہزار ہے جس میں سے پندرہ پندرہ ہزار ہم دونوں کے حصہ میں آئیں گے۔ کہتے ہیں میں نے فوراً سمجھ لیا کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے۔ میں نے اپنے بزنس پارٹنر کو بتایا کہ میں کیا دعا کر رہا تھا اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کا جواب دیا ہے۔ اس پر وہ پارٹنر بھی کہنے لگا کہ چیریٹی کیلئے پانچ ہزار ڈالر کی رقم بہت زیادہ ہے۔ پھر کہنے لگا تمہاری دعا کی وجہ سے مجھے بھی یہ فائدہ ہوا ہے اس لیے میں بھی حصہ ڈالوں گا۔ یہ رقم تو تم نے ادا کرنی ہے اس میں سے آدھی رقم میں ادا کروں گا۔ لیکن میں نے اسے کہا کہ اَور بھی کئی خیراتی کام ہیں جن میں وہ حصہ ڈال سکتا ہے۔ یہ پانچ ہزار تو وقفِ جدید کا ہے۔ یہ تو میں نے خود ہی دینا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے میری دعا اور خواہش کو قبول کرتے ہوئے مجھ پہ احسان فرمایا۔

فجی بھی ایک دُور دراز کا علاقہ ہے۔ وہاں نومبائع ظینل بیگ صاحب ہیں۔ دو تین سال قبل انہوں نے بیعت کی ہے۔ ابتدائی طور پر جب ان کو تحریکات میں شامل کیا گیا تو معمولی رقم کا وعدہ تھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد چندہ عام میں بھی شامل کیا گیا اور نظام کی اہمیت کا بھی ان کو پتہ لگا لیکن اس سال میرے خطبات سن کے موصوف نے از

خود ہی اپنے وعدے جو ہیں تحریکِ جدید وقفِ جدید میں بڑھا دیے اور دس گنا اضافہ کر دیا اور ادائیگی بھی کر دی۔ پھر چندہ عام کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ ہفتہ وار انکم پر چندہ عام کی بھی 16 / 1 کی شرح کے مطابق ادائیگی کا وعدہ کیا اور باقاعدگی سے ہر ہفتہ اپنی تنخواہ سے تمام چندہ جات کی ادائیگی آ کے کر جاتے تھے۔ یہ نومبائع بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے چندہ میں اضافہ کیا ہے مجھے ملازمت میں ترقی ملی ہے اور کہتے ہیں جنوری 2024ء سے تنخواہ میں مزید اضافہ ہو جائے گا ان شاء اللہ۔ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے چندے کی برکت جاننی ہے تو وہ مجھ سے پوچھے۔

مائیکرونیشیا کے مبلغ ہیں سرجیل صاحب۔ کہتے ہیں یہاں ایک نومبائع سائمن صاحب ہیں مالی قربانی کے حوالے سے ان کو توجہ دلائی گئی اور بتایا گیا کہ یہ چندہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کیلئے دیتے ہیں۔ کوئی ٹیکس نہیں ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو ایک قرضہ حسنہ قرار دیا ہے۔ اس پر موصوف نے ہر ہفتہ چندہ دینا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد کہنے لگے کہ پہلے جب میں گرجا میں جاتا اور پیسے دیتا تو زندگی میں کوئی فرق نہیں پڑا لیکن جب سے میں نے جماعت میں آ کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی شروع کی ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے ذریعہ سے میری ضروریات پوری کر دیتا ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں۔

بعض اوقات پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے اور اچانک کوئی آ جاتا ہے اور پیسے پکڑا دیتا ہے۔ کبھی کھانے کی کمی ہوتی ہے تو گھر بیٹھے ہی اللہ تعالیٰ کسی کے ذریعہ ضرورت پوری کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سائمن صاحب اپنی استعداد سے بڑھ کر مالی قربانی کرتے ہیں۔

تنزانیہ کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ ایک دوست بشیر صاحب نے وقفِ جدید میں اپنا اور اپنی فیملی کا چالیس ہزار شلنگ چندہ ادا کیا۔ ان کی اہلیہ نے دریافت کیا کہ گھر کے حالات اتنے اچھے نہیں ہیں پھر بھی اتنی بڑی رقم چندے میں کیوں دے دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں مالی قربانی کرنے والے کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ ضرور اسے بڑھا کر لوٹائے گا۔ چنانچہ چند دن میں ہی انہیں دو تین مختلف ذرائع سے ایسا کام مل گیا کہ نہ صرف چندے میں ادا کی گئی رقم واپس آ گئی بلکہ اس سے زیادہ آمد ہوئی۔ کہتے ہیں کہ مجھے تو اس سے پہلے بھی ادراک تھا لیکن میری اہلیہ نے بھی اب اپنی آنکھوں کے سامنے چندے کی برکات مشاہدہ کر لیں اور اس کا بھی ایمان بڑھا۔

جرمنی کے نیشنل سیکرٹری وقفِ جدید کہتے ہیں۔ جماعت مائنز (Mainz) کے ایک طالب علم نے حکومتی ادارے کو وظیفہ کی درخواست دی۔ پڑھائی کیلئے کچھ رقم چاہئے تھی اور بتایا کہ میرا سمسٹر شروع ہونے والا ہے اور رقم کم ہے۔ دوسری طرف وقفِ جدید کا سال بھی ختم ہو رہا تھا اور اپنے اور فیملی کے وعدہ جات کی ادائیگی کرنی تھی۔ ان کو امید تھی کہ جس کی درخواست دی ہوئی تھی وہاں سے وظیفہ کی رقم مل جائے گی۔ لیکن بہرحال مجھے وہاں حکومتی ادارے کی طرف سے انکار ہو گیا۔ جو رقم پاس تھی وہ انہوں نے اللہ پر توکّل کرتے ہوئے چندے میں دے دی۔ اس کے بعد سمسٹر مکمل کیا۔ اچھے نمبروں سے اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیاب فرمایا اور متعلقہ ادارے کی طرف سے بھی پہلے تو انکار ہوا تھا اور پھر اچانک ایک رقم چار ہزار یورو کے برابر ان کے اکاؤنٹ میں آ گئی۔ پھر یہ کہتے ہیں میرا تو یہی ایمان ہے کہ یہ قربانی کی وجہ ہے۔

انڈیا کی ایک جگہ ساونت واڑی ہے۔ وہاں کے ایک احمدی سراج صاحب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مالی قربانی کی برکات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وقفِ جدید کے چندے کووڈ کی بیماری کی وجہ سے بقایا رہ گئے تھے۔ دو تین سال سے موصوف کے باغات کی لکڑیاں بارش کے پانی سے ضائع ہو رہی تھیں۔ جس خریدار نے لینے کا وعدہ کیا تھا اور جو رقم طے ہوئی تھی اس کی ادائیگی نہیں کر رہا تھا۔ بہرحال موصوف خریدار ڈھونڈتے رہے، کوئی نہیں مل رہا تھا۔ موصوف کہتے ہیں کہ جب انسپکٹر وقفِ جدید آئے اور وقفِ جدید کے چندے کا مطالبہ کیا تو موصوف نے دو ہزار روپے فوری نکال کے ادا کر دیے۔ کہتے ہیں کہ دو دن کے اندر اندر جو خریدار قیمت طے کرنے کے باوجود سامان نہیں لے رہا تھا اچانک آ کر بیس ہزار روپے دے کر سارا مال لے گیا اور یہ کہتے ہیں میرا تو یہی ایمان ہے کہ چندے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دو ہزار کو بڑھا کر بیس ہزار مجھے واپس لوٹا دیا ورنہ جو سامان برسوں سے ضائع ہو رہا تھا وہ آگے بھی ضائع ہو سکتا تھا۔

کینیڈا کی ایک لجنہ ممبر ہیں۔ کہتی ہیں کہ جنوری کے پہلے ہفتے میں جب میں نے وقفِ جدید کا نئے سال کا اعلان کیا تو ان کو بھی خواہش پیدا ہوئی کہ اپنا اور اپنے بچوں کا چندہ ادا کریں۔ جب بینک کی صورتحال دیکھی تو وہاں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ بہرحال کہتی ہیں میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ غیب سے میرے لیے بھی ایسے سامان پیدا کر دے کہ چندہ ادا کر سکوں۔ پھر چند دن کے بعد بینک اکاؤنٹ میں دیکھا تو اس میں تین سو ڈالر کے برابر رقم تھی اور وہی تھی جو میں اپنے اور اپنے مرحومین کی طرف سے چندے میں دینا چاہتی تھی اور میں نے فوری طور پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے چندے میں ادائیگی کر دی۔

پھر ایک اَور خاتون ہیں۔ یہ بھی کینیڈا کی ہیں۔ انہوں نے اپنا وعدہ بڑھا کر ساری ادائیگی کر دی تو اگلے دن ہی ان کو ٹیکس ڈیپارٹمنٹ سے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے زائد رقم کا چیک واپس آ گیا اور وہ سات سو پچاس ڈالر کی رقم تھی۔ کہتی ہیں یہ اتنی ہی رقم تھی جو میں نے ادا کی تھی۔

تنزانیہ کی ایک نومبائع خاتون آمنہ صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ احمدیت قبول کی تو میں نے احمدیت میں ایک الگ نظام دیکھا جو دوسرے مسلمانوں سے مختلف تھا۔ مالی نظام میں ہر چندے کی رسید دی جاتی ہے اور جگہ کہیں نہیں ملتی۔ کہتی ہیں کہ نومبر میں معلم صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور چندہ وقفِ جدید کے بارے میں تحریک کی۔ میرے پاس جتنے پیسے تھے میں نے چندے میں دے دیے۔ میرے گھر کے حالات بہتر نہیں تھے۔ بیٹی امید سے تھی، ہسپتال لے کے جانے کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ گھر پہنچی تو رات عشاء کے بعد مجھے ایک شخص کا فون آیا۔ اس نے مجھ سے دو سال سے کچھ رقم قرض لی ہوئی تھی اور رابطہ نہیں کر رہا تھا اور میں بھول چکی تھی کہ اب یہ واپس نہیں ہوگی۔ تو بہرحال اس نے فون کیا، معافی مانگی اور وجوہات بتا کے دو ہزار کی رقم واپس کر دی۔ کہتی ہیں کہ میں نے جو مالی قربانی اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کے کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے وہاں میری وہ مدد فرمائی اور اس کے بعد پھر ان کو فوری طور پر بیٹی کو بھی ہسپتال لے جانے کی ضرورت پڑی اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اس طرح اس کا علاج بھی ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نئے آنے والوں میں بھی یہ سوچ پیدا فرما رہا ہے کہ مال اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ سوچ صرف ایک احمدی میں ہی پائی جاتی ہے۔

نائیجر ایک اَور ملک ہے۔ آج کل وہاں حالات بھی کافی خراب ہیں۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے مَارَادِی ریجن کے ایک گاؤں کا دورہ کیا۔ چندے کی تحریک کی۔ لوگوں نے حسب استطاعت وقفِ جدید میں حصہ لیا۔ ایک غیر احمدی وہاں کہنے لگا کہ آپ ہمارے گاؤں کے غریب لوگوں سے رقم وصول کر رہے ہیں جبکہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ ملک کے معاشی حالات انتہائی خراب ہیں اور دیگر اسلامی تنظیمیں تو لوگوں کیلئے کچھ نہ کچھ لے کر آ رہی ہیں اور آپ ان سے مانگ رہے ہیں۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ اس سے قبل کہ میں کچھ جواب دیتا اس گاؤں کے ایک احمدی کھڑے ہو گئے۔ بڑے جوش سے کہنے لگے کہ دیگر اسلامی جماعتیں آتی ہیں۔ ٹھیک ہے کوئی فلاحی مدد کر دیتی ہوں گی لیکن کیا کسی اسلامی تنظیم نے ہمیں اسلام کے بارے میں کچھ سکھایا ہے؟ وہ فلاحی کام تو شاید کر کے چلے جاتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ ہمیں دین سکھاتی ہے اور یہاں یہ معلم صاحب ہمارے سے رقم وصول کرنے نہیں آئے بلکہ ہمیں مالی قربانی کے اس جذبہ کی ترغیب دلانے آئے ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیش کی ہے جس کے ذریعہ ہم دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی اجر حاصل کر سکیں گے۔ تو یہ ادراک ان میں قبول احمدیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے قربانی ضروری ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی بہت ہوتے ہیں۔ بہرحال یہ سن کر وہ غیر احمدی دوست خاموش ہو گئے۔

پس کیسے کیسے خوبصورت مخلصین دنیا کے ہر کونے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے ہیں۔ یہ ایک لمبی فہرست ہے۔ میرے لیے مشکل تھا کہ کس کا ذکر آج چھوڑوں اور کس کا کروں؟ بے شمار ایسے واقعات تھے۔ بہرحال وقت کے مطابق میں نہیں لے سکا لیکن جو بھی میں نے چھوڑے ہیں ان کے بھی اخلاص و وفا میں کوئی کمی نہیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے یہ قربانیاں دی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھی قرض نہیں رکھتا بلکہ ان کی قربانیوں کو قبول فرما کر اسے ان کے ایمان میں اضافہ کا ذریعہ بناتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریّت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیبہ سے اپنے دینی مہمات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

پس ان مالی قربانیوں کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اشاعتِ اسلام کا جو کام ہونا تھا وہ ہو رہا ہے۔ افریقہ کے رہنے والے غریب اور کم وسائل رکھنے والے احمدی باوجود اپنی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے اس بات کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ اسلام کے کام کو اپنے ملکوں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اسلامی بہشت کی یہی حقیقت ہے کہ

وہ اس دنیا کے ایمان اور عمل کا ایک ظل ہے

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 390)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو تو پھر شجاعت بھی آ جاتی ہے

اس لیے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا، اہل دنیا بزدل ہوتے ہیں، ان میں حقیقی شجاعت نہیں ہوتی

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 317، ایڈیشن 1988ء)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

میں بھی اعلیٰ رنگ میں سرانجام دے سکیں۔ اس لیے یورپ اور امریکہ وغیرہ ممالک جو امیر ممالک ہیں ان کے چندہ وقف جدید کی رقم کا بیشتر حصہ ان غریب ممالک میں سلسلہ کی ترقی کے کاموں میں خرچ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کے ایمان اور یقین اور اموال ونفوس میں برکت ڈالے جو کسی بھی رنگ میں جماعت کیلئے قربانی کرتے ہیں اور ہر وقت اس کیلئے تیار رہتے ہیں۔

اس وقت وقفِ جدید کے نئے سال کے اعلان کے ساتھ میں دنیا کے ممالک کی قربانیوں کے کچھ جائزے بھی پیش کروں گا جو عموماً روایت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کا چھیاسٹھواں (66واں) سال ختم ہوا اور ستاسٹھواں (67واں) سال شروع ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر نے دوران سال ایک کروڑ 29 لاکھ 41 ہزار پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کی ہے یعنی تقریباً تیرہ ملین پاؤنڈ۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے سات لاکھ اٹھارہ ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔

برطانیہ کی اس سال مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی پوزیشن ہے، پھر کینیڈا ہے۔ کینیڈا نے بھی اچھا اضافہ کیا ہے اور انہوں نے شاملین میں اضافہ زیادہ کیا ہے۔ یہاں کی اس سال بہت بڑی خوبی ہے۔ پھر جرمنی ہے نمبر تین۔ پھر نمبر چار امریکہ، پاکستان، بھارت، آسٹریلیا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے، انڈونیشیا ہے، مڈل ایسٹ کی پھر جماعت ہے۔ بلجیم ہے۔

افریقہ کی جماعتوں میں نمبر ایک پہ ماریشس ہے، پھر گھانا ہے، برکینا فاسو ہے، برکینا فاسو کے حالانکہ حالات بھی کافی خراب ہیں لیکن باوجود اسکے پھر بھی افریقہ میں تیسری پوزیشن ہے، تنزانیہ ہے، نائیجیریا ہے، لائبیریا، پھر گیمبیا، مالی، یوگنڈا، سیرالیون۔

شاملین کی تعداد اللہ کے فضل سے اس سال 44 ہزار نئے مخلصین شامل ہوئے ہیں اور 15 لاکھ 50 ہزار ان کی تعداد ہے۔

شاملین میں اس اضافے کیلئے جو کوشش کی ہے اس میں کینیڈا نمبر ایک پہ ہے، پھر تنزانیہ، پھر کیمرون، پھر گیمبیا، نائیجیریا، گنی بساؤ اور کونگو کنشاسا۔

وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی جو دس بڑی جماعتیں ہیں ان میں فارنہم (Farnham) نمبر ایک پہ ہے، پھر ووسٹر پارک (Worcester Park)، پھر والسال (Walsall)، پھر آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)، پھر اسلام آباد، پھر جلنگھم (Gillingham)، ایش (Ash)، چیم ساؤتھ (Cheam South)، یول (Ewell) اور ہنسلو ساؤتھ۔

ریجنز جو ہیں ان میں بیت الفتوح پہلے نمبر ایک پہ، پھر اسلام آباد ریجن، پھر مڈلینڈز (Midlands)، مسجد فضل پھر بیت الاحسان۔

دفتر اطفال کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں ہیں آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)، فارنہم (Farnham)، پھر آلڈرشاٹ نارتھ (Aldershot North)، ایش (Ash)، اسلام آباد، روہیمپٹن ویل (Roehampton Vale)، ساؤتھ چیم، مانچسٹر نارتھ، برمنگھم ویسٹ، بریڈفورڈ ساؤتھ۔

اور چھوٹی جماعتوں میں سپن ویلی، کیتھلی، نارتھ ویلز، نارتھ ہیمپٹن، سوانزی۔

کینیڈا کی امارتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ وان، پھر کیلگری (Calgary)، پھر پیس ولیج (Peace Village)، پھر وینکوور (Vancouver)، پھر بریمپٹن ویسٹ (Brampton West) اور پھر ٹورانٹو۔

ان کی دس بڑی جماعتیں ملٹن ایسٹ (Milton East)، ملٹن ویسٹ (Milton West)، ہملٹن، ایڈمنٹن ویسٹ، ڈرہم ویسٹ (Durham West)، آٹوا ویسٹ (Ottawa West)، رجائنا (Regina)، انسفل (Innisfil)، ایبٹس فورڈ (Abbotsford)، نیوفاؤنڈلینڈ (Newfoundland) ہیں۔

دفتر اطفال میں جو امارتیں ہیں وان (Vaughan) نمبر ایک پہ، پھر پیس ولیج (Peace Village)، ٹورانٹو ویسٹ (Toronto West)، وینکوور (Vancouver)، کیلگری (Calgary) اور مسی ساگا (Mississauga)۔

دفتر اطفال میں ڈرہم ویسٹ (Durham West) جماعتوں میں پہلے نمبر پہ ہے، پھر ملٹن ویسٹ (Milton-West)، حدیقہ احمد، مونٹریال ویسٹ (Montreal West)، ہملٹن ماؤنٹین (Hamilton Mountain)

جرمنی کی امارتیں جو ہیں ان میں ہیمبرگ (Hamburg) نمبر ایک پہ، پھر فرینکفرٹ (Frankfurt)، ویزبادن (Wiesbaden)، گروس گیراؤ (Gross Gerau)، ریڈشٹڈ (Riedstadt)

اور ان کی جو پہلی دس جماعتیں ہیں ان میں روڈر مارک (Rödermark)، روڈگاؤ (Rodgau)، نیدا (Nidda)، فریڈبرگ (Friedberg)، فلورس ہائم (Florsheim)، نوئس (Neuss)، مائنز (Mainz)، مہدی آباد، اوسنابروک، برلن اور کوبلنز (Koblenz)

دفتر اطفال میں من ہائم نمبر ایک پہ، پھر ڈیٹسن باخ، ہیسن ساؤتھ ویسٹ (Hessen South West) رائن لینڈ فالز (Rheinland Pfalz)، ویسٹ فالن۔

امریکہ کی دس جماعتیں یہ ہیں نمبر ایک پہ لاس اینجلس (Los Angeles)، پھر میری لینڈ (Maryland)، نارتھ ورجینیا، سیئٹل (Seattle)، سیلیکون ویلی (Silicon Valley)، بوسٹن (Boston)، آسٹن (Aston)، اوش کوش، مینیسوٹا (Minnesota) اور پورٹ لینڈ۔

دفتر اطفال میں سیئٹل (Seattle)، لاس اینجلس (Los Angeles)، میری لینڈ (Maryland)، ساؤتھ ورجینیا، کلیولینڈ (Cleveland)، آسٹن (Aston)، سیلیکون ویلی (Silicon Valley)، اوش کوش، انڈیانا (Indiana)، زائن (Zion)۔

پاکستان میں جو پہلی پوزیشن ہے ان میں اوّل لاہور، دوم ربوہ، سوم کراچی اور جو اضلاع کی پوزیشن بالغان میں ہے اسلام آباد یہ میں نے پہلے جماعتوں میں شہروں کے حساب سے بتایا تھا اور اضلاع کے لحاظ سے بھی اسلام آباد نمبر ایک پہ ہے، پھر فیصل آباد، گوجرانوالہ، گجرات، سرگودھا، عمرکوٹ، ملتان، حیدرآباد، میرپور خاص، ڈیرہ غازی خان۔

دفتر اطفال کی تین بڑی جماعتیں جو ہیں وہ لاہور نمبر ایک پہ، ربوہ نمبر دو پہ، کراچی نمبر تین۔

دفتر اطفال میں اضلاع کی پوزیشن ہے اسلام آباد نمبر ایک، پھر فیصل آباد، نارووال، سرگودھا، عمرکوٹ، گوجرانوالہ، میرپور خاص، گجرات، حیدرآباد، شیخوپورہ۔

پاکستان میں باوجود کرنسی کی قیمت بہت زیادہ گرنے کے اللہ کے فضل سے انہوں نے بہت زیادہ اضافہ کیا ہے اور بڑی قربانی کی ہے۔

بھارت کے دس صوبہ جات جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ کیرالہ، پھر تامل ناڈو، جموں کشمیر، تلنگانہ، کرناٹکہ، اڈیشہ، پنجاب، ویسٹ بنگال، دہلی، مہاراشٹرا۔

اور وصولی کے لحاظ سے دس جماعتیں جو ہیں ان میں حیدرآباد نمبر ایک، کوئمبٹور، قادیان، کالیکٹ، منجیری، بنگلور، میلاپلیالم (Melapalayam)، کولکاتہ، کرولائی اور کیرنگ۔

آسٹریلیا میں بالغان کی جماعتیں جو ہیں ان میں ملبرن لانگ وارن (Melbourne Langwarrin)، کاسل ہل (Castle Hill)، مارسڈن پارک (Marsden Park)، لوگن ایسٹ (Logan East)، میلبورن بیرک (Melbourne Berwick)، پینرتھ (Penrith)، پرتھ (Perth)، میلبورن کلائیڈ (Melbourne Clyde)، پیراماٹا (Parramatta)، ایڈیلیڈ ویسٹ (Adelaide West)

اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

فلسطین کیلئے تو میں دعا کی تحریک کرتا ہی رہتا ہوں اب بھی ان کو یاد رکھیں۔ اپنے اپنے حلقۂ احباب میں ان کے حق میں آواز بھی اٹھاتے رہیں۔ لوگوں کو بتاتے بھی رہیں خاص طور پر سیاستدانوں کو۔ پہلے بھی میں نے کہا تھا۔ اسرائیل کی حکومت تو اپنے ظلموں سے باز آنے والی نہیں لگتی بلکہ اب تو انہوں نے فوجیوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ 2024 کا سال بھی جنگ کا سال ہے۔

اللہ تعالیٰ فلسطینیوں پر رحم فرمائے۔ اس سے اب یہ بھی کہا جانے لگ گیا ہے کہ ریجن میں بھی جنگ پھیلنے کا خطرہ ہے اور پھر عالمی جنگ بھی ہو سکتی ہے۔

بیروت کے اردگرد بھی انہوں نے بمباری شروع کر دی ہے۔ اب یہ بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ گو بظاہر امریکہ کی حکومت ان کو یہی کہہ رہی ہے کہ اپنی جنگ کو محدود کرو لیکن یہ صرف الفاظ ہی لگتے ہیں۔ دبی ہوئی ان کی آوازیں ہیں۔ اصل منصوبہ تو ان کا یہی لگتا ہے کہ غزہ سے فلسطینیوں کو بے دخل کر دیا جائے اور اس زمین پر پھر قبضہ کر لیں۔

اللہ تعالیٰ فلسطینیوں پر رحم فرمائے اور مسلمانوں پر بھی رحم فرمائے۔ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور یہ اس طرف بھی غور کریں کہ زمانے کے امام کی آواز کو بھی سنیں اور اس کو مانیں۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا فضل اور احسان ہے کہ آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے، اس نعمت کی قدر کریں اور اس کی اطاعت کے اعلیٰ نمونے پیش کرنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور برموقع جلسہ سالانہ سپین 2023ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت)، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ ہم نے آپس میں ایک دوسرے سے پیار اور محبت کا سلوک کرنا ہے، آپس کے تعلقات کو اس طرح رکھنا ہے جس طرح دو پیار کرنے والے بھائیوں کا تعلق ہوتا ہے

(پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2023ء)

طالب دعا: بی. ایس عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگ اُحد کے نتائج

مستقل نتائج کے لحاظ سے تو جنگ اُحد کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں اور بدر کے مقابل میں یہ جنگ کوئی حیثیت نہیں رکھتی، لیکن وقتی طور پر ضرور اس جنگ نے مسلمانوں کو بعض لحاظ سے نقصان پہنچایا۔ اول ان کے ستر آدمی اس جنگ میں شہید ہوئے جن میں سے بعض اکابر صحابہ میں سے تھے اور زخمیوں کی تعداد تو بہت زیادہ تھی۔ دوسرے مدینہ کے یہود اور منافقین جو جنگ بدر کے نتیجہ میں کچھ مرعوب ہوگئے تھے اب کچھ دلیر ہوگئے بلکہ عبداللہ بن ابیّ اور اس کے ساتھیوں نے تو کھلم کھلا تمسخر اڑایا اور طعنے دیئے۔ تیسرے قریش مکہ کو بہت جرأت ہوگئی اور انہوں نے اپنے دل میں یہ سمجھ لیا کہ ہم نے نہ صرف بدر کا بدلہ اتار لیا ہے بلکہ آئندہ بھی جب کبھی جتھا بنا کر حملہ کریں گے مسلمانوں کو زیر کر سکیں گے۔ چوتھے عام قبائل عرب نے بھی اُحد کے بعد زیادہ جرأت سے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ مگر باوجود ان نقصانات کے یہ ایک بین حقیقت ہے کہ جو نقصان قریش کو جنگ بدر نے پہنچایا تھا جنگ اُحد کی فتح اسکی تلافی نہیں کر سکتی تھی۔ جنگ بدر میں مکہ کے تمام وہ رؤساء جو درحقیقت قریش کی قومی زندگی کی روح تھے ہلاک ہوگئے تھے اور جیسا کہ قرآن شریف بیان کرتا ہے اس قوم کی صحیح معنوں میں جڑ کاٹ دی گئی تھی اور یہ سب کچھ ایک ایسی قوم کے ہاتھوں ہوا تھا جو ظاہری سامان کے لحاظ سے ان کے مقابلہ میں بالکل حقیر تھی۔ اسکے مقابلہ میں بے شک مسلمانوں کو اُحد کے میدان میں نقصان پہنچا، لیکن وہ اس نقصان کے مقابلہ میں بالکل حقیر اور عارضی تھا جو بدر میں قریش کو پہنچا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اسلامی سوسائٹی کے مرکزی نقطہ تھے اور جو قریش کی معاندانہ کارروائیوں کا اصل نشانہ تھے خدا کے فضل سے زندہ موجود تھے۔ اسکے علاوہ اکابر صحابہ بھی سوائے ایک دو کے سب کے سب سلامت تھے اور پھر مسلمانوں کی یہ ہزیمت ایسی فوج کے مقابلہ میں تھی جو ان سے تعداد میں کئی گنے زیادہ اور سامان حرب میں کئی گنے مضبوط تھی۔ پس مسلمانوں کیلئے بدر کی عظیم الشان فتح کے مقابلہ میں اُحد کی ہزیمت ایک معمولی چیز تھی اور یہ نقصان بھی مسلمانوں کیلئے ایک لحاظ سے بہت مفید ثابت ہوا کیونکہ ان پر یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی کہ رسول اللہ کے منشاء اور ہدایت کے خلاف قدم زن ہونا کبھی بھی موجب فلاح اور بہبودی نہیں ہوسکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں ٹھہرنے کی رائے دی اور اسکی تائید میں اپنا ایک خواب بھی سنایا مگر انہوں نے باہر نکل کر لڑنے پر اصرار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اُحد کے ایک درہ میں متعین فرمایا اور انتہائی تاکید فرمائی کہ خواہ کچھ ہوجاوے اس جگہ کو نہ چھوڑنا مگر وہ غنیمت کے خیال سے اس جگہ کو چھوڑ کر نیچے اتر آئے اور گو یہ عملی کمزوری ایک محدود طبقہ کی طرف سے ظاہر ہوئی تھی مگر چونکہ انسانی تمدن سب کو ایک لڑی میں پرو کر رکھتا ہے اس لئے اس کمزوری کے نتیجہ میں نقصان سب نے اٹھایا جیسا کہ اگر کوئی فائدہ ہوتا تو وہ بھی سب اٹھاتے۔ پس اُحد کی ہزیمت اگر ایک لحاظ سے موجب تکلیف تھی تو دوسری جہت سے وہ مسلمانوں کیلئے ایک مفید سبق بھی بن گئی اور تکلیف ہونے کے لحاظ سے بھی مسلمان اس سیلاب عظیم کی طرح جو کسی جگہ رک کر اور ٹھوکر کھا کر تیز ہوجاتا ہے، نہایت سرعت کے ساتھ اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ قرآن شریف میں جنگ اُحد کا ذکر زیادہ تر سورۃ آل عمران میں آتا ہے جہاں اس جنگ کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور مسلمانوں کو آئندہ کیلئے بعض اصولی ہدایتیں دی گئی ہیں۔

اسلامی قانون ورثہ

جنگ اُحد کے بیان میں سعد بن الربیع کی شہادت کا ذکر گزر چکا ہے۔ سعدؓ ایک متمول آدمی تھے اور اپنے قبیلہ میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی صرف دو لڑکیاں تھیں اور بیوی تھی۔ چونکہ ابھی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقسیم ورثہ کے متعلق کوئی جدید احکام نازل نہیں ہوئے تھے اور صحابہ میں قدیم دستور عرب کے مطابق ورثہ تقسیم ہوتا تھا۔ یعنی متوفی کی نرینہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں اسکے جدی اقرباء جائیداد پر قابض ہوجاتے تھے اور بیوہ اور لڑکیاں یونہی خالی ہاتھ رہ جاتی تھیں۔ اس لئے سعد بن الربیع کی شہادت پر ان کے بھائی نے سارے ترکہ پر قبضہ کرلیا اور ان کی بیوہ اور لڑکیاں بالکل بے سہارا رہ گئیں۔ اس تکلیف سے پریشان ہوکر سعد کی بیوہ اپنی دونوں لڑکیوں کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ساری سرگزشت سنا کر اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فطرت صحیحہ کو اس درد کے قصہ نے ایک ٹھیس لگائی مگر چونکہ ابھی تک اس معاملہ میں خدا کی طرف سے آپؐ پر کوئی احکام نازل نہیں ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا تم انتظار کرو پھر جو احکام خدا کی طرف سے نازل ہوں گے ان کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ چنانچہ آپؐ نے اس بارہ میں توجہ فرمائی اور ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ آپؐ پر ورثہ کے معاملہ میں بعض وہ آیات نازل ہوئیں جو قرآن شریف کی سورۃ النساء میں بیان ہوئی ہیں۔ اس پر آپؐ نے سعدؓ کے بھائی کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ سعدؓ کے ترکہ میں سے دو ثلث ان کی لڑکیوں اور ایک ثمن اپنی بھاوج کے سپرد کردو اور جو باقی بچے وہ خود لے لو اور اس وقت سے تقسیم ورثہ کے متعلق جدید احکام کی ابتداء قائم ہوگئی جس کی رو سے بیوی اپنے صاحب اولاد خاوند کے ترکہ میں آٹھویں حصہ کی اور بے اولاد خاوند کے ترکہ میں چہارم حصہ کی اور لڑکی اپنے باپ کے ترکہ میں اپنے بھائی کے حصہ کی نسبت نصف حصہ کی اور اگر بھائی نہ ہو تو سارے ترکہ میں سے حالات کے اختلاف کے ساتھ دو ثلث یا نصف کی اور ماں اپنے صاحب اولاد لڑکے کے ترکہ میں چھٹے حصہ کی۔ اور بے اولاد لڑکے کے ترکہ میں تیسرے حصہ کی حق دار قرار دی گئی اور اسی طرح دوسرے ورثاء کے حصے مقرر ہوگئے۔ اور عورت کا وہ فطری حق جو اس سے چھینا جا چکا تھا اسے واپس مل گیا۔

اس موقع پر یہ نوٹ کرنا غیر ضروری نہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپؐ نے طبقۂ نسواں کے تمام جائز اور واجبی حقوق کی پوری پوری حفاظت فرمائی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں آپؐ سے پہلے یا آپؐ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں گزرا جس نے عورت کے حقوق کی ایسی حفاظت کی ہو جیسی آپؐ نے کی ہے۔ چنانچہ ورثہ میں، بیاہ شادی میں، خاوند بیوی کے تعلقات میں، طلاق وخلع میں، اپنی ذاتی جائیداد پیدا کرنے کے حق میں، اپنی ذاتی جائیداد کے استعمال کرنے کے حق میں، تعلیم کے حقوق میں، بچوں کی ولایت وتربیت کے حقوق میں، قومی اور ملکی معاملات میں حصہ لینے کے حق میں، شخصی آزادی کے معاملہ میں، دینی حقوق اور ذمہ داریوں میں۔ الغرض دین ودنیا کے ہر اس میدان میں جس میں عورت قدم رکھ سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تمام واجبی حقوق کو تسلیم کیا ہے اور اس کے حقوق کی حفاظت کو اپنی امت کیلئے ایک مقدس امانت اور فرض کے طور پر قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کی عورت آپؐ کی بعثت کو اپنے لئے ایک نجات کا پیغام سمجھتی تھی۔ مجھے اپنے رستہ سے ہٹنا پڑتا ہے ورنہ میں بتاتا کہ عورت کے معاملہ میں آپؐ کی تعلیم حقیقتاً اس اعلیٰ مقام پر قائم ہے جس تک دنیا کا کوئی مذہب اور کوئی تمدن نہیں پہنچا اور یقیناً آپؐ کا یہ پیارا قول ایک گہری صداقت پر مبنی ہے کہ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ یعنی ”دنیا کی چیزوں میں سے میری فطرت کو جن چیزوں کی محبت کا خمیر دیا گیا ہے وہ عورت اور خوشبو ہیں مگر میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز یعنی عبادت الٰہی میں رکھی گئی ہے۔

شراب کی حرمت

یہ بیان گزر چکا ہے کہ عرب میں شراب کثرت کے ساتھ پی جاتی تھی بلکہ شراب نوشی عربوں کے قومی اخلاق کا ایک حصہ بن چکی تھی اور کوئی مجلس شراب کے بغیر مکمل نہیں سمجھی جاتی تھی، بلکہ خاص فیشن کے لوگوں میں شراب نوشی کیلئے خاص خاص اوقات مقرر تھے جب وہ مجلسیں جما جما کر بدمستیاں کرتے تھے۔ گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی فطری سعادت کے ماتحت خود کبھی شراب نہیں پی اور نبوت سے قبل بھی اس بدعادت سے ہمیشہ مجتنب رہے اور بعض صحابہ بھی ابتداء سے ہی تارک شراب تھے، لیکن چونکہ اس وقت تک مذہبی طور پر شراب حرام نہیں ہوئی تھی اس لئے صحابہ میں بہت سے لوگ شراب پیتے تھے اور بعض اوقات شراب نوشی کے بدنتائج بھی صحابہ میں رونما ہوجاتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت حمزہؓ نے شراب کے نشہ میں حضرت علیؓ کے اونٹ ذبح کردیئے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سمجھانے کیلئے گئے تو انہوں نے آپؐ کو بھی نہیں پہچانا اور آپؐ سے بے اعتنائی کی۔ اسی طرح روایت آتی ہے کہ ایک دعوت میں ایک صحابی نے کسی قدر زیادہ شراب پی لی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب اسکے بعد وہ نماز پڑھانے کیلئے اہل مجلس کے امام بنے تو قرأت میں اصل آیت کی بجائے کچھ کا کچھ پڑھ گئے۔ اس قسم کے واقعات کی وجہ سے بعض صحابہ جن میں حضرت عمرؓ کا نام خاص طور پر مذکور ہوا ہے، اپنی جگہ پیچ وتاب کھاتے تھے کہ شراب نوشی کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ ہونا چاہیئے، لیکن گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اس عادت کو بہت مکروہ اور ضرررساں سمجھتے تھے مگر چونکہ ابھی تک اس بارہ میں کوئی خدائی حکم نازل نہیں ہوا تھا، اس لئے آپؐ عملاً کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

بالآخر غزوہ احد کے بعد 3ہجری کے آخر یا 4ہجری کے شروع میں خدائی وحی نازل ہوئی اور شراب نوشی اسلام میں قطعی طور پر حرام قرار دے دی گئی۔ اس حُرمت کے حکم کو صحابہ کرام نے جس انشراح اور رضا کے ساتھ قبول کیا وہ اس روحانی اثر کی ایک بہت دلچسپ مثال ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت نے ان کے دلوں میں پیدا کیا تھا۔ حدیث میں انس بن مالک سے ایک روایت آتی ہے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اعلان فرمایا اور پھر آپؐ نے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا کہ وہ مدینہ کی گلی کوچوں میں چکر لگا کر اس کی منادی کردیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اس وقت میں ایک مکان میں ابوطلحہ انصاری اور بعض دوسرے صحابیوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ہم نے اس منادی کی آواز سنی تو ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ دیکھو یہ شخص کیا منادی کررہا ہے۔ میں نے پتہ لیا تو معلوم ہوا کہ شراب حرام کردی گئی ہے۔ جب میں نے واپس آکر اہل مجلس کو اسکی اطلاع دی تو اسے سنتے ہی ابوطلحہ نے مجھ سے کہا، اٹھو اور شراب کے مٹکے زمین پر بہادو۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اس دن مدینہ کی گلیوں میں شراب بہتی ہوئی نظر آتی تھی اور اسی باب کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص کی منادی سن کر کسی نے یہ نہیں کہا کہ پہلے تحقیق تو کرلو کہ یہ شخص سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ بلکہ فوراً سب نے اپنے ہاتھ کھینچ لئے اور شراب نوشی سے دفعتاً رک گئے۔ شراب نوشی کی سی عادت کو اور عادت بھی وہ جو گویا عرب کی گھٹی میں تھی یکلخت ترک کردینا اور ترک بھی ایسی حالت میں کرنا کہ شراب کا دَور عملاً چل رہا ہو اور پینے والے اسکے نشہ میں متوالے ہورہے ہوں ضبط نفس کی ایک ایسی شاندار مثال ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ گو جیسا کہ بخاری کی بعض روایات میں اشارہ پایا جاتا ہے شراب کی قطعی حرمت کا حکم غزوہ اُحد کے بعد نازل ہوا۔ مگر اس سے پہلے بھی بعض قرآنی آیات اس مضمون کی نازل ہوچکی تھیں جن میں شراب کی برائی بیان کی گئی تھی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ سب سے پہلے جو آیت شراب کے بارے میں نازل ہوئی وہ یہ تھی کہ بے شک شراب میں بعض فوائد ہیں مگر اسکے نقصانات اس کے فوائد پر غالب ہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے جنہیں شراب کے خلاف غالباً سارے صحابہ میں سے زیادہ جوش تھا دعا کی کہ اے خدا! ہمیں شراب کے معاملہ میں کوئی زیادہ کھلا کھلا حکم عطا کر، جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے مومنو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز میں شامل نہ ہوا کرو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے پھر یہی دعا کی کہ خدایا کوئی قطعی حکم نازل فرما۔ جس پر بالآخر یہ آیت اتری کہ ”اے مسلمانو! شراب اور جوا ناپاک اور ضرررساں افعال ہیں جن سے شیطان تمہارے اندر عداوت اور دشمنی پیدا کرنا چاہتا اور ان کے ذریعہ تمہیں خدا کے ذکر اور نماز سے غافل کرتا ہے پس تم ان چیزوں سے مجتنب رہو۔ جب یہ آیت اتری تو مسلمانوں کی تسلی ہوگئی اور وہ شراب کو قطعی طور پر حرام سمجھ کر اس سے باز آگئے بلکہ اس کے بعد انہیں شراب سے ایسی دوری پیدا ہوگئی کہ جو مسلمان ایسی حالت میں غزوہ اُحد میں شہید ہوئے تھے کہ انہوں نے شراب پی ہوئی تھی انہیں ان شہداء کے متعلق بے چینی پیدا ہونے لگی کہ ان کا کیا حشر ہوگا، جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ حرمت سے پہلے پہلے لوگوں نے جو کچھ کھایا پیا ہے اس کی وجہ سے ان پر کوئی ملامت نہیں۔ الغرض 3ہجری کے آخر یا 4ہجری کے شروع میں مگر بہرحال غزوہ اُحد کے بعد شراب نوشی اسلام میں قطعی طور پر حرام ہوگئی اور شراب کی تعریف میں ہر وہ چیز شامل قرار دی گئی جو نشہ پیدا کرتی اور انسان کی عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی جڑ پر تبر رکھ دیا جو صحیح طور پر بدیوں کی ماں کہلاتی ہے۔

اس جگہ ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ از روئے عقل شراب نوشی کیسی ہے۔ قرآن نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ شراب میں بعض فوائد بھی ہیں، مگر یہ کہ اسکے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں اور اصولی طور پر انسانی عقل اس مسئلہ پر اس سے زیادہ روشنی نہیں ڈال سکتی۔ اور یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ ہزاروں سالوں کے تلخ تجربات کے بعد آج دنیا اسی حقیقت کی طرف آرہی ہے جو اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے آشکارا کی تھی اور ہر ملک میں شراب نوشی کے سد باب کیلئے سوسائیٹیاں بن رہی ہیں بلکہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تو شراب کے خلاف ایک قانون بھی نافذ ہو چکا ہے جس کی تقلید میں بعض دوسرے ممالک میں بھی تحریک شروع ہے۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 506 تا 511، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1283) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب (مہر سنگھ) بی اے نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کہ جب میں پہلے پہل اپنے والد خلیفہ نورالدین صاحب کے ساتھ قادیان آئی تو جس طرف اب سردار النساء رہتی ہے حضرت صاحبؑ کا کچھ مکان ہوتا تھا اور میاں بشیر احمدؓ صاحب والے مکان میں لنگر خانہ ہوتا تھا جس میں میاں غلام حسین روٹیاں پکایا کرتا تھا۔ سالن گھر میں پکا کرتا تھا اور آٹا بھی گھر میں گندھتا تھا۔ جب روٹی پک کر آتی تو سالن برتنوں میں ڈال کر باہر بھیجا جاتا۔ برتن ٹین کے کٹورے اور لوہے کے خوانچے ہوتے تھے۔ کھانا مسجد مبارک میں بھیجا جاتا اور حضور علیہ السلام سب مہمانوں کے ساتھ مل کر کھاتے۔

(1284) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب (مہر سنگھ) بی اے نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک سیٹھ صاحب کہیں سے آئے تھے ان کیلئے پلاؤ پکتا تھا اور اسی طرح ایک کشمیری ہوتا تھا اس کیلئے حضور علیہ السلام کچھ سادہ چاول پکواتے۔ پلاؤ عائشہ بنت شادی خان صاحب پکاتی اور خشکہ میری والدہ پکاتی تھیں۔ پُھلکے بھی وہی پکایا کرتی تھیں۔

(1285) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضور علیہ السلام نے چندہ کی تحریک فرمائی تو میں قادیان میں آیا اور آپؑ اس وقت مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے نیچے اُتر کر جو میدان ہے اس میں ٹہل رہے تھے۔ میں نے کچھ چندہ پیش کیا اور آئندہ کیلئے عرض کی کہ میں موازی چار آنے ماہوار دیتا رہونگا انشاء اللہ۔ حضورؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ”یہ چندہ دائمی ہے“۔ میں نے عرض کی کہ میں سمجھتا ہوں کہ چندہ دائمی ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ ہمیشہ ادا کرتا رہونگا۔ سو اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے مجھے توفیق دی کہ چندہ کو باقاعدہ ادا کرتا چلا آیا ہوں بلکہ زیادتی چندہ کی بھی توفیق دی (صَدَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی، وَيُرْبِي الصَّدَقَات)

(1286) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ اہلیہ صاحبہ عبد العزیز صاحب سابق پٹواری سیکھواں نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے ساتھ میری ایک چھوٹی لڑکی تھی جس کا نام صغریٰ تھا۔ مکی کی چھلیاں حضرت اُم المومنین (اماں جان) کے پاس دیکھ کر لڑکی نے خواہش کی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ”جلد دو۔ زمینداروں کی لڑکیاں ایسی چیزوں سے خوش ہوتی ہیں“ تو آپ نے لڑکی کو چھلی دے دی۔

(1287) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ اہلیہ صاحبہ منشی نبی بخش صاحب نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ”جب منشی صاحب نے بیعت کی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کا نام نبی بخش سے عبدالعزیز رکھ دیا اور فرمایا ”نبی کسی کو نہیں بخش سکتا۔“

(1288) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ومغفور نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ 1903ء میں قادیان سالانہ جلسہ پر آئی۔ شام کا وقت تھا۔ ڈاکٹر صاحب اور میرے بھائی اقبال علی صاحب میرے ساتھ تھے۔ حضور علیہ السلام اس وقت اپنے پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ مجھ سے پوچھا ”راستہ میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی تھی۔“ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا ”کتنے دن کی چھٹی ملی ہے۔“ میں نے کہا دس دن کی۔ پھر فرمایا ”راستہ میں سردی لگتی ہوگی۔“ میری گود میں عزیزہ رضیہ بیگم چند ماہ کی تھی۔ آپ نے فرمایا چھوٹے بچوں کے ساتھ سفر کرنا بڑی ہمت کا کام ہے“ حضورؑ مجھ سے باتیں کرتے تھے کہ اتنے میں میر ناصر نواب صاحب (اس وقت وہ لنگر خانہ کے افسر اعلیٰ تھے) آئے اور فرمایا حضرت مہمان تو کثرت سے آگئے ہیں، معلوم ہوتا ہے اب کے دیوالہ نکل جائے گا۔ حضورؑ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور لیٹے لیٹے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا ”میر صاحب! آپ نے یہ کیا کہا؟ آپ کو نہیں معلوم کہ مومن کا کبھی دیوالہ نہیں نکلتا جو آتا ہے وہ اپنی قسمت ساتھ لاتا ہے، جب جاتا ہے تو برکت چھوڑ کر جاتا ہے۔ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ دیوالہ نکل جائے گا، پھر ایسی بات نہ کریں۔“ میر صاحب سبحان اللہ، سبحان اللہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

(1289) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جن دنوں مولوی کرم دین والے مقدمات چل رہے تھے۔ تین اشخاص گورداسپور میں آئے انہوں نے بیعت کی اور بتایا کہ وہ بنارس کے رہنے والے ہیں۔ بعدش بتکرار انہوں نے کہا کہ حضورؑ ہمارے جانے کی دیر ہے، بنارس سے بہت لوگ حضورؑ کی جماعت میں داخل ہونگے۔ پہلی دفعہ تو حضورؑ خاموش رہے۔ جب تیسری دفعہ انہوں نے کہا کہ ہمارے جانے کی دیر ہے بہت لوگ بیعت کرینگے تو حضور علیہ السلام نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ”تم اپنی خیر مانگو خدا جانے لوگ تمہارے ساتھ کیسے پیش آئیں گے۔“ (ان تینوں میں ایک معمر اور وجیہہ بھی تھا) خدا جانے پھر کبھی ان کو میں نے نہیں دیکھا کہ ان کے ساتھ کیا گزری؟ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(1289) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ اہلیہ صاحبہ عبد العزیز صاحب سابق پٹواری سیکھواں نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں یہاں قادیان میں بیمار ہوگئی اور دو جانور صدقہ کئے اور حضورؑ کی خدمت میں عرض کی کہ کیا صدقہ کا گوشت لنگر خانہ میں بھیجا جاوے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ”یہ غرباء کا حق ہے۔ غرباء کو تقسیم کیا جاوے۔“ چنانچہ غرباء کو تقسیم کیا گیا۔

(1290) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ مرز المحمود بیگ صاحب پٹی نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب میں پہلی بار قادیان آئی تو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے مکان پر ٹھہری۔ تیسرے دن حضرت بیوی جی صاحبہ مجھے حضرت صاحبؑ کے پاس لے گئیں۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا ”یہ کون ہے؟“ حضرت اماں جان نے کہا کہ مرزا فتح محمد صاحب کی بہو اور مرزا محمود بیگ صاحب کی بیوی ہیں اور پٹی سے آئی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا ”ہم جانتے ہیں مرزا صاحب سے ہماری خط وکتابت ہے۔“ پھر میں چلی آئی دوسرے دن میری بیعت ہوئی۔ حضورؑ جو لفظ فرماتے وہ اماں جان دہراتی جاتی تھیں اور میں بھی ان کے ساتھ کہتی جاتی۔ اس وقت نیچے جو بڑا دالان ہے اس میں بیٹھے تھے حضور علیہ السلام نے پوچھا کہ ”آپ کی نندوں کا رشتہ ہوگیا“؟ میں نے کہا ”جی نہیں“ میرا بھائی دیر سے بیمار تھا میرے خاوند نے کہا کہ حضورؑ سے اجازت لے کر چلو تمہارا بھائی بیمار ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ”کوئی خطرہ کی بات نہیں۔“ پھر ہم دو ماہ بعد پٹی چلے گئے۔

(1291) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ خطبہ جمعہ میں مولوی عبد الکریم صاحبؓ نے یہ آیت لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ (المائدۃ:79) پڑھ کر تقریر کی تو بعد نماز جمعہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ”دوران خطبہ میں الہام ہوا ہے کہ ”وزیر آباد پر بھی لعنت پڑ گئی“۔☆ (اَللّٰهُمَّ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ آمین)

☆ تذکرہ میں اس الہام کے الفاظ یوں مندرج ہیں ”یہ لعنت ابھی وزیر آباد میں برسی ہے“ (تذکرہ صفحہ 268 ایڈیشن چہارم مطبوعہ 2004ء)

(1292) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ”ضرورت امام پر مضمون لکھو (جماعت ابھی تھوڑی تھی) اکثر احباب نے جو کچھ خواندہ تھے مضامین لکھے۔ میں نے بھی لکھا جب مضامین جمع ہو گئے تو بعدش حضور علیہ السلام شام وعشاء کے درمیان سنا کرتے تھے۔ جس روز میرا مضمون پڑھا گیا تو میں موجود نہ تھا۔ مولوی قطب الدین صاحب طبیب قادیان نے مجھے کہا کہ تمہارے مضمون کو سن کر حضرت صاحبؑ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ”ہے تو وہ جاٹ جیسا لیکن مضمون بہت اچھا لکھا ہے۔“ مجھے یاد ہے کہ تحریر مضمون کے وقت مجھے دعا کی توفیق مل گئی تھی ورنہ علمی خوبی مجھ میں کوئی نہ تھی نہ اب ہے۔ الحمد للہ

(1293) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ فقیر محمد صاحب بڑھئی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ہمارا زمینداری کا کام تھا ایک دفعہ بارش بہت کم ہوئی، فصل خراب ہوگئی، دانے کھانے کے واسطے بھی بہت کم تھے۔

ادھر حضرت صاحب کے مختار، حامد علی صاحب معاملہ لینے کیلئے آگئے۔ سب آدمیوں نے مل کر عرض کی کہ دانے بہت کم ہیں۔ معاملے کے واسطے اگر بیچ دیئے جائیں تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ حامد علی صاحب نے جا کر حضرت صاحبؑ کی خدمت میں اسی طرح کہہ دیا۔ آپؑ نے فرمایا ”اچھا! اگلے سال معاملہ لے لینا۔ اس وقت رحم کرو۔“ چنانچہ اگلے سال اس قدر فصل ہوئی کہ دونوں معاملے ادا ہوگئے۔ آپؑ غرباء پر بہت رحم فرمایا کرتے تھے۔

(1294) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام اپنے قدیمی مکان کے دروازہ کے آگے کوچہ میں جو جناب مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کے گھر کو نکل جاتا ہے بیٹھے ہوئے تھے اور شیخ غلام مصطفیٰ وشیخ غلام محمد (یہ نوجوان تھے) جو بٹالہ کے رہنے والے تھے موجود تھے۔ ان سے گفتگو کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ”رسول کریم ﷺ کے وقت تو قرآن کریم کے متن یعنی مفصل حصہ کی توضیح ہوئی ہے اور دوسرے حصہ مجمل یعنی مقطعات کی توضیح ہمارے زمانہ میں ہوگی (یعنی حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں)

(1295) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جن دنوں مولوی کرم دین والے مقدمات چل رہے تھے ایک روز حضورؑ یکہ پر گورداسپور سے قادیان روانہ ہوئے۔ ہم تینوں بھائی یعنی میاں جمال الدین ومیاں امام الدین صاحب اور خاکسار راقم یکہ کے ساتھ کبھی بھاگ کر اور کبھی تیز قدمی سے چل کر قادیان پہنچ گئے۔ اس روز کھانا ہم نے مسجد مبارک میں ہی کھایا اور حضورؑ نے براہِ شفقت بعض اشیاء خوردنی خاص طور پر اندر سے ہمارے لئے خادمہ کے ہاتھ ارسال فرمائیں۔ الحمد للہ علی ذالک

(1296) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ اہلیہ صاحبہ عبد العزیز صاحب سابق پٹواری سیکھواں نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ میں اپنے گاؤں اوجلہ میں تھی اور وہ دن طاعون کے تھے۔ مجھ کو بخار ہو گیا اور کچھ آثار گلٹی کے بھی نمودار ہو گئے۔ وہاں سے حضورؑ کی خدمت میں عریضہ تحریر کر کے مفصل حال کی اطلاع دی۔ حضور علیہ السلام نے جواب تحریر فرمایا کہ ”میں انشاء اللہ دعا کرونگا۔ مکان کو بدل دینا چاہئے۔“ چنانچہ مکان بدلا گیا۔ خداوند کریم نے ہر ایک طرح سے محفوظ رکھا۔

(1297) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب تین ماہ کی رخصت لے کر آگرہ سے قادیان آئے۔ آگرہ میں خورمے بہت عمدہ اور بڑے بڑے بنتے تھے۔ حضورؑ کو بہت پسند تھے ڈاکٹر صاحب جب آتے تو حضرت صاحبؑ کیلئے خورمے ضرور لاتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے صبح سے کھانا نہیں کھایا ہوا تھا۔ عصر کے وقت میں آئی۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ مجھ سے سفر کا حال پوچھتے رہے۔ اماں جان نے کہا کہ کھانا تیار ہے آپ نے فرمایا ”طبیعت نہیں چاہتی“ پھر حضرت اماں جان نے کہا کہ ”مراد خاتون تو آپ کیلئے آگرہ سے خورمے لائی ہیں۔“ پہلے تو آپ بہت خوش ہوئے پھر فرمایا ”یہ مجھے بہت پسند ہیں لاؤ میں کھاؤں۔“ جب سامنے لائے گئے تو فرمایا ”اُف اتنے بہت سے۔“ حضورؑ نے کھائے اور کہا ”یہ میرے لئے رکھو میں پھر کھاؤں گا۔“ میرا اتنا دل خوش ہوا کہ میں بیان نہیں کرسکتی۔ پھر میں نے ڈاکٹر صاحب کو بتایا وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ کتنی دیر تک آسمان کی طرف منہ کر کے سبحان اللہ، سبحان اللہ پڑھتے رہے۔

(1298) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ والدہ صاحبہ فاطمہ بیگم بیوہ میاں کریم بخش صاحب باورچی نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک عورت جو سامانہ کی رہنے والی تھی حج کر کے حضورؑ کے گھر آئی۔ وہ اس وقت پہنچی جبکہ حضورؑ کا تمام کنبہ کھانا کھا چکا تھا۔ حضورؑ تھوڑی دیر بعد حجرے سے باہر نکلے اور کہا کہ تم نے کھانا کھا لیا ہے کہ نہیں؟ اس نے کہا ”نہیں“ حضور علیہ السلام گھر والوں کو خفا ہو کر کہنے لگے کہ ”تم نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ یہی تو میرے بال بچے ہیں۔“ حضورؑ نے خود کھانا منگوا کر اُسے کھلایا۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یاربّ ہے تیرا احساں میں تیرے دَر پہ قرباں ۞ تُو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں

تیرا کرم ہے ہر آں تُو ہے رحیم و رحماں ۞ یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِيْ

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

جو علمی ترقی چاہتا ہے ان کو چاہئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھیں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

میرے آنے کی اصل غرض اور مقصد یہی ہے کہ توحید، اخلاق اور روحانیت کو پھیلاؤں (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بیعت کا حق ادا کرنا کوئی معمولی بات نہیں یہ تبھی ادا ہوسکتا ہے جب ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع چلنے کی کوشش کریں (حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1رستمبر 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال بیعت کا حق کب ادا ہوسکتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیعت کا حق ادا کرنا کوئی معمولی بات نہیں یہ تبھی ادا ہوسکتا ہے جب ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع چلنے کی کوشش کریں۔

سوال جلسہ میں شامل ہونے کا کیا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے والے دینی علم سیکھیں، روحانیت میں ترقی کریں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت میں بڑھیں۔ رسول کریم ﷺ کی مکمل پیروی کرنے والے ہوں۔ آپ ﷺ سے محبت کا تعلق ہو۔ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور دین مقدم ہو۔

سوال علمی ترقی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: جو علمی ترقی چاہتا ہے ان کو چاہئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھیں۔

سوال ہمیں کس بات کا جائزہ لینا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ کتنے ہیں جو غور کر کے قرآن کریم کو پڑھتے ہیں، اسکی تلاوت کرتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال ہر احمدی کو کس چیز کا جائزہ لینا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو یہ جائزہ لینا چاہئے کہ اسکی نماز کی کیا حالت ہے۔ اگر ہماری یہ حالت درست ہوگئی اور ہمارا اللہ تعالیٰ سے اس طرح تعلق قائم ہوگیا تو پھر ہی وہ حالت ہے جب ہمیں حقیقی خوشی ملے گی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کی کیا غرض بیان فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے آنے کی اصل غرض اور مقصد یہی ہے کہ توحید، اخلاق اور روحانیت کو پھیلاؤں۔

سوال جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپؑ کا انکار کیا تو ان کی مثال کس طرح کی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جن لوگوں نے میرا انکار کیا ہے اور جو مجھ پر اعتراض کرتے ہیں انہوں نے مجھے شناخت نہیں کیا اور جس نے مجھے تسلیم کیا اور پھر اعتراض رکھتا ہے وہ اَور بھی بدقسمت ہے کہ دیکھ کر اندھا ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ معاصرت بھی رتبہ کو گھٹا دیتی ہے۔

سوال بیعت کرنے کی اصل غرض کیا ہونی چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے۔

سوال پہلی کوشش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں کی کیا ہونی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلی کوشش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں کی یہ ہونی چاہئے کہ ہم ان مخلصین میں شامل ہونے والے ہوں جن پر اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت غالب آجائے اور ہمارے ہر قول و فعل سے اسکا اظہار بھی ہوتا ہو۔

سوال پاکستانی احمدی جرمن میں آکر کیوں بسنا شروع ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے اس لیے یہاں آئے کیونکہ ان کو احمدی ہونے کی وجہ سے اپنے ملک میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کی تعلیم پر عمل کرنے اور کھل کر اسکا اظہار کرنے پر ان پر پابندیاں لگادی گئی تھیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچا مدعی بننے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کی اصل غرض اور مقصد کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے آنے کی اصل غرض اور مقصد یہی ہے کہ توحید، اخلاق اور روحانیت کو پھیلاؤں۔ توحید سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کو اپنا مطلوب، مقصود اور محبوب اور مطاع یقین کر لیا جاوے۔ موٹی موٹی بت پرستی اور شرک سے لے کر اسباب پرستی کے شرک اور باریک شرک اپنے نفس کو بھی کچھ سمجھ لینے تک دور کر دیا جاوے۔

سوال اگر ہم ترقی کی راہ جس سے خدا کو پہچانا جاتا ہے ایسی باتوں کو ہم دنیا پرستوں کی مجلس میں بیان کریں تو کیا ہوگا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہماری رائے تو یہی ہے جس کو آنکھیں دیکھتی ہیں۔ ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس پر زندہ ایمان پیدا کریں۔ اگر ہم ان باتوں کو ان دنیا پرستوں کی مجلس میں بیان کریں تو وہ ہنسی میں اڑا دیں مگر ہم کو رحم آتا ہے کہ افسوس یہ لوگ اس کو نہیں دیکھ سکتے جو ہم دیکھتے ہیں۔

سوال ہماری بیعت ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اسکے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اسکے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہوتو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونو باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذراسی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔ اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اسکو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز۔

سوال نماز میں لذت نہ آنے کی وجہ اور اسکا علاج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے پھر شہروں اور گاؤں میں تو اَور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا۔ اَور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے گویا ان کے دل دکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو! اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت باعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خواب راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اسکو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانش منداور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اسکو سرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جسکا حاصل کرنا اسکا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذت حاصل ہو تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔ پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اسے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (ھود:115)

......☆......☆......

کارکنوں کو اس بات پر خاص طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دی، اسی طرح شاملین کو بھی ان کارکنوں کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے جلسے کے دنوں میں ان کی خدمت کی کوشش کی

جلسے نے میرے دل پر ایک گہرا اثر ڈالا اور خاص طور پر بیعت اور نماز کے دوران مَیں اپنے جذبات پہ قابو نہیں پا سکی، اس لمحے کو مَیں زندگی بھر نہیں بھولوں گی کہ کس طرح تمام احمدی خلیفہ کے ہاتھ پر ایک جان ہو کر بیعت میں شامل ہوئے (مارٹینا صاحبہ از سلوواکیہ)

مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی دلچسپ چیزیں سیکھنے کو ملیں مثلاً رواداری اور دوسروں کو باوجود اختلافات کے قبول کرنا (ڈاکٹر ویرونیکا ستولی لووا)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8رستمبر 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنوں اور شاملین جلسہ کو کس بات کی نصیحت کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کارکنوں کو اس بات پر خاص طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دی۔ اسی طرح شاملین کو بھی ان کارکنوں کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے جلسے کے دنوں میں ان کی خدمت کی کوشش کی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی کمزوریوں کے متعلق انتظامیاں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس وسیع انتظام میں اور نئی جگہ میں بہت سی کمیاں رہ گئی ہوں گی بعض لحاظ سے بعض مہمانوں کو تکلیف بھی برداشت کرنی پڑی ہوگی اور بعض باتیں جو مجھے پہنچی ہیں، تکلیفیں ہوئیں بھی، لیکن کیونکہ دینی مقصد کیلئے آئے تھے اس لیے عموماً مہمانوں نے کوئی شکوہ

شکایت نہیں کیا۔ جہاں تک کارکنوں کا تعلق ہے انہوں نے تو عموماً بڑی محنت سے اپنے فرائض انجام دیے۔ معاونین ہیں یا دوسرے کارکن ہیں، جہاں ان کی طرف سے کوئی کمزوریاں ظاہر ہوئیں یا اس شعبے میں کوئی کمزوری ظاہر ہوئی تو وہ عموماً ان کے افسران کی غلط ہدایات کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ اس لیے جہاں جہاں مہمانوں کو تکلیف ہوئی ہے وہاں جلسے کی انتظامیہ کے افسران بھی ذمہ دار ہیں اور امیر صاحب کو اس بات کو خاص طور پر نوٹ کرنا چاہئے، دیکھنا چاہئے، کیونکہ یہ ان کی ذمہ داری بھی ہے۔

سوال شعبہ سیکورٹی کو حضور انور نے کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سیکورٹی والوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انکا کام صرف روکنا نہیں بلکہ راہنمائی کرنا بھی ہے اور اس شعبہ کی ایک ایسی ٹیم ہونی چاہئے جو مہمانوں کو سہولت سے معیّن جگہ پر پہنچائے اور ان کیلئے سہولیات مہیا کرے۔

سوال حضور انور نے افسران کو کس طرف توجہ دینے کو فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر خادم، ہر ناصر اور لجنہ کی ہر ممبر کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی طرف سے بہت محنت کی لیکن افسران کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

سوال حضور انور نے جلسہ میں ڈسپلن کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ اس دفعہ عورتوں میں ڈسپلن مردوں کی نسبت کچھ بہتر مجھے نظر آیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مردوں کے شعبہ تربیت کو اپنی فکر کرنی چاہئے۔

سوال ترقی کرنے والی قومیں کب کامیاب ہوتی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ترقی کرنے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں تو تبھی کامیاب ہوتی ہیں۔ ’’سب اچھا ہے‘‘ یہ کہہ کر اپنی ترقی کے راستے بند نہ کریں اور نہ اس میں کوئی شرم کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ شعبہ جات کے افسران کو اپنی اصلاح کی توفیق دے۔

سوال ڈاکٹر ویرونیکا ستولی لووا نے جلسے کے اپنے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب ڈاکٹر ویرونیکا ستولی لووا نے فرمایا: مجھے ان دنوں جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی دلچسپ چیزیں سیکھنے کو ملیں مثلاً رواداری اور دوسروں کو باوجود اختلافات کے قبول کرنا۔

سوال سینادر اسیموو صاحب کو کس بات نے سب سے زیادہ متاثر کیا؟

جواب سینادر اسیموو صاحب نے فرمایا: خلیفۂ وقت کے مختلف موضوعات پر خطابات نے مجھے متاثر کیا۔ مقدونیا کے ایک صحافی ہونے کی حیثیت سے مجھے جلسے پر بہت سے احمدی مسلمانوں سے بات کرنے کی توفیق ملی، جنہوں نے ہمیشہ مسکراہٹ کے ساتھ مجھ سے بات کی۔ میں جلسے کی صفائی اور تمام تنظیم سے بہت متاثر ہوں۔ آپ کا ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں واقعی طور پر دکھائی دیا اور اسی ماٹو سے امن ہو سکتا ہے۔

سوال مارٹینا صاحبہ از سلواکیہ نے بیعت کے دوران کی کیفیت کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب مارٹینا صاحبہ از سلواکیہ نے فرمایا: اس پورے جلسے نے میرے دل پر ایک گہرا اثر ڈالا اور خاص طور پر بیعت اور نماز کے دوران میں اپنے جذبات پہ قابو نہیں پا سکی۔ پوری بیعت کی تقریب کے دوران روتی رہی۔ اس لمحے کو میں زندگی بھر نہیں بھولوں گی کہ کس طرح تمام احمدی خلیفہ کے ہاتھ پر ایک جان ہو کر بیعت میں شامل ہوئے۔

سوال اُنڈرسکا از سلواکیہ نے اپنے تاثرات کا کن الفاظ میں ذکر فرماتا؟

جواب اُنڈرسکا از سلواکیہ نے فرمایا: جلسہ میں شامل ہو کر مجھے اسلام کی تعلیم، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام کا تعارف حاصل ہوا اور یہ بھی پتہ لگا کہ اسلام دراصل ایک امن پسند مذہب ہے۔

سوال پروفیسر ڈاکٹر رجیپ شکورتی صاحب نے اپنے تاثرات کا ذکر کن الفاظ میں کیا؟

جواب پروفیسر ڈاکٹر رجیپ شکورتی صاحب نے فرمایا: یہاں جلسے میں مَیں نے اسلام دیکھا ہے۔ دوسرے مسلمانوں سے آپ کے پاس واضح فرق خلافت ہے اور اسکی وجہ سے آپ کے پاس اتحاد بھی ہے۔

سوال لیا صاحبہ از جارجیا نے اپنے تاثرات کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب لیا صاحبہ از جارجیا نے فرمایا: میرے ذہن میں ایک اہم بات نقش کر گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے قلمی جہاد کا تصور ہمارے سامنے رکھا جسکی میں سو فیصد تصدیق کرتی ہوں۔

سوال مسٹر ویسل از جارجیا نے اپنے تاثرات کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب مسٹر ویسل از جارجیا نے فرمایا: مَیں نے خلیفہ کے خطابات کو غور سے سنا اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ لوگوں کو کافر کہنا بالکل غلط ہے۔ آپ بھی دوسرے فرقوں کی طرح اسلام کا ایک فرقہ ہیں۔

سوال اونی جشاری صاحب از کوسوو نے اپنے تاثرات کا کن الفاظ میں بیان کیا؟

جواب اونی جشاری صاحب از کوسوو نے فرمایا: میرے لیے جلسہ سالانہ علم کی دنیا میں ایک ایسا باغ ہے جو تعاون اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ ایک ایسا موقع تھا جہاں آپ کی کمیونٹی کے مثالی کام اور مسلسل کوششوں کو دکھایا گیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ معاشرے کو فائدہ پہنچانے کی خاطر منصوبے بنا رہی ہے اور اقدامات کر رہی ہے۔

سوال دوالا کیمرون کے چیف امام نے اپنے تاثرات کا کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

جواب دوالا کیمرون کے چیف امام نے فرمایا: امام جماعت نے ایسی تعلیم پیش کی کہ ہر مسلمان کو اپنے دین پر فخر کرنا چاہئے۔ ہم سب کو عملی طور پر اس تعلیم کو پوری دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہئے

سوال بلغاریہ سے آنے والے ایک عیسائی خاتون نتالیہ صاحبہ نے اپنے تاثرات کا کن الفاظ میں ذکر کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر بلغاریہ سے آنے والی ایک عیسائی خاتون نتالیہ صاحبہ پہلی دفعہ جلسے پہ آئیں۔ کہتی ہیں جلسہ میرے ذہن میں نقش رہے گا۔ میں نے پہلی بار ہزاروں مسلمانوں کو ایک ساتھ عبادت کرتے دیکھا۔ یہ نہایت خوبصورت نظارہ تھا۔ میں عیسائی ہوں اور اس طرح کے جلسے میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ تمام لوگ ہم سے بہت ادب اور شائستگی سے پیش آتے جس نے ایک عجیب مسرت کا احساس دیا۔ جلسے کا اختتامی حصہ مجھے بہت اچھا لگا جس میں خلیفۂ وقت کی تقریر بہت سبق آموز تھی۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ یہ تھی کہ سب لوگ ہم سے ایسے ادب سے پیش آتے جیسے ہم بہت خاص ہوں۔ ڈیوٹی پر موجود لوگ اس بات کو یقینی بنانے کی پوری کوشش کر رہے تھے کہ کسی مہمان کو کوئی مشکل نہ ہو۔ پھر یہ کہتی ہیں پہلے دن ہمیں ترجمے کے لحاظ سے تھوڑا مسئلہ محسوس ہوا۔ شکایت انہوں نے بڑے ڈھکے چھپے الفاظ میں کی ہے لیکن یہی تھا کہ خطبہ سن ہی نہیں سکی جو کہ بعد میں ٹھیک ہو گیا۔

......☆......☆......

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2023 از صفحہ 2

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2023 از صفحہ 2

میں یہ اختتامی سیشن ہے مثلاً سینیگال ہے، ٹوگو ہے، گنی کناکری ہے، گنی بساؤ ہے۔ ان تمام ممالک میں دوطرفہ براہِ راست ٹرانسمیشن ہو رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا؛ تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دوں گا۔ ان سے کہہ دو کہ مَیں عیسیٰ کے قدموں پر آیا ہوں۔ پس اب تمام ملکوں میں جلسوں کا انعقاد، آپ کا نام عزت سے پکارا جانا، آپ کے نام کا نعرہ، یہ سب اس خدائی وعدے کے مصداق ہیں کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے ہیں۔ آج یہ قادیان کی بستی جو سَوا سَو سال پہلے ایک معمولی گاؤں یا بستی تھی۔ ایک خوبصورت شہر کی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور دنیا کے کونے کونے میں اسکی شہرت ہے۔ یہ شہرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی وجہ سے ہے۔ آپ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی وجہ سے ہے۔ آج اس بستی میں دنیا کے درجنوں ممالک کے باشندے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کیلئے وہاں جمع ہیں۔ اس وقت تقریباً 42؍ممالک کے نمائندے وہاں موجود ہیں۔

ایک ایسی بستی میں جہاں پہنچنے کا راستہ بھی دشوار ہے وہاں سے ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور پھر یہ وعدہ بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتا ہے۔ پس مسلمانوں کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ آپ علیہ السلام وہی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں کہ جن کی آمد کے ساتھ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نیا دور شروع ہوا ہے۔ کمزوریاں دُور کرنے کا زمانہ آیا ہے، اور اشاعت و تبلیغ اسلام کا زمانہ آیا ہے۔ لیکن نام نہاد علماء کے خود غرضانہ مفادات عامۃ المسلمین کو صحیح راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ جب انہیں ماننا پڑے گا، یہ خدا کا وعدہ ہے کہ آخر یہ لوگ مانیں گے۔ اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے حوالے سے کچھ باتیں کروں گا۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اسکی خوب صورت اور پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو اس امت میں سے پیدا کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں وعدہ فرمایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ نبوت کے اول اور آخر کے لحاظ سے حضرت موسیٰ سے مشابہ ہوں گے۔ پس وہ مشابہت ایک تو اول زمانے میں تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اور ایک آخری زمانے میں۔ سو اول مشابہت یہ ثابت ہوئی کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بالآخر خدا نے فرعون اور اسکے لشکر پر فتح دی تھی، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر کار ابو جہل پر جو اس زمانے کا فرعون تھا، اور اسکے لشکر پر فتح دی اور ان سب کو ہلاک کر کے اسلام کو جزیرہ عرب میں قائم کر دیا...... اور آخری زمانے میں یہ مشابہت ہے کہ خدا تعالیٰ نے ملتِ موسوی کے آخری زمانے میں ایک ایسا نبی مبعوث فرمایا جو جہاد کا مخالف تھا اور دینی لڑائیوں سے اسے کچھ بھی سروکار نہ تھا بلکہ عفو اور درگزر اسکی تعلیم تھی، اور وہ ایسے وقت میں آیا تھا کہ جب بنی اسرائیل کی عملی حالت اور چال چلن میں بہت فتور واقع ہو گیا تھا اور ان کی سلطنت جاتی رہی تھی اور وہ رومی سلطنت کے ماتحت تھے اور وہ حضرت موسیٰ سے ٹھیک ٹھیک چودھویں صدی پر ظاہر ہوا تھا، اور اس پر سلسلہ اسرائیلی نبوت کا ختم ہو گیا تھا اور وہ اسرائیلی نبوت کی آخری اینٹ تھی۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانے میں مسیح ابن مریم کے رنگ اور صفت میں اس راقم کو مبعوث فرمایا اور میرے زمانے میں رسمِ جہاد کو اٹھا دیا۔ جیسا کہ پہلے ہی خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے زمانے میں جہاد کو موقوف کر دیا جائے گا۔ اسی طرح مجھے عفو اور درگزر کی تعلیم دی گئی۔ اور مَیں ایسے وقت میں آیا جب کہ اندرونی حالت اکثر مسلمانوں کی یہودیوں کی طرح خراب ہو چکی تھی اور روحانیت گم ہو کر صرف رسوم اور رسم پرستی ان میں باقی رہ گئی تھی۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں مسیح موسوی اور مسیح محمدی کی بہت سی مماثلتیں پیش فرمائیں، اسی طرح آخری زمانے کی نشانیاں پیش کر کے ثابت فرمایا کہ یہ زمانہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ ہے اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں کہ جن کی آمد کی پیش گوئیاں قرآن کریم اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھیں۔

آج لوگ قادیان میں اکٹھے ہیں جو اسی کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کے ذریعے دنیا کے ہر ملک میں اسلام کا جو پیغام پہنچا ہے یہ اسی بات کی دلیل ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت کی علامات کا تذکرہ جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ وَاِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ اور جس وقت وحشی آدمیوں کے ساتھ اکٹھے کیے جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ وحشی قومیں تہذیب کی طرف رجوع کریں گی اور ان میں انسانیت اور تمیز آئے گی۔ شریفوں اور رذیلوں میں کچھ فرق نہیں رہے گا بلکہ رذیل غالب آ جائیں گے یہاں تک کہ کلید دولت اور عنان حکومت ان کے ہاتھ میں ہو گی۔

پھر فرمایا وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ اور جس وقت دریا چیرے جاویں گے۔ یعنی زمین پر نہریں پھیل جائیں گی اور کاشتکاری کثرت سے ہو گی۔ اور جس وقت پہاڑ اُڑائے جائیں گے اور ان میں سڑکیں اور ریل کے چلنے کیلئے جگہیں بنائی جائیں گی۔ پھر فرمایا کہ سخت ظلمت جہالت اور معصیت دنیا پر طاری ہو جائے گی اندھیرا چھا جائے گا۔ اور جس وقت تارے جھڑ جاویں گے۔ یعنی ربّانی علماء فوت ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ یاد رہے کہ مسیح موعودؑ کے آنے کیلئے پیش گوئی انجیل میں بھی ہے کہ وہ اس وقت آئے گا کہ جب سورج اور چاند کا نُور جاتا رہے گا۔

پھر فرمایا اور جب رسول وقت مقرر پر لائے جائیں گے۔ یہ اشارہ درحقیقت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی طرف ہے اور اس بات کا بیان مقصود ہے کہ وہ عین وقت پر آئے گا۔ آج کل کے علماء مسیح موعود کو نہ ماننے کی دلیل تلاش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت کا زمانہ ہو گا لیکن جب قیامت آ رہی ہے تو رسولوں کو جمع کرنے کا مقصد کیا ہے؟ اصل بات یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ایک رسول آئے گا جو تمام رسولوں کی امت کو اکٹھا کرے گا اور اُنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لائے گا۔ کاش نام نہاد علماء اس نقطے کو سمجھیں۔

پھر خدا کے تائیدی نشانات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ عبدالحق غزنوی نے مجھ سے مباہلہ کیا اور کہا کہ اسکے نتیجے میں اسکے گھر لڑکا

پیدا ہوگا لیکن چودہ سال ہوئے وہ ابھی تک پیدا نہیں ہوا اور اسکے دوران میرے گھر کتنے ہی لڑکے پیدا ہوئے ہیں۔ چراغ دین جمونی نے خود ساختہ مباہلہ کیا اور اس کے چند دن بعد اپنے دو لڑکوں سمیت مر گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ تائیدی نشانات آج بھی جاری ہیں جو دُنیا کے ہر کونے میں موجود ہیں کہ کس طرح خدا لوگوں کی خوابوں وغیرہ سے مدد کر کے ہدایت دیتا ہے۔ مثلاً گنی بساؤ جہاں آج جلسہ ہو رہا ہے کے ایک ممبر ابراہیم صاحب اپنے دوست کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے سامنے ایک غیر احمدی مولوی نے جماعت کے خلاف بدکلامی شروع کر دی انہوں نے کہا کہ احمدی تو مسلمان ہیں اور آپ امام ہو کر جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس پر اس نے غصہ میں آ کر کہا کہ اگر مَیں جھوٹا ہوں تو مجھے اللہ کی سزا ملے۔ ابھی گاؤں پہنچا تھا کہ معلوم ہوا کہ گاؤں کے باہر اسکا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور اسکی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ اس پر میرے ساتھ جو دوست بیٹھے تھے انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ آج احمدیت کی سچائی کا نشان ظاہر ہوا ہے اور مَیں اس جماعت میں شامل ہوتا ہوں۔

انڈیا میں امپھال جگہ کے ایک دوست کے گھر تبلیغ کیلئے جب گئے اور وہاں گھر والے صاحب نے مسیح موعودؑ کے حق میں مختلف بروشر نکال کر دکھائے کہنے لگے کہ جب سے 2016ء سے مجھے مسیح موعود کی آمد کا علم ہوا تو اس وقت سے مَیں نے اعلان کر دیا کہ مَیں احمدی ہوں۔ اس پر لوگ مجھے مارنے اور توبہ کروانے آئے لیکن اس دن زلزلہ آیا اور میری توبہ کروانے والے لوگوں کا اتنا نقصان ہوا کہ وہ آ نہ سکے اس لیے یہ میرے لیے احمدیت کی ایک کرامت اور سچائی کا نشان ہے۔

کوتونو کے ایک عیسائی ہماری مسجد آئے اور سوالات کئے اور کہنے لگے کہ خدا نے خود میری راہنمائی کی ہے کہ چند دن قبل مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دو بزرگ تھے ایک نے کہا جس مذہب کی پیروی تم کر رہے ہو وہ درست نہیں اور دوسرے بزرگ اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہے تھے۔ جب ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور میری تصویر دکھائی گئی تو کہنے لگے کہ یہ دو بزرگ ہی تو میری خواب میں آئے تھے تو وہ اپنے خاندان سمیت احمدیت میں داخل ہو گئے اور اپنے گھر کے ساتھ ایک چھوٹا سا چرچ بنایا ہوا تھا اسکو مسجد میں تبدیل کر دیا۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ غیر مسلموں کو بھی ہدایت دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے نشانات دکھا رہا ہے۔

حضور انور نے قبول احمدیت کے بہت سارے ایمان افروز واقعات سنانے کے بعد فرمایا: آج آپ لوگ جو قادیان کے جلسہ میں شامل ہیں اور جو اپنے ممالک میں ہیں آپ سب اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ ہر احمدی کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ آپؑ کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے کوشش کرنی ہے۔ اپنی ظاہری و باطنی حالتوں کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اب دعا بھی کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا میں اپنے فلسطینی بھائی بہنوں اور بچوں کو کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ظلم کی چکی سے نکالے۔ ان مسلمانوں کو یاد رکھیں جن کی حکومتیں ان کو ظلم کا نشانہ بنا کر اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر رہی ہیں۔ پاکستانی احمدیوں کیلئے دعا کریں۔ اسیرانِ راہِ مولا کیلئے دعا کریں۔ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ آج رات تہجد میں نئے سال کے بابرکت ہونے، دنیا کے ظلم وستم کا خاتمہ ہونے کیلئے، دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے اور ماننے کیلئے دعا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حاضری بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان کی حاضری اس وقت 14 ہزار 930 ہے۔ 42 ممالک کی نمائندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مکرر دعا کی تحریک کرتے ہوئے آخر پر فرمایا کہ خاص طور پر نئے سال کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان امہ پر رحم فرمائے اور جماعت احمدیہ کو مزید ترقیات دیتا چلا جائے۔ دعا کریں۔

5 بجکر 19 منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد پہلے قادیان دارالامان سے اردو، عربی اور مقامی زبان میں ترانے پیش کیے گئے۔ بعد ازاں ٹوگو اور گنی بساؤ سے شاملین جلسہ نے روایتی انداز میں ترنم کے ساتھ عربی اور مقامی زبانوں میں ترانے پیش کر کے خلافت احمدیہ سے اپنی والہانہ عقیدت کا اظہار کیا۔

5 بجکر 43 پر حضور انور ’السلام علیکم ورحمۃ اللہ‘ کا تحفہ عطا فرما کر ایوان مسرور سے تشریف لے گئے۔

جلسہ مستورات

لجنہ اماء اللہ بھارت کو دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں مستورات کا جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ پروگرام کی صدارت مکرمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے کی۔ پروگرام کا آغاز مکرمہ تہمیدہ عمر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ مکرمہ نیرہ تنویر فارعہ صاحبہ نے اردو ترجمہ پیش کیا۔ اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ’’جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا‘‘ مکرمہ سارہ وقفی صاحبہ نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدہ اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ امتہ النصیر بشریٰ صاحبہ سیکرٹری تحریک جدید ووقف جدید لجنہ اماء اللہ بھارت کی بعنوان ’’مومنات کی نشانیاں اور دور حاضر میں ان کا حصول‘‘ ہوئی۔ اسکے بعد نعتیہ کلام ’’وہ جو احمد بھی ہے اور محمدؐ بھی ہے‘‘ مکرمہ قدسیہ حبیب صاحبہ نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدہ اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ امتہ الوسیع شمائلہ صاحبہ نائب صدر اوّل لجنہ اماء اللہ بھارت کی بعنوان ’’صحابیات رسول ﷺ کی عدیم المثال قربانیاں‘‘ ہوئی۔ تقریر کے بعد لجنہ اماء اللہ قادیان کی ممبرات نے ترانہ پیش کیا۔ اسکے بعد لجنہ اماء اللہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر مقالہ نویسی کے پروگرام میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدر اجلاس کی دعا کے ساتھ مستورات کا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

قادیان کیساتھ افریقن ممالک کے جلسے

جلسہ کے پہلے دن دھوپ تھی، احباب نے پہلے دن کی جلسے کی کارروائی سورج کی ہلکی ہلکی تپش میں بہت ہی اطمینان اور سکون کے ساتھ سماعت فرمائی۔ جلسے کے آخری دو دن سردی اپنے عروج پر تھی تاہم احباب نے پورے ذوق وشوق کے ساتھ جلسہ سنا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے وقت باوجود موسم بہت سرد ہونے کے جلسہ گاہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور احباب نے ہمہ تن گوش ہو کر حضور انور کا بصیرت افروز خطاب سنا۔ افریقہ کے چار ممالک سینیگال، ٹوگو، گنی کناکری اور گنی بساؤ کے جلسے بھی انہی دنوں میں تھے وہ بھی اپنے اپنے جلسہ گاہ میں ہزاروں کی تعداد میں بیٹھے ہوئے حضور انور کا خطاب سن رہے تھے۔ یہ نظارہ بہت ہی شاندار اور بصیرت افروز تھا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ بھی احمدیت کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ جلسہ گاہ میں نصب بڑی بڑی LED میں ان ممالک میں جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے احباب کا نظارہ بار بار دکھایا جا رہا تھا۔ اسی طرح قادیان کا جلسہ گاہ، بہشتی مقبرہ مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کا نظارہ بھی دکھایا جا رہا تھا جو بہت ہی ایمان افروز تھا۔ رات کے وقت منارۃ المسیح اور مسجد اقصیٰ کا سفید روشنیوں میں نہایا ہوا نظارہ بہت ہی پرکشش اور دلکش تھا۔

شعبہ تربیت

مورخہ 27 دسمبر تا 2 جنوری مسجد اقصیٰ اور مسجد انوار میں اور جلسہ کے تین دن قادیان کی تمام مساجد میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ تہجد کی نماز کیلئے شعبہ تربیت کی طرف سے جگانے کا انتظام تھا۔ درود شریف اور پاکیزہ اشعار پڑھ کر نماز تہجد کیلئے احباب کو بیدار کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر سے قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ قادیان کے تمام محلہ جات اور جلسہ گاہ میں تربیتی بینرز لگائے گئے۔

نکاحوں کے اعلانات

جلسہ کے موقع پر احباب کرام کی خواہش ہوتی ہے کہ قادیان کی مقدس بستی میں ان کے بچوں کے نکاحوں کے اعلانات ہوں۔ چنانچہ جلسہ کے دوسرے دن بعد نماز مغرب وعشاء مسجد دارالانوار میں نکاحوں کے اعلانات ہوئے۔

ترجمانی

امسال درج ذیل 9 زبانوں میں رواں ترجمانی کا انتظام تھا۔ عربی، رشین، انڈونیشن، انگریزی، ملیالم، تامل، تیلگو، بنگلہ، کنڑا۔ 1200 سے زائد مرد وزن نے ترجمانی سے استفادہ کیا۔ جلسہ کے تمام پروگرام اور خصوصاً حضور انور کے اختتامی خطاب کا مذکورہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ مستورات کے خصوصی سیشن کا بھی 5 زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ باقی مستورات بھی حسب معمول مردانہ جلسہ گاہ کے پروگرام کی 9 زبانوں میں ہونے والی ترجمانی سے استفادہ کرتی رہیں۔ امسال ملیالم، تامل کے علاوہ پہلی مرتبہ بنگلہ میں لائیو سٹریمنگ نشر کی گئی۔ الحمدللہ

لائیو اسٹریمنگ

جلسہ سالانہ کی کارروائی لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ دکھائی جاتی رہی جس سے نہ صرف ہندوستان کی جماعتوں نے بھرپور استفادہ کیا بلکہ بیرون ملک بھی جلسہ کا پروگرام دیکھا گیا۔

قادیان دارالامان سے لائیو انگریزی نشریات بعنوان
The Messiah of the Age

قادیان دارالامان سے انگریزی پروگرام ’’The Messiah of the Age‘‘ کی نشریات مورخہ 5 تا 7 جنوری 2024ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو نشر ہوا۔

قیام گاہیں، نظامتیں و شعبہ جات

امسال مہمانوں کی رہائش کیلئے 24 قیام گاہیں تیار کی گئیں۔ 35 نظامتوں کے ناظمین، نائب ناظمین و معاونین دن رات خدمت بجا لانے میں مصروف رہے۔ 4 لنگر خانوں میں کھانے تیار کئے گئے جبکہ روٹی پلانٹ میں جدید مشین کے ذریعہ دن رات ہزاروں کی تعداد میں مہمانوں کیلئے روٹیاں بنتی رہیں۔ ان کے علاوہ شعبہ جلسہ گاہ کے تحت 20 اور لجنہ اماء اللہ کے تحت 15 مختلف شعبہ جات کے تحت رضاکاران نے اپنے اپنے مفوضہ فرائض بخوبی سرانجام دیئے۔

شعبہ خدمت خلق

جلسہ سالانہ قادیان کا ایک اہم شعبہ ’’شعبہ خدمت خلق‘‘ بھی ہے، جس کے تحت نظم وضبط اور حفاظتی ڈیوٹیاں سرانجام دی جاتی ہیں۔ امسال ہندوستان کی مختلف صوبہ جات کی مجالس سے 419 اور قادیان سے 300 خدام نے اس شعبہ کے تحت ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اسکے علاوہ انصار صف دوم کی ایک ٹیم کو بھی خدمت کی سعادت ملی۔ شعبہ خدمت خلق کے ذیلی شعبے، شعبہ رجسٹریشن کے تحت اندرون و بیرون ملک سے آنے والے جملہ مہمانان کرام کی رجسٹریشن کی گئی اور انہیں جلسہ رجسٹریشن کارڈز فراہم کئے گئے۔ دار المسیح، بہشتی مقبرہ اور جلسہ گاہ میں شعبہ ھذا کے تحت ہر داخل ہونے والے کی چیکنگ کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح مساجد میں صف بندی، سڑکوں اور گلیوں میں ٹرافک اور پارکنگ کے انتظامات، جلسہ گاہ میں مہمانان کرام کو پانی پلانے کا انتظام، قیام گاہوں اور قادیان کے داخلی راستوں میں 24 گھنٹے کی حفاظتی ڈیوٹیاں شعبہ ھذا کے تحت خدام نے سرانجام دیں۔ اسی طرح ہیلپ ڈیسک، لاسٹ اینڈ فاؤنڈ، اطلاعات واعلانات، فرسٹ ایڈ وغیرہ ذیلی شعبہ جات کے تحت بھی خدام نے ڈیوٹیاں سرانجام دی ہیں۔ کووڈ کے حالات کے پیش نظر جلسہ گاہ میں داخل ہونے والے ہر فرد کو کووڈ کی احتیاطی ہومیو ادویات پلانے کا انتظام کیا، اس کے علاوہ جملہ مساجد و قیام گاہوں میں دھونی کا انتظام کیا۔ دار البیعت لدھیانہ اور مکان چلہ کشی ہوشیار پور کے مقامات پر بھی خدام کو ڈیوٹیوں پر متعین کیا گیا۔ لوائے احمدیت کو پُروقار طریق پر مقررہ ہدایات اور روایات کی پابندی کے ساتھ خدام کی حفاظتی ڈیوٹیوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کے تینوں روز جلسہ گاہ لے جایا گیا اور واپس لایا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام خدام، انصار اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کی خدمات قبول فرمائے، آمین۔

......☆......☆......☆......

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR
طالب دعا
Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING
OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001
0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AllCCE-0289/Raj.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)
KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15؍نومبر 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شیخ محبوب الٰہی صاحب ابن مکرم شیخ شریف احمد صاحب مرحوم (آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا، حال نیوہیم لندن، یو.کے)

10؍نومبر 2023ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت حضرت مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آئی جو کہ آپ کے دادا کے بھائی تھے۔ مرحوم کو کریم نگر فیصل آباد میں کئی سال تک بطور محاسب خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ 1974ء کے فسادات کے دوران مشکل حالات کا ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور غیر معمولی قربانی کی توفیق پائی۔ مرحوم نماز اور روزہ کے پابند، خوش اخلاق اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد حسین حیدر صاحب
ابن مکرم چودھری عطاء محمد صاحب (امریکہ)

20؍ستمبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد کا تعلق سکھے والی ضلع لدھیانہ سے تھا اور انہوں نے گاؤں والوں کے ساتھ مل کر حضرت عبد اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ کی تبلیغ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دور میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، دعا گو، ایک مخلص، نیک اور باوفا انسان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم ناصر احمد گورایہ صاحب مربی سلسلہ آج کل کریم نگر فیصل آباد میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم عبد اللطیف علوی صاحب ابن مکرم چودھری غلام نبی صاحب (دوڑ ضلع نواب شاہ سندھ)

28؍اگست 2023ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جوانی سے لے کر بڑھاپے تک کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ نائب امیر ضلع نواب شاہ اور صدر جماعت دوڑ بھی رہے۔ پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کے پابند، سادہ مزاج، ضرورتمندوں کا خیال رکھنے والے ایک مخلص اور نیک انسان تھے۔ جماعتی سنٹر نہ ہونے کی وجہ سے گھر کا ایک کمرہ نماز کیلئے مخصوص کر رکھا تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(3) مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب ابن مکرم چودھری شیر محمد باجوہ صاحب (سڈنی آسٹریلیا)

30؍ستمبر 2023ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1974ء اور 1984ء میں مکرم محمود احمد صاحب بنگالی (صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کی ہدایت پر دور دراز علاقوں سے احمدی گھرانوں کے تمام حالات معلوم کرنے کا کام کرتے رہے۔ 1987ء میں آسٹریلیا آ گئے اور ان دنوں میں مسجد بیت الہدیٰ کی تعمیر کے وقار عمل میں بھر پور حصہ لیا۔ آسٹریلیا میں سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری وصایا اور سیکرٹری زراعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بارہ سال سے زائد عرصہ نائب صدر انصار اللہ بھی رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بے شمار چرچوں میں جا کر تبلیغ کیا کرتے تھے۔ آپ اچھے شوہر، شفیق باپ اور بہترین دوست تھے۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔ بچوں کو بھی خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت کی تلقین کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مشہود احمد باجوہ صاحب بطور نیشنل سیکرٹری مال آسٹریلیا خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرم لارڈ طارق احمد صاحب بی ٹی کی اہلیہ ہیں۔ ایک پوتے عزیزم سدید احمد جامعہ احمدیہ کینیڈا میں درجہ خامسہ کے طالب علم ہیں۔

(4) مکرم چودھری نصیر احمد نسیم صاحب
ابن مکرم چودھری محمد سلیم صاحب سدھو
(سابقہ سیکرٹری مال ٹھروہ ضلع سیالکوٹ)

15؍اکتوبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ آپ نے تیس سال مقامی طور پر سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، مہمان نواز، غریب پرور، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ اخلاص کا تعلق تھا۔ تکلیف دہ بیماری کا بڑے صبر و ہمت سے مقابلہ کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرمہ صدیقہ علیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر نذیر احمد شاد صاحب مرحوم (کوٹ محمد یار حال ربوہ)

3؍اکتوبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے باڈی گارڈ مکرم حاجی محمد رمضان صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے شوہر کی وفات کے بعد بچوں کی تعلیم و تربیت بڑی خودداری اور صبر و شکر کے ساتھ کی۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ حسب توفیق نماز تہجد بھی ادا کرتی تھیں۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، مہمان نواز، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان کی بزرگ خواتین سے خاص عقیدت کا تعلق تھا۔ محلہ میں متعدد بچوں بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی توفیق پائی۔ اپنے تمام چندے اول وقت میں بڑی فکر کے ساتھ ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم حافظ کرامت اللہ ظفر صاحب واقف زندگی، طاہر ہومیوپیتھی ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کی والدہ اور مکرم داؤد احمد جاوید صاحب واقف زندگی وائس پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سیکشن ربوہ کی ساس تھیں۔

(6) مکرم سعد الدین سعدی صاحب (سٹاک ہوم سویڈن) ابن محترم شیخ عبد القادر صاحب (محقق عیسائیت)

8؍اکتوبر 2023ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا مکرم شیخ عبد الرب صاحب نے نوجوانی میں انتہائی مخالفت کے باوجود 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو، زندہ دل، خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، شریف النفس، عاجز اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ پاکستان میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر متمکن رہتے ہوئے بہت بھر پور اور متحرک زندگی گزاری۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(7) مکرمہ طاہرہ منظور صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد خان مرحوم (خزانچی خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

20؍اکتوبر 2023ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں جو کہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحومہ کا تعلق انڈیا کے قصبہ پنگوان ضلع گورداسپور سے تھا۔ پاکستان ہجرت کے بعد آپ کا خاندان ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں رہائش پذیر ہو گیا اور شادی کے بعد ربوہ آئیں۔ پھر میاں کے ساتھ کچھ عرصہ جرمنی میں رہنے کے بعد 2000ء میں جرمنی سے واپس ربوہ آ گئیں۔ جرمنی کے دو حلقوں میں مقامی سطح پر سیکرٹری تعلیم و تربیت اور صدر لجنہ کے علاوہ ربوہ میں اپنے حلقہ میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، صابرہ و شاکرہ، مہمان نواز، سلیقہ شعار اور کفایت شعار خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت عقیدت و احترام کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

(8) مکرم سلیم الدین صاحب (جرمنی)

10؍اکتوبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چودھری صلاح الدین صاحب مرحوم (ناظم جائیداد و مشیر قانونی ربوہ) کے چھوٹے بیٹے تھے۔ مرحوم نمازوں کے پابند ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے کچھ دیر نیشنل سیکرٹری ضیافت جرمنی کے علاوہ اپنے حلقہ میں زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر بھی استعمال ہوتا رہا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14؍اکتوبر 2023ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 5 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

- عزیزہ ڈاکٹر قرۃ العین منصورہ بنت مکرم سہیل انور صاحب (کینیڈا) ہمراہ عزیزم خرم الٰہی ملک ابن مکرم گلزار احمد ملک صاحب (امریکہ)
- عزیزہ صائقہ منان (واقفہ نو) بنت مکرم عطاء المنان صاحب (یو کے) ہمراہ عزیزم رضوان احمد مانگٹ (واقف نو) ابن مکرم عبد اللطیف صاحب (یو کے)
- عزیزہ وردہ محمود بنت مکرم طاہر محمود صاحب (یو کے) ہمراہ عزیزم ایاز احمد (واقف نو) ابن مکرم چوہدری شہباز احمد صاحب (یو کے)
- عزیزہ سلمٰی میر متین بنت مکرم میر عبد المتین صاحب (یو کے) ہمراہ عزیزم منعم نعیم (واقف نو) ابن مکرم نعیم احمد صاحب (یو کے)
- عزیزہ ثمرہ وسیم (واقفہ نو) بنت مکرم وسیم احمد صاحب (یو کے) ہمراہ عزیزم شہر یار احمد ابن مکرم نصیر احمد صاحب (یو کے)

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
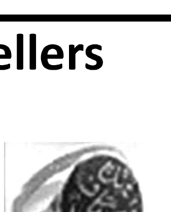

وصـــایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11611: میں اسماعیل خان ولد مکرم یاسین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ چوکیداری تاریخ پیدائش 1؍جنوری 1967 تاریخ بیعت 2015 ساکن گوہر کالاں ضلع بھنڈ صوبہ ایم پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 دسمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عثمان خان　　العبد: اسماعیل خان　　گواہ: عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 11612: میں فرزان احمد ولد مکرم رضوان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 8 فروری 2002 پیدائشی احمدی ساکن ہاؤس نمبر 11-11، مین روڈ چینا چنتا کنٹا ضلع محبوب نگر تلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 اکتوبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صباح الدین شمس　　العبد: فرزان احمد　　گواہ: عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 11613: میں عدنان احمد ولد مکرم الیاس احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 5 اکتوبر 2005 پیدائشی احمدی ساکن: چناچنتا کنٹا محبوب نگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 اکتوبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صلاح الدین شمس　　العبد: عدنان احمد　　گواہ: عمر عبدالقدیر

مسل نمبر 11614: میں محمد ظفر احمد گلبرگی ولد مکرم محمد خواجہ گلبرگی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن: محلہ شانتی نگر یادگیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جنوری 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد رہائشی مکان محلہ شانتی نگر یادگیر ہاؤس نمبر 18-18 شانتی نگر یادگیر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 11 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کلیم احمد سگری　　العبد: محمد ظفر احمد گلبرگی　　گواہ: نورالحق ہوڈڑی

مسل نمبر 11616: میں محمد اقبال کاغذگر ولد مکرم غلام مصطفیٰ کاغذگر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 72 سال پیدائشی احمدی ساکن کرسچن کالونی پریم نگر جموں ہاؤس نمبر 159 صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے: بھدرواہ میں ایک ذاتی مکان جو کہ لگ بھگ 61x32sft ہے خسرہ نمبر 1316 / 1317 ہے محلہ حویلی بھدروہ میں واقع ہے، جموں میں ایک ذاتی مکان ہے جو کہ لگ بھگ ایک مرلہ 160 اسکوائر فٹ رقبہ میں ہے جسکا خسرہ نمبر 330min ہے جو کہ کرسچن کالونی پریم نگر میں واقع ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 34096 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد نائک　　العبد: محمد اقبال کاغذگر　　گواہ: سعید احمد ڈار

مسل نمبر 11617: میں ناصر اقبال ولد مکرم محمد اقبال کاغذگر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن کرسچن کالونی پریم نگر جموں کشمیر ہاؤس نمبر 159 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک ذاتی مکان جسکا رقبہ 2800sft ہے خسرہ نمبر 187 ہے جو کہ چنی راما میں ہے، ایک پلاٹ 5 مرلہ 7 سرسائی، خسرہ نمبر 58/18 جو کہ لیل کلاں روڈ قادیان میں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 55 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد نائک　　العبد: ناصر اقبال　　گواہ: سعید احمد ڈار

مسل نمبر 11618: میں مدثر احمد وانی ولد مکرم علی محمد وانی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تاجر عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن پریم نگر جوگی گیٹ جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک دوکان جو کہ لگ بھگ 12x12sft رقبہ میں ہے۔ خسرہ نمبر 330 ہے جو کہ پریم نگر جوگی گیٹ میں واقع ہے، ایک کمرہ جو کہ 10x12sqt رقبہ میں ہے ایک کچن 10x12sft اور اسکے ساتھ باتھ روم جو کہ 6x7sft رقبہ میں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 20 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد نائک　　العبد: مدثر احمد وانی　　گواہ: سعید احمد ڈار

مسل نمبر 11619: میں عاجز احمد ولد مکرم ایچ منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ آرکیٹیکٹ تاریخ پیدائش 23 جولائی 2000 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: جنت کاٹل کاڈوُوپی او آدی ناڈو ساتھ مستقل پتہ: جنت کاٹل کاڑوپی او کولم ضلع کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13؍نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایاز احمد　　العبد: عاجز احمد　　گواہ: رزال احمد ایم ایچ

مسل نمبر 11620: میں ایم جعفر علی ولد مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خادم مسجد تاریخ پیدائش 24؍نومبر 1976 تاریخ بیعت 15 جولائی 1985 ساکن: تھنکوٹل ہاؤس ونگانلور چلاکاراتھریسور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 ستمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ گاؤں کلی منگالم میں پانچ سینٹ زمین میں ایک مکان ہے۔ (سروے نمبر 30) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی اے غلام احمد　　العبد: ایم جعفر علی　　گواہ: ٹی ریاض احمد

مسل نمبر 11621: میں عالیہ ابراہیم پی زوجہ مکرم پی ابراہیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 3؍فروری 2003 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: دارالسلام ہاؤس پاراکنو، مستقل پتہ: پراپوراتھ ہاؤس ترووازھم کنو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28؍ستمبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابراہیم پی　　الامۃ: عالیہ ابراہیم پی　　گواہ: مرتاض احمد پی

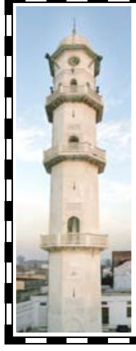

Love for All Hatred for None

99493-56387

Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

Tea,Tiffin,Meals,Chicken-Biryani,Fast-Food Available Here

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (ضلع نائب امیر جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

EHSAN

DISH SERVICE CENTER

Opp. Four Storey Civil Lines Qadian

All types of Dish & Mobile Recharge

(MTA کا خاص انتظام ہے)

Mobile : 9915957664, 9530536272

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 25 - January - 2024 Issue. 4

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جنگ احد کے حالات وواقعات کا بیان نیز فلسطین کیلئے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 رجنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگ احد کے بارے میں ذکر ہو رہا ہے۔اس ضمن میں مزید بیان کروں گا۔جیسا کہ بیان ہوا تھا کہ دشمن نے اعلان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی یہ خبر جس نے مشہور کی تھی جب مسلمانوں نے سنی تو مسلمانوں کی حالت کیا ہوئی۔اس کی تفصیل میں بیان ہوا ہے کہ جب ابن قمئہ نے یہ سمجھا کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا ہے اور اُس نے منادی کر دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منادی کرنے والا شیطان تھا۔اس بارے میں کئی قول ہیں کہ اعلان کس نے کیا تھا۔ممکن ہے مختلف لوگوں نے کیا ہو کوئی شیطانی فطرت انسان بھی یہ اعلان کر سکتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النّبیینؐ میں لکھا ہے کہ اس وقت مسلمان تین حصوں میں منقسم تھے۔ایک گروہ وہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر میدان سے بھاگ گیا تھا ان میں حضرت عثمان بن عفانؓ بھی شامل تھے مگر قرآن شریف میں ذکر آتا ہے کہ اُس وقت کے خاص حالات اور لوگوں کے دلی ایمان اور اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں معاف فرما دیا۔ان لوگوں میں سے بعض مدینہ تک جا پہنچے جس کی وجہ سے وہاں بھی آنحضرت ﷺ کی خیالی شہادت اور لشکر اسلام کی ہزیمت کی خبر پہنچ گئی اور تمام شہر میں ایک کہرام مچ گیا۔مسلمان مرد عورتیں بچے بوڑھے اُحد کی طرف روانہ ہوئے اور بعض دوڑتے ہوئے میدان جنگ میں پہنچے اور اللہ کا نام لے کر دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔دوسرے گروہ میں وہ لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر لڑنے کو بیکار سمجھتے تھے اور ایک طرف ہٹ کر سرنگوں ہو کر بیٹھ گئے تھے۔تیسرا گروہ وہ تھا جو برابر لڑ رہا تھا۔ان میں سے کچھ تو وہ لوگ تھے جو آنحضرت ﷺ کے اِردگرد جمع تھے اور بے نظیر جاں نثاری کے جوہر دکھا رہے تھے۔اور اکثر وہ تھے جو میدان جنگ میں منتشر طور پر لڑ رہے تھے۔ان لوگوں اور نیز گروہ ثانی کے لوگوں کو جوں جوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ موجود ہونے کا پتہ لگتا جاتا تھا یہ لوگ دیوانوں کی طرح لڑتے بھڑتے آپ کے گرد جمع ہوتے جاتے تھے۔اس وقت جنگ کی حالت یہ تھی کہ قریش کا لشکر گویا سمندر کی مہیب لہروں کی طرح چاروں طرف سے بڑھا چلا آتا تھا اور میدان جنگ میں ہر طرف سے تیر اور پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔جان نثاروں نے اس خطرہ کی حالت کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد گھیرا ڈال کر آپ کے جسم مبارک کو اپنے بدنوں سے چھپا لیا مگر پھر بھی جب کبھی حملہ کی رو اٹھتی تھی تو یہ چند گنتی کے آدمی ادھر ادھر دھکیل دئے جاتے تھے اور ایسی حالت میں بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریباً اکیلے رہ جاتے تھے۔

کسی ایسے ہی موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے مشرک بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا ایک پتھر آپؐ کے چہرہ مبارک پر لگا جس سے آپؐ کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور ہونٹ بھی زخمی ہوا۔ایک اور پتھر جو عبداللہ بن شہاب نے پھینکا تھا اُس نے آپؐ کی پیشانی کو زخمی کیا اور تھوڑی دیر کے بعد تیسرا پتھر جو ابن قمئہ نے پھینکا تھا آپؐ کے رخسار مبارک پر آ کر لگا جس سے آپؐ کے مغفر یعنی خود کی دو کڑیاں آپؐ کی رخسار میں چبھ کر رہ گئیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دعا کی قبولیت کی فلاسفی کا مضمون بیان کرتے ہوئے ایک لمبی تفصیل کے ساتھ جنگ احد کے اس واقعہ کا بھی ذکر کیا ہے۔آپؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو پکڑنے کیلئے ایران کے بادشاہ نے ارادہ کیا تھا مگر ابھی پکڑنے والے نہ آئے تھے صرف پیغام لے کر یمن کے گورنر کے آدمی پہنچے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کے لڑکے کو تحریک کی اور اس نے اپنے باپ کو مار دیا مگر احد کی جنگ میں دشمن نے آپ پر حملہ کیا پتھر مارے آپ کے دانت ٹوٹ گئے سر زخمی ہو گیا اور خَود کی کیلیں سر میں کھب گئیں آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور خیال کر لیا کہ آپ شہید ہو گئے۔اب کوئی کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو آپ کی اتنی عزت منظور تھی کہ آپ کی خاطر ایران کے بادشاہ کو اتنی دور مروا دیا تو اس نے احد کے میدان میں کافروں کو آپ کو اس طرح پتھر کیوں مارنے دیئے؟ تو یہ اعتراضات درست نہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتیں اور حکمتیں ہوتی ہیں۔یہ راز ہیں۔بعض مواقع پر وہ تھوڑی سی بات پر پکڑ لیتا ہے اور بعض دفعہ کسی مصلحت کے ماتحت ڈھیل دیتا ہے تا انسان کی بے بسی اور بے سروسامانی ظاہر ہو۔

بہر حال یہ واقعہ چل رہا ہے۔قتل کی افواہ کے بعد پھر آنحضرت ﷺ کا اچانک دیدار بھی ہوا صحابہ کو۔اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ حضرت ابو عبیدہؓ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس وقت سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا کہ آپ زندہ سلامت موجود ہیں۔حضرت ابو عبیدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو آپ کی آنکھوں کی وجہ سے پہچانا جو خَود کے نیچے سے روشن اور منور نظر آ رہی تھیں۔مسلمانوں کو جیسے جیسے اطلاع ملتی گئی سب آپؐ کی طرف آئے۔جب سب مسلمانوں نے آپؐ کو دیکھ کر پہچان لیا تو وہ آپؐ کے گِرد پروانوں کی طرح جمع ہو گئے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ جب قریش ذرا پیچھے ہٹ گئے اور جو مسلمان میدان میں موجود تھے وہ آنحضرت ﷺ کو پہچان کر آپؐ کے گِرد جمع ہو گئے تو آپؐ اپنے ان صحابہؓ کی جمعیت میں آہستہ آہستہ پہاڑ کے اوپر چڑھ کر ایک محفوظ درّہ میں پہنچ گئے۔راستے میں مکہ کے ایک رئیس ابی بن خلف کی نظر آپؐ پر پڑی اور وہ بغض و عداوت میں اندھا ہو کر یہ الفاظ پکارتے ہوئے آپؐ کی طرف بھاگا کہ لَا نَجَوْتُ اِنْ نَجَا۔اگر محمد ﷺ بچ کے نکل گیا تو گویا میں تو نہ بچا۔صحابہ نے اُسے روکنا چاہا مگر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔اسے چھوڑ دو اور میرے قریب آنے دو۔اور جب وہ آپؐ پر حملہ کرنے کے خیال سے آپؐ کے قریب پہنچا تو آپؐ نے ایک نیزہ لے کر اُس پر ایک وار کیا جس سے وہ چکر کھا کر زمین پر گِرا اور پھر اُٹھ کر چیختا چلاتا ہوا واپس بھاگ گیا اور گو بظاہر زخم زیادہ نہیں تھا مگر مکہ پہنچنے سے پہلے وہ پیوند خاک ہو گیا۔

جب آنحضرت ﷺ درّہ میں پہنچ گئے تو قریش کے ایک دستے نے خالد بن ولید کی کمان میں پہاڑ پر چڑھ کر حملہ کرنا چاہا لیکن آنحضرت ﷺ کے حکم سے حضرت عمرؓ نے چند مہاجرین کو ساتھ لے کر اسکا مقابلہ کیا اور اسے پسپا کر دیا۔ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چٹان کے اوپر جانے کا ارادہ کیا تو سَر مبارک کے زخم سے خون نکل جانے اور کمزوری کی وجہ سے طاقت نہ تھی۔یہ دیکھ کر حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ آپؐ کو اپنے کاندھوں پر بٹھا کر چٹان کے اوپر لے گئے۔آپؐ نے اُسی وقت فرمایا کہ ان پر جنت واجب ہو گئی۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ جب یوم اُحد کا تذکرہ کرتے تو فرماتے وہ دن سارے کا سارا طلحہؓ کا تھا۔

غزوہ اُحد میں آنحضرت ﷺ کو جو زخم لگے اس حوالے سے بخاری کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں سے پانی ڈال رہے تھے۔حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی خون کو اور نکال رہا ہے تو انہوں نے بوری کا ایک ٹکڑا جلا کر اُسکے ساتھ چپکا دیا جس سے خون رک گیا۔آپؐ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کیا اور اس کا رباعی دانت توڑ ڈالا جبکہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بُلاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا باقی انشاء اللہ آئندہ۔

بعدہ حضور انور نے فلسطین کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ فلسطین کیلئے میں دعا کیلئے کہتا رہتا ہوں۔اب یہ مسلمان ملکوں کا حال ہو گیا ہے کہ بجائے اسکے کہ اکٹھے ہو کے فلسطین کو بچانے کی فکر کریں خود مسلمانوں نے لڑنا شروع کر دیا ہے اور پاکستان اور ایران میں بھی اب سنا ہے چپقلش شروع ہو گئی ہے ایک دوسرے پہ بم بھی مارے ہیں انہوں نے۔تو یہ خطرناک صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ان مسلمان ملکوں کو لیڈروں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔ان کیلئے بھی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ حقیقت میں ان کو اپنا مقصد کو سمجھنے کی توفیق دے اور ایک امت واحدہ بننے والے ہوں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ایک ہے سید مولود احمد صاحب ابن سید داؤد مظفر شاہ صاحب جو آپ حضرت مصلح موعودؓ اور سیدہ ام طاہر صاحبہ کے نواسے میرے خالہ زاد بھی تھے اور میری اہلیہ کے بڑے بھائی تھے اور دوسرا جنازہ آکمیداگ محمد صاحب صدر جماعت مہدی آباد ڈوری ریجن برکینا فاسو کا ہے، حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کی اولاد کو بھی لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad